شجاعان ترکان کشتہ جان باختند ۞ لوائی نکونامی افراختند

الحمد للہ کہ تاریخ لاجواب سلطنت عثمانیہ

اقبال نامہ ترکیہ ۱۸۶۹

یعنے ترجمہ

تاریخ سلطنت عثمانیہ

مؤلفہ منشی احمد میرزا خان ترکمانی مالک مطبع ہذا

در مطبع قیام الاسلام دہلی باہتمام منشی محمود مرزا خان طبع شد

مختصر جغرافیہ ترکستان

واضح ہو کہ سلطنت ٹرکی یعنے روم دو براعظمون یوروپ اور ایشیا مین واقع ہے ایک کو یورپ
ٹرکی یعنے فرنگستانی روم اور دوسرے کو ایشاٹک ٹرکی یعنے ایشائی روم بھی کہتے ہین
اسمین شام اور عرب اور ایران کے حصہ بھی شامل ہین ایشائی روم کے یہ حصے ہین۔

ایشائی کوچک - آرمینیا - فروستان فلسطین - اسیریا - عراق

ایشائی روم ۳۰ سے ۴۲ درجے عرض شمالی اور ۲۶ سے ۴۸ درجے طول شرقی تک
اس کے مشرق مین ایران جنوب مین عرب اور مغرب مین میڈی ٹرینین اور شمال مین ڈارڈ
مارمورا - باسفورس بلیک سی وغیرہ ہے - مشرق سے مغرب تک ہزار میل طول
جنوب تک ۹ سو میل عرض گویا ۴ لاکھہ نوّے ہزار میل مربع کی وسعت مین ہے آدمی تخمیناً ایک
۱۲ لاکھہ مین - گزشتہ تین ہزار سال مین جیسا انقلاب بادشاہون کی سلطنیو نکا اس ملک مین رہا
اور کسی ملک مین نہین رہا - کبھی یونانی آئے کبھی رومی لشکر لائے کبھی ایرانی چڑھے کبھی عرب
کبھی کبھی تاتاری آئے - کبھی فرنگستانی بادشاہ بن بیٹھے غرضکہ جس نے اس ملک کو فتح کیا
نئے نام صوبون اور اضلاع کے تجویز کئے عیسائیون کی قدیمی کتابون مین لکھا ہے کہ ۵ ہزار
۸۰ سال گذرے جب خدا نے اول ہی اس ملک مین پہلا آدمی پیدا کیا اور بعد فرو ہونے طوفان کے حضرت نوح علیہ
السلام کا جہاز اسیجگہ یعنی اسی ملک مین ٹکا تھا اور اسی ملک سے آدمی تمام جہان مین پھیلے اور اسی ملک مین بادشاہ اول
ہوا - اب بھی وہان کی زمین کو کھودا جاتا ہے - تو اس ملک کی قدیمی حکام کی تصویرین
اور یادگارین نکلتی ہین جس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ملک زیر نگین بڑے بڑے بادشاہون
کی رہا ہے اور نیز حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی ملک مین نشو نما فرمایا ہے
حضرت عیسٰی مسیح اسی ملک مین پیدا ہوئے تھے اور اسی سبب سے عیسائی مذہب والون کے
بڑے بڑے مقامات پرستش کی وہان موجود ہین - اس حساب سے اوس جگہہ کی آبادی
فی مربع میل ۲۵ - آدمیون سے کم ہے پہاڑ دن مین طارس اور ارارات بڑے مشہور ہین
طارس کا سلسلہ میڈی ٹرینین کے کنارے سے قریب قریب اس خلو دیبان سے فرات
تک چلا گیا ہے اور ارارات اور ارمن مین روس اور ایرا نکی سرحد پر ۱۷ ہزار فٹ
ہے عیسائیون کا قول ہے کہ جب نوح علیہ السلام کے زمانے مین طوفان آیا تھا نوح کا جہاز اسی

پڑا آکر لگا تھا- دریاؤن مین دجلہ اور فرات بڑے نامی ہین یہ دونون بصرہ سے کچھ دور اوپر ملکر شاہ ایوب کے نام سے خلیج ایران مین گرتے ہین- فرات پندرہ سو میل طول مین ہے اور دجلہ آٹھہ سو میل طول مین ہے بعلبک سے قریب چالیس میل طرف مغرب میڈی ٹرنینین قریب کنارہ زبیل کے نیچے ابرم ندی جاری ہے اسکا نام اوڈنس بھی ہے اسکا پانی سال بھر مین ایک دن سرخ ہو جاتا ہے وہان کے آدمی جہالت کے سبب سے یہہ کہدیتے ہین کہ پہلے زمانہ مین اڈونس نام ایک شخص کو شکار کھیلتے ہوے سوار نے ہلاک کر دیا تھا اوسے کا خون سال بھر مین ایک دفعہ اس ندی مین اتا ہے گر اصل اسکی فقط اتنی معلوم ہوتی ہے کہ اس کے کنارے پر کسی جگہہ گیرو کی کان ہوگی جب پانی وہان پہونچتا ہوگا گیرو کا کل ذخیرہ پانی کو سرخ کر دیتا ہوگا اور اوپر کے اجزا ایک ہی دفعہ زایل ہو جاتی ہونگی ڈیڈ سی نام ایک جھیل فلسطین کے حصہ جنوبی مین واقع ہے اسکا طول پچاس میل کے قریب ہے اسکو بحر لوط بھی کہتے ہین پانی اوسکا بالکل شور ہے اس کے گرد پہاڑ بالکل اوجاڑ ہین اوسمین نام کو بھی درخت نہین معلوم ہوتا کیا عجیب تاثیر ہے کہ نہ تو اس جھیل کے گرد کوئی درخت اوگتا ہے اور نہ اس جھیل مین کوئی جانور زندہ رہتا ہے-

شام کا ملک دریاے فرات اور میڈی ٹرینین کے درمیان واقع ہے اوسکے حصہ جنوبی مین فلسطین ہے جہان سے عیسائی مذہب کی بنیاد پڑی اور جسے عیسائی لوگ پاک بوم بولتے ہین- فرات کے شرق مین دیار بکر ہے اوس کا حصہ جنوبی عراق عرب اور حصہ شرقی کردستان کہلاتا ہے اسکی جانب شمال ارم کا علاقہ ہے جسے انگریز لوگ ارمینیا کہتے ہین ایشیائی روم مین پہاڑ کثرت کے ساتھہ ہین اور میدان بہت کم ہے- شام کے گوشہ جنوب و مشرق مین ریگستان ویران عظیم الشان ہے آب و ہوا خوب معتدل ہے لیکن سب جگہہ یکسان نہین بلند پہاڑون پر سردی پڑتی ہے اور وہ برف سے مستور رہتے ہین- ریگستان مین باد گرم چلتی ہے- یہان کے لوگ بڑے کاہل اور غلیظ ہوتی ہین یہی تو سبب ہے- کہ وہان وبائین بہت آتی ہین یہان زلزلہ بھی اکثر آتا رہتا ہے-

زمین یہان کی بارآور ہے مگر کس کام کی جب آدمی محنتی نہین یہان- جو- گیہون- مکی- مروئی تماکو- قہوہ- افیون- مصطگی رومی- زیتون- انگور- ثعلب مصری- وغیرہ وغیرہ اشیا کثرت سے ہوتی ہین وہان کی بکریون کی بالون سے ایک قسم کا پشمینہ حاصل ہوتا ہے- اور ریشم بھی وہان کی پیدا وار ہے- گدہا- گھوڑا- شتر- خچر- بھیڑیے- شغال وغیرہ جانور یہان بہت ہوتے ہین ایک اور نئی بات ملاحظہ کیجیے- ملخ کا لشکر عرب کے میدانون سے نکل

ابر محیط زراعت کو غارت کرتا ہے ہوائین وہان مشرق اور جنوب کی چلتی ہین جس سے وہ ٹڈی
دل سمندر مین غرق ہو جاتا ہے۔ کیا خدا کی قدرت ہے کہ اگر ہوائے مذکور نہ چلے تو یہ ٹڈیان
پہیل کر تمام مخلوق کی زراعت اور نباتات کو چاٹ جائین اس ملک مین بہت بڑی تانبے
کی کان ہے روڈس اور سیپرس کے جزائر میڈی ٹرنین مین اسی سلطنت کے ماتحت ہین پہلے
عیسائیون کے قبضے مین تہا یہ وہی روڈس ہے کہ جہان بندر پر کسی زمانہ مین ایک شکل برنجی ستر
ہاتہہ بلند ستادہ تہی اس کے پاؤن کے بیچ مین سے جہاز بادبان اوڑاتے چلے جاتے تہے۔ سیپرس
کو کبرس بہی کہتے ہین اس ملک کے آدمی ترکمان یونانی ارمنی کرد عرب۔ مسلمان۔ اور اکثر عیسائی
ہین۔ زبانین ترکی۔ یونانی۔ شامی۔ عربی۔ ایرانی۔ ارمنی۔ سب بولی جاتی ہین۔ اشیاء
مین وہان پارچہ ریشمین قالین اور چمڑے نہایت خوب تیار ہوتے ہین اور ملکون کو بہی یہ روانہ
کئے جاتے ہین۔ بغداد۔ حلب دمشق۔ ارض روم۔ سمرنا۔ بصرہ۔ موصل بیت المقدس۔ اس
ملک مین نامی شہر ہین۔ بغداد ۳۳۔ اور ۲۰ دقیقہ عرض شمالی اور ۴۴ درجہ ۴۲ دقیقہ طول
شرقی ہین دجلہ دریائے کے دونون کنارون پر واقع ہے سنہ ۷۶۲ء مین عباس رض کے پوتے کے بیٹے
خلیفہ منصور نے اوسے اپنا دار السلطنت قرار دیا تہا۔ یہ عباس رض موصوف حضرت محمد صلعم رسول
خدا کے چچا تہے پہر منصور کے جانشینون کے عہد مین جن کے نام کا خطبہ دریائے گنگا سے لیکر دریائے
نیل بلکہ اٹلانٹک سمندر تک پڑہا جاتا تہا اونہون نے ایسی ترقی پائی۔ جسکا کیا بیان کیا جاوی
اس شہر مین اب اسی ہزار کے قریب آدمی بستے ہین سنہ ۱۲۵۸ء مین چنگیز خان کے پوتے ہلاکو نے وہان
کے خلیفہ مستعصم باللہ کو قتل کر ڈالا اور شہر کو ویران کر کے لوٹا سنہ ۱۶۳۸ء مین چوتہی مراد روم
کے بادشاہ نے فوج کشی کی اور ۳ لاکہ فوج کو بہیجکر اپنا قبضہ کر لیا۔ حلب بغداد سے چار سو
پچہتر میل مائل بگوشہ مغرب وشمال واقع ہے یہ شہر آٹہہ میل کے گردے مین آباد ہے اور ۲ لاکہ
۵۰ ہزار آدمیون کی اوسمین آبادی ہے یہ بڑی تجارت کی جگہہ ہے اوسکی مسجدونکی سفید سفید
مینار اور گنبد بڑے بڑے سرو کے درختون مین نہایت سرسبز اور خوشنما معلوم ہوتے ہین یہان کے
بازار عجیب قسم کے ہین یعنے اوپر سے پٹے ہوئے ہین اس سے بارش اور آفتاب کے دہوپ کا
بچاؤ رہتا ہے روشنی کی لئے دونون طرف دریچے کہلے ہوئے رہتے ہین کسی زمانہ مین وہ شام
کا دار الخلافہ تہا۔ دمشق بغداد سے چار سو پچہتر میل جانب مغرب واقع ہے اسکے گرد کوہستان
ہے بیچ مین ایک پر فضا قطع باغات سے ڈہکا ہوا ہے یہ شہر دریائے پاس فورس

کے دونون کنارونہر واقع ہے اوسکی آبادی ۲ لاکہہ آدمیون کی ہے اسکی پچاس میل پر ی جانب شمال ومغرب ایک شہر **بعلبک** نامی ہے وہان لعل دیوتا یعنے آفتاب کا ایک مندر قدیم نہایت عجیب ویران پڑا ہے اوس کے سنگ مرمر کے ستون کی بلندی دیکھکر عقل دنگ ہوجاتی ہے ایک پتھر اس کے ستون کا جو نیچے پڑا ہوا ہے ۷۰ فٹ لمبا اور ۱۴ فیٹ چوڑا ہے اور ۱۴ ہی موٹا ہے نہین معلوم اسقدر بڑی بڑی پتھرونکو کیونکر اوٹہایا اور چڑہایا ہوگا **ارض روم** بغداد سے ۵۲۵ میل طرف گوشہ مغرب وشمال کے واقع ہے یہہ ارم کے علاقہ مین ہے اور سمرناصد غربی پر بحر اعظم کے کنارہ پر واقع ہے ان دونون شہرون مین لاکہہ لاکہہ آدمیونکی آبادی ہے اسی بصرہ مین گلاب کا عطر نہایت عمدہ بنتا ہے۔ بغداد ہی مشاط العرب کے دہنے کنارے پر آباد ہے یہہ تجارت کی اچہی جگہہ ہے آدمی یہان قریب ۶۰ ہزار کے ہونگے اس کے مقابل ہی مین جو موضع **نوتیا** آباد ہے اسمین ننوہ کے قدیم شہر کا نشان ملتاہے یہہ وہی ننوہ ہے کہ جو پہلے ۶۰ میل کے گردے مین تہا۔

بیت المقدس اس شہر کو انگریز لوگ جروزلم یا یروشلم کہتے ہین فلسطین یعنے کنعان کے علاقہ کی آبادی تیس ہزار آدمیونکی ہے۔ یہی شہر پیغمبر سلیمان کے باپ دادا اونکا پایۂ تخت تہا اسی جگہہ حضرت عیسیٰ مسیح صلیب پر کہینچے گئے اور اسی جگہہ عیسیٰ مسیح کا روضہ ہے وہان سے چہہ میل پرے جنوب کی طرف **بیت اللحم** ہے اسی جگہہ حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تہے۔ پالمیرا اسکو سلیمانؑ نے بنایا تہا اسکو **تذبور** ہی کہتے ہین یہہ بغداد سے ۳۰۰ میل جانب مغرب واقع ہے یہان کے جنگلون مین پانی بڑی مشکل سے ملتا ہے اور درخت تو یہان نام کو بہی نہین اوسکو آباد ہوئے ۲ ہزار ۸ سو ۸۰ برس کا عرصہ گذرا ہے۔ شہر مذکور کی جگہہ اب کہنڈر پڑے ہوئے ہین جہان آدمی کا گذر بہی اب نہین ہوتا صاف اور شفاف ستون ہائے سنگ مرمر تار کے درختون کی مانند گویا جنگل کے جنگل کہڑے ہوئے ہین۔ ان عمارات منہدمہ مین سلیمان کا بنایا ہوا ایک آفتاب کا دیول اب بہی قابل دید ہے۔ **حلہ** بغداد سے ۵۰ میل پرے جانب جنوب واقع ہے۔ یہہ شہر فرات کے جنوب مین واقع ہے بابل کے قدیم شہر کا بہی نشان دیتا ہے اور مسلمان اور فرنگی دونون کہتے ہین کہ دنیا مین سب سے پیشتر وہی آباد ہوا تہا اور نمرود نے اسکو ہی اپنا پایۂ تخت بنایا تہا جب کبہی یہہ شہر آباد تہا تو بڑی رونق رکہتا تہا ۶۰ میل کے گردے مین آباد تہا ۸۰ فٹ چوڑے اور تین سو پچاس فٹ بلند اسکی شہر پناہ

تہی اوس کے گرد بڑے خندق بہی تہے ۔ اوس شہر کے اندر ساڑہے سات میل کے گردے مین محلسرا بادشاہی تہی جو اپنی عمدگی مین لاثانی تہی باغ جو محل کے اندر تہا اوس کا پشتہ بہت ہی بڑا تہا جس کے اوپر سے شہر کی سیر ہوتی تہی اس شہر کو بادشاہ کیخسرو ایران کے بادشاہ نے یورش کرکے غارت کیا تہا ۔ کربلا بغداد سے ۵۰ میل پر ہے بطرف شمال و مشرق دریائے فرات کے پار واقع ہے وہان محمد رسول اللہ کے نواسے حسین رض کو سفاکون نے شہید کیا تہا ۔ ڈارڈنلز بڑی مشہور جگہہ ہے اس کے کنارے پر ۳ ہزار ۷۵ برس گذرے لڑائی کا بڑا مشہور قلعہ تہا ۔ اس یادگار جنگ کا حال ہومر شاعر یونانی نے بڑی طوالت کے ساتہہ لکہا ہے جس سے اس معرکہ کا حال بالتشریح معلوم ہوتا ہے یہان سے ۱۵۰ میل پر ہے مشرق کیجانب ایک چشمہ برساتی ہے جس مین سے گرم پانی نکلتا ہے غسل کے واسطے یہان بڑے حمام بنے ہوئے ہین ۔

فرنگستانی روم

یوروپی ٹرکی یعنے سلطنت عثمانیہ کا وہ حصہ جو فرنگستان مین واقع ہے دہ دس حصون پر منقسم ہے رومینیا ۔ بلگیریا ۔ سرویا ۔ طویہ ۔ مانٹی نگرو ۔ باسینیا ۔ ہرزیگونیا ۔ البانیا ۔ مالدادیہ ۔ ولایشیا ۔ **قارص** ۔ ایک نہایت ہی مستحکم قلعہ ملک آرمینا کی دارالسلطنت ہے ارض روم پچاس کوس کے فاصلہ پر بجانب شمال و مشرق واقع ہے ۔ **طرابزون** یہان سے سوسوا سو میل بجانب جنوب بحر اسود کا ایک بندر ہے قصبہ قارص مین چودہ پندرہ ہزار آدمی کی آبادی ہے یہہ مقام نہایت ہی زرخیز اور شاداب ہے تجارت بہی خوب ہوتی ہے مگر روسیون کے متواتر حملون سے کم ہوتی گئی ۔ ۱۹ صدی کی اوایل مین روسی اسپر قابض ہو بیٹہے مگر پہر بہاگ گئے ۔ اس تغیر و تبدل سلطنت سے قارص کی آبادی اور تجارت دونون برباد ہوگئین ۱۸۵۵ع مین اونہون نے پہر قارص کا محاصرہ کرلیا ۔ ترکون نے اپنی شجاعت اور کرنیل ولیمز کے تجربہ جنگ سے خوب بچایا مگر آخرکار روسی غالب آئے اور ۱۲ دسمبر ۱۸۵۵ع مین ترکون کے قبضہ سے نکل گیا تہا روسیون نے اسپر استمراری قبضہ نہ کیا ۔ اب پہر روسی اوس پر قابض ہوئے ہین ۔ یقین ہے کہ دلیران ترک بہت جلد لے لینگے **ارض روم** دارالسلطنت ارمینیا ہے اس شہر مین ایک نہایت ہی مستحکم اور سنگین قلعہ ہے مکانات گل بہت ہین خشتی کم ۔ بازار تنگ سابق مین تجارت کی گرم بازاری تہی لیکن جب سے عیسائی تاجر اوس مین جا بسے تب سے سوداگری کا بازار کسیقدر سرد ہے

کشمیر سے پشمینہ اور فارس سے ریشم تمباکو اور نیل چاول اور روئی اب بھی بکثرت آتی اور فروخت
ہوتی ہے **طرابزون** یہان سے ساٹھہ ستر کوس تھے - طرابزون بندرگاہ **طرابزون**
یہان سے ساٹھہ ستر کوس ہے **طرابزون** بندرگاہ بحر اسود - آبادی حال مین ۲۵ ہزار
آدمیون سے کم نہوگی اسکی شہر پناہ نہایت مستحکم یہہ بندرگاہ ۱۴۶۱ء مین ترکون کے قبضہ
مین آگیا اس کے ذریعہ سے یورپ اور ہندوستان اور فارس کی تجارت نے اچھا فروغ
پایا پہلے اسپے یونانی قابض تھے **بلگیریا** - طول ۲۵ میل عرض قریب ۱۲۰ میل رقبہ ۳۲ ہزار
میل مربع آبادی ۳۳ ہزار آدمی جنوب مین کوہ بلقان ہے شمال مین دریائے ڈینوب آب
وہوا معتدل عطر گلاب مشہور ہے باشندے بدرجہ غایت خلیق اور جہان نواز ہین - اہل
بلغارستان افعال مین اپنے آپ بے نظیر ہین چوری زنا جعلسازی ومکاری سے بالکل
ناواقف ہین عورتین حسین ہوتی ہین اسکے **سلیٹریا** - **ریچک** اور **شوملہ** مشہور شہر ریچک
شوملہ کی شمال ومغربی کونی مین ۶۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے آبادی قریب ۲۲ ہزار آدمیون کی
ہے تین طرف شہر پناہ ہے ایک سمت دریا ہے ۱۸۱۰ء مین روسیون نے قلعہ اور ایک حصہ
شہر کو خاک سیاہ کر دیا تھا اور ۱۸۲۹ء مین پھر چھین لیا تھا - **شوملہ** - قسطنطنیہ سے ڈیڑھ سو
کوس اور ریچک سے ۶۳ میل یہہ وہ مقام ہے کہ جسپر روسیونکا عرصہ دراز سے دانت تھا ۱۷۷۴ء
و ۱۸۱۰ء اور ۱۸۲۲ء مین روسیون نے اسپر بڑی سرگرمی سے حملے کئے مگر ہر بار دانت کھٹے
ہوگئے طول ۳ میل عرض ۲ میل **پلونیا** اسکو زبان بلگیریا مین پلون کہتے ہین یہہ کچھ مشہور شہر
نہین مگر اسکی لڑائی سے تمام جہان مین مشہور ہوگیا ہے اس کے گرد دو دریا بہتے ہین گربونرا
جو شرق سے مغرب تک ہے دوسرا گٹ جنترا جو جنوب ومشرق جانب شہر کے ہے یہہ دونون
دریا شہر کے پاس آکر ملگئے ہین جنگ سے پہلے اس شہر مین تیرہ ہزار آدمی سرکیشا - یہودی
حبشی - مسلمان رہتے ہین مگر بہت سے لوگ نکوپولس اور ایشن اور لوفچہ سے بغرض محافظت کے
یہان آگئے ہین چونکہ یہہ مقام نشیب مین ہے اور میوہ دار اشجار کثرت سے ہین اس لئے اسٹیشن
نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے حضرت عثمان بادشاہ غازی کے مورچے اس شہر کے گرد تین
طرف بلندی پر آجتک بطور یادگار قایم ہین تمام یورپ کے باشندے اور سیاح دیکھنے
آتے ہین اور نزدیک ایک دریائے ہے وہ کشادہ ہے وہان کی زمین بھی ہموار ہے
اوپر سے چند پہاڑیان مشرق کی طرف گئین ہین اور ایسے پہاڑ اور خندقین ہین کہ ممکن نہین کہ

کوئی جانہ سکے **سرویا** اس منحوس اور باغی صوبے کے نام سے سب واقف ہونگے طول اسکا ۱۰۰ کوس عرض قریب ۷۵ کوس رقبہ ۱۲۶۰۰ میل مربع آبادی ۱۲ لاکھہ کی قریب فرانس کے تجار ہر سال مال تجارت بکثرت لیجاتے ہین سنہ ۱۸۶۵ء مین ترکون نے اس ملک کو فتح کیا تھا سنہ ۱۸۶۶ء مین ایسا غدر ہوا کہ انتظام کرنا مشکل پڑگیا تھا **مانٹی نگرو** یعنے کوہ اسود۔ رقبہ کل ۱۸۰۰ میل مربع آبادی صرف ۱۱ لاکھہ۔ باشندے بڑے طاقتور جری اور دلیر ہین انکی دلیری کا حال اظہر من الشمس ہے آزادی پر جان دیتے ہین اور اپنے ملک کا بچانا فخر عین تصور کرتے ہین **کوہ بلقان** روم کی حفاظت کے لئے دریائے ڈینوب کے بعد ایک قدرتی شہر پناہ ہے اسکی بلند ترین چوٹی چھہ ہزار تین سو پچانوے فٹ بلند ہے مشرقی حصہ جو بحرہ اسود کے قریب ہے صرف ۱۸۰۰ میل بلند ہے اسطرف سے البتہ غنیم آسکتا ہے۔ اس ملک کی دار السلطنت کا نام **قسطنطنیہ** ہے جسمین ۹ لاکھہ ۵۰ ہزار آدمی ہین خوبصورتی اس شہر کی قابل دید ہے چند عمارات قدیم قابل یادگار ہین ایوان سلطانی و مساجد و باغات سرکاری عجائبات سے ہین یہان تجارت خوب رونق پر ہے یہہ اقوام مختلف آباد ہین۔ ترک۔ عرب۔ حبشی یہودی۔ نصاری۔ شہر پناہ اس شہر کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ آجتک مختلف قومون نے ۴۰ حملے کئے مگر کسی صورت سے کامیابی نہو سکے۔ چنانچہ یہہ شہر ۶۵۸ سال آگے عیسے علیہ السلام کے تعمیر ہوا اور سلطان محمد خان ثانی تک اوسپر ۲۹ بار حملے ہوئے از انجملہ سنہ ۳۱۳ عیسوی مین قیصر روم نے حملہ کیا سنہ ۵۱۳ء مین قسطنطین کلان سنہ ۶۱۶ عیسوی مین خسرو شاہ فارس سنہ ۶۵۴ء مین چند عرب زیر فرمان حضرت معاویہ سنہ ۶۶۲ء مین سفیان بن عوف سنہ ۶۷۵ء مین مسیلمہ اور عمر ابن عبد العزیز سنہ ۷۱۹ عیسوی مین سلیمان بن خلیفہ عبد الملک سنہ ۷۸۰ء مین ہارون رشید سنہ ۷۹۸ عیسوی مین سپہ سالار ہارون سنہ ۸۶۶ء مین روسی زیر فرمان آسولڈ در اور سنہ ۱۰۴۹ء مین بلغاریان سنہ ۱۲۰۴ء مین مجاہدین سنہ ۱۲۶۱ء مین شاہ یونان سنہ ۱۳۵۶ عیسوی سلطان یلدرم بایزید خان اور سنہ ۱۴۰۲ء مین اور ۱۴۱۴ء مین موسیٰ قلبی پسر بایزید خان سنہ ۱۴۲۲ء مین مراد خان ثانی سنہ ۱۴۵۳ء مین محمد خان ثانی ان مین فقط یہی شخص فتحیاب ہوے اول پاسامیس دوم اکسی بیاونر سوم سویرس چہارم قسطنطنین پنجم کام نیس ششم ڈانڈولو ہفتم میکائیل بائی لوگیس ہشتم سلطان محمد خان ثانی فاتح قسطنطنیہ

سررشتہ تعلیم کی کیفیت

روم کی کل سلطنت مین پیشوائی دین جو ملا کہلاتے ہین وہ حکام ملکی یعنی قاضیون کے تابع رہتے ہین اگر کوئی ملا بد وضع ہو جاے یا اچھی طرح کام نکرے تو قاضی اوسکو معطل اور معزول کردیتا ہے چونکہ مسلمانونکا مجموعہ قوانین اور ہادی دین قرآن شریف ہے اس سبب سے ملا اور مفتی ایک سے ہین دونو علماء کہلاتے ہین اور شیخ الاسلام کے تابع ہوتے ہین کل علماء ایک ہی قسم کی تعلیم پاتے ہین - علماء سرکاری محصول اداکرنیسے بری ہین اونکا مال و متاع اون کے خاندان مین موروثی چلا آتا ہے اور بادشاہ بیقاعدہ اوسکو ضبط نہین کرسکتا - انکو موتکی سزا نہین دیجاتی قید یا جلاے وطن کی سزا ملتی ہے یہ حقوق خاندانی علماؤن کو حاصل ہین نئے عالم کا منصب اوسکی حین حیات تک رہتا ہے پہلے علماؤن کے عہدے اونکی زندگی پر برقرار رہتے تھے لیکن ۱۸۸۸ع کے اخیر مین حکم جاری ہوگیا کہ اہل کارونکی طرح یہ بھی برخاست ہوسکتے ہین اس سلطنت کے بڑے بڑے شہرون اور قصبونمین مدت سے مکتب چلے آتے ہین اور ہر جگہ بڑی بڑی مسجدون سے کتب خانے اور مدارس متعلق ہین ان مکاتب مین ترکی زبان اور قرآن و تفسیر کی تعلیم ہوتی ہے جس مدارس مین علماء تعلیم پاتے ہین وہان فارسی عربی ترکی اور فلسفہ و منطق - و علم اخلاق و فقہ و تواریخ و جغرافیہ وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے اب صیغہ تعلیم مین وہان بڑی ترقی ہے بڑے مکتب ۷۰۰ ہین اور نیز انجنیرنگ یعنی تعمیر عمارت و نقشہ کشی و مصوری و سامان سلح خانہ متعلق بری بحری جہاز اگنبوٹ وغیرہ و سپاہ گری کے صد ہا مدرسہ براے فائدہ رعایا جاری ہین اور بہت دلجوئی کے ساتھ تعلیم اور امید ترقی اور انعام وغیرہ صنعتہ لوکل بورڈ گورنمنٹ ترکی کی جانب سے دیجاتی ہے ہر مدرسہ و کارخانو دیکھنے سے شان خدا نظر آتی ہے خود میری قلم مین اتنی طاقت نہین جو ترکون کے حسن جمال فہم ذکا محنت اور شجاعت علم و عمل تعظیم و تکریم خلق و مروت کی تعریف لکھہ سکون - علمی مدارس بھی جدید قانون کے موافق پانچ قسم کے ہین اوّل مدارس ابتدائی دوم مدارس ابتدائی کلان - سوم وہ مدارس جنمین اعلے مدارس کے واسطے لڑکے طیار ہوتے ہین - چہارم مدارس اعلی پنجم مدارس علوم خاص شہر کے ہر محلہ اور ہر ملک و گانون مین قایم ہین مختصر یہ ہے کہ دار الخلافت مین صیغہ تعلیم کی ایک اعلی کونسل ہے اور اعلی یونیورسٹی قایم ہے اور بڑے بڑے

شہروں میں بھی ایک ایک کونسل ہی جس میں رعایا کی جانب سے صرف ہوتا ہے

اہل اسلام کے علوم وفنون کا ابتدائی زمانہ

اول عربی زبان کی کچھ تشریح کرنی مناسب معلوم ہوتی ہی۔ مجکو اس امر کی تحقیق کرنیمین سخت دشواری واقع ہوئی مسٹر رکن صاحب سفیر کے پاس سی تاریخ عرب ملی جس کے حالات قابل یادگار ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین بھی اس سی متمتع ہوکر اس عاجز کو بھی دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے چونکہ مبداء اہل اسلام کا زمانہ رسالت پناہ حضرت سرور عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی اور آپ کی ذات بابرکات نے اہل عرب میں نشو ونما کیا اس لئی ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ کچھ زبان عربی کو بھی بطور توطیہ کے اجمالاً ذکر کریں اور بعد اسکے ترقیات علمی اہل اسلام کا ذکر کریں۔ زبان عربی زبان سامی کی ایک شاخ ہی اور زبان سامی وہ زبانیں ہیں جنکو لوگ سمجھتے ہیں کہ اولاد سام بن نوح علے نبینا علیہ السلام کی ہے زبان عربی کی دو قسمین ہین ایک زبان بنی حمیر کی اور دوسری زبان نضر بن کنانہ کی ہے بنی حمیر کی بود و باش جانب جنوب مین ہے اور انکی زبان زمانہ حال مین حکماً معدوم ہے اور بنی نضر جانب شمال عرب مین سکونت کرتے تھے السنہ ملک شام ومصر و بربر بھی زبان عرب کی شاخین شمار کیجاتی ہیں۔ زبان عرب کو قبل بعثت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالم میں کسی طرح کا وقار حاصل نتھا اور نہ اُس زبان میں کسی قسم کے علوم وفنون کی کتابیں تصنیف ہوئی تہیں البتہ شعر وشاعری اہل عرب میں قبل زمانہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی موجود تھے اور تقریباً ایک سو برس قبل ولادت حضرت رسول مقبول کے شوق شعر وشاعری اہل عرب میں بہ نسبت زمانہ سلف کے بہت بڑھ گیا تھا چنانچہ مسبلہ عکاظ بکمن شعرائے عرب جمع ہوکر اپنی عمدہ عمدہ تصانیف شعری پیش کرتے تھے اور ان تصانیف میں جسکا قصیدہ سب سے عمدہ سمجھا جاتا تھا اوسکو ماء الذہب سی لکھکر بیت الحرام میں بنظر اعلان معلق کردیتے تھے ان قصائد میں سے یہ قصیدی محققہ اور مین مشتبہ ہم لوگوں کے زمانہ تک پہنچی ان قصائد کو مذہبات اور معلقات کہتی ہین معلقات اس وجہ سے کہ ان کی تعلیق بیت الحرام مین ہوئی تھی اور مذہبات اس سبب سی کہ ماء الذہب سے تحریر ہوئی تھی ان کچھ قصیدے سے مصنفین کے اسماء امرؤ القیس طرفہ زہیر

بسبب عمرو ابن مکتوم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پند و نصائح و جہاد اسقدر مہلت کہاں
کہ علوم و فنون کی تحقیق کیجاتی اور نہ آپ کی ذات بابرکات کو رب العالمین نے ایسے امور کے لیے خلق فرمایا
تھا کہ جن کی ترقی معمولی آدمیون سے بھی ہو سکتی ہو اور اسی وجہ سے نہ آپ نے اور نہ خلفائے راشدین
مین سے کسی نے ترقی علوم و فنون کی طرف التفات کیا کیونکہ یہ چیزین اونکے مدارج علیہ سے نہایت
ادنی مرتبہ کی تھین اُنھون نے اُن کامون کو انجام دیا کہ انہین کی ذات سے خصوصیت
رکھتی تھی دوسرے آدمیون سے ہو بھی نہین سکتی ہین لیکن عہد خلافت بنی اُمیہ مین
جس نے تقریباً ڈیڑھ سو برس بعد ہجرت آنحضرت کے نشو و نما کیا اہل عرب مین ترقی
علوم و فنون روز بروز ظاہر ہوتی گئی علی الخصوص عہد سلطنت منصور و ہارون رشید
مین علم کی ترقی نہایت کامل طور پر ہوئی ان دونون بادشاہون کا تخت گاہ
شہر بغداد تھا اونھون نے اپنے ممالک محروسہ کے جمیع علماء کو جمع کر کے ہر ایک کا حسب
استعداد و لیاقت مدد خرچ مقرر کیا اور یہ چاہا کہ اپنے مقامات سکونت مین بہ اطمینان تمام
درس دیا کرین ہارون رشید کیوقت مین اکثر کتب سریانی و یونانی کا ترجمہ زبان عربی مین کیا گیا
اور اُن ترجمون کی حسب الحکم ہارون رشید کے متعدد نقلین ممالک مختلفہ کے مدارس مین تقسیم ہوئین
تاکہ اون کتابون سے وہ اہل عرب جو زبان سریانی و یونانی سے آگاہ نہین ہین حظ وافر
اٹھائین اور تحصیل کامل مین مشغول ہون مامون رشید نے ایک سو چالیس من سونا شہنشاہ
یونان کو فقط اس لئے دیا تھا کہ وہ حکیم لیو کو کچھ ایام کے لئے انکی خدمت مین واسطے تعلیم کے بھیجدے
اور علاوہ اس معاوضہ زر خطیر کے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر شہنشاہ یونان اس فلسفی کو برائے چندے
ہمارے پاس بھیجنا منظور کریگا تو ہم ابد الآباد تک اُس سے مصالحت رکھینگے عہد سلطنت مامون رشید
مین بغداد اور اسکندریہ وغیرہ اکثر بلاد عظیم مین بڑے بڑے کتب خانے سرکاری مقرر ہوئے اور بادشاہان
بنی عباس ممالک ایشیاء و افریقہ کی اشاعت علوم مین سرگرم تھے اور ہر بادشاہان بنی امیہ
ملک اسپین یعنی اندلس مین ترقی علوم سے اہل یورپ کو مستفید کرتے تھے چوتھی صدی
ہجری نبوی مین کارڈوا تختگاہ اسپین تمام یورپ مین بابت ترقی علوم و فنون مثل آفتاب کے
مشتہر ہوا تمام یورپ کے لوگ کارڈوا مین جا کر مدارس اہل اسلام مین تحصیل علوم و فنون کرتے تھے
جس وقت مین کہ علوم و فنون کی کوئی مدد نہین کرتا تھا اور اسکی ترقی کی فکر کسی کو نہ تھی اہل عرب یعنی
اہل اسلام ترقی علوم و فنون مین نہایت سرگرم تھے اور تمام عالم مین بڑے کوشش

وجانفشانی کے ساتھ اپنا زرِ خطیر خرچ کرکے اشاعت علوم وفنون مین مشغول تھے - جغرافیہ وتواریخ وریاضی وعلم طب وعلم طبعی وغیرہ کو اِن لوگون نے اپنی سعی بلیغ سے وہ رونق دی کہ زمانہ سابق مین کبھی حاصل نہوئی تھی ایک انگریزی تاریخ عرب مین یہ لکھا ہے کہ اہل اسلام کا اسقدر زرِ خطیر اشاعت علوم وترویج فنون مین صرف ہوا ہے کہ ابتک اہل یورپ نے ہرگز اوسقدر خرچ نہین کیا ہمیہ لوگ ویسی ہی ترقیات عجیبہ تکمیل علوم وفنون مین پیروی کرتے رہے جیسکہ ملک گیری اور حکمرانی مین بہت سے الفاظ السنہ یورپ مین زبان عربی سے ابتک مستخرج مستعمل ہین مثلاً الکحل اور الجبرا وغیرہ جیساکہ استعمال الفاظ یونانی کا کتب عربیہ مین علی الخصوص علم طب مین اکثر پایا جاتا ہے اور اوسکی وجہ یہی ہے کہ اہل عرب نے تعلیم علوم یونانیون سے لی ہے اور اسی طور پر چونکہ اہل یورپ تعلیم یافتہ اہل عرب ہین الفاظ عربیہ السنہ یورپ مین برابر مستعمل پائے جاتے ہین اور کتب متداولہ مین داخل ہین اہل اسلام نے علم جغرافیہ مین وہ وہ کوشش کین اور وہ تحقیقات بہم پہونچائین کہ زمانہ اہل اسلام سے زمانہ حال تک اکثر اونہین تحقیقات پر عمل کیا جاتا ہے کتب جغرافیہ حال مین سند لائی جاتی ہے - کتب جغرافیہ مصنفہ اوریسی - ابوالفدا - اجتک قابل دید ہے - تقریباً دوسو برس بعد ہجری نبوی مقدس کے اہل اسلام نے علم تواریخ کی تحقیقات مین التفات کرنا شروع کیا ہے اور بہت اہتمام کیساتھ اس علم مین بہت تحقیقات بہم پہنچائین چنانچہ تواریخ عالم مصنفہ مسعودی - وبتاری - وابوالفرج - والمکین - وابوالفدا - ونویری - وسیوطی - آجتک قابل اسناد تصور کیجاتی ہین اور بڑے بڑے اوستاد اس علم کے اون لوگونکے قول سنداً اپنی تصنیفات مین پیش کرتے ہین -

حکیم بوعلی سینا - ابونصر فارابی - نے کتب مصنفہ حکیم ارسطو پر مختلف حواشی تحریر کیے ہین یہ دونون حکیم اور دیگر حکمائے عرب علم کیمیا وعلم فلاحت وعلم طب مین مہارت کامل رکھتے تھے وعلم تواریخ طبعی - پر دمیری وابن بیطار اور قزوی نے نہایت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کی ہین ایسے ہی علم ریاضت مین بھی عرب نے بغایت ترقی کی عدا عداد جنکو حکمائے عرب نے حکمائے ہند سے سیکھا تھا تمام روے زمین مین مشتہر کردئے کسور عشاریہ بھی انہین حکما کی ایجاد ہے اور علم مثلث جو زمانہ حال مین جاری ہے یہ بھی مطابق تہذیب اہل عرب کے جاری ہوا ہے علم مثلث جو خاص یونانیونکا ایجاد کیا ہوا تھا وہ نہایت ہی غیر مہذب تھا اہل عرب نے تحریرات علم مثلث کو گھٹاکر علم جبر ومقابلہ زیادہ شامل کردیا علم نجوم کو بھی اہل عرب نے بہت بڑی ترقی دی اور کمال کو پہونچایا -

	شجرہ عالیہ خاندان عثمانیہ	
سلطان الغازی عثمان خان اوّل بانی سلطنت عثمانیہ	سلطان الغازی آرخان	
سلطان الغازی مراد خان اوّل	سلطان الغازی یلدرم بایزید خان اوّل	سلطان الغازی محمد خان اوّل
سلطان الغازی مراد خان ثانی	سلطان الغازی فاتح محمد خان ثانی	سلطان الغازی بایزید خان ثانی
سلطان الغازی سلیم خان اوّل	سلطان الغازی سلیمان خان اوّل	سلطان الغازی سلیم خان ثانی
سلطان الغازی مراد خان ثالث	سلطان الغازی محمد خان ثالث	سلطان الغازی احمد خان اوّل
سلطان الغازی مصطفے خان اوّل	سلطان الغازی مراد خان چہارم	سلطان الغازی ابراہیم خان
سلطان الغازی محمد خان چہارم	سلطان الغازی سلیمان خان ثانی	سلطان الغازی احمد خان ثانی
سلطان الغازی مصطفے خان ثانی	سلطان الغازی احمد خان ثالث	سلطان الغازی محمود خان اوّل
سلطان الغازی عثمان خان ثالث	سلطان الغازی مصطفے خان ثالث	سلطان الغازی عبدالحمید خان اوّل
سلطان الغازی سلیم خان ثالث	سلطان الغازی مصطفے خان رابع	سلطان الغازی عبدالمجید خان
سلطان الغازی عبدالعزیز خان	سلطان الغازی مراد خان خامس	سلطان الغازی عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد و ثنا اوس مالک الملک مدبر ارض و سما و تعز من تشاء و تذل من تشاء کو شایان ہے جس نے علم واقعات اولین کو باعث امتیاز آخرین کیا سیرو تواریخ شاہان پیشین کو موجب اعتبار و عبرت سر برآرایان غفلت گزین فرمایا۔ سلاطین ذوی الاقتدار کو عدالت و حکمت سے نامدار کیا اور شجاعت و سخاوت سے افتخار بخشا۔ اوس کی قدرت ماہرہ از ذرہ تا بآفتاب سب پر روشن ہے۔ اور اُس کی عظمت باہرہ از سمک تا بسماک کل پر مبرہن وحدہ لاشریک لہ لا الہ الا ہو۔ اور جمیع نعت و ثنا سر فرازان بارگاہ کبریا کو زیبا ہے کہ مسند آرایان ہدایت و ارشاد ہیں یعنے گروہ انبیا عموماً و خصوصاً سلطان المرسلین خاتم النبیین جنکی شان مین لولاک لما اور و ما ینطق عن الہوی آیا ہے صلوات اللہ علیہ و علیہم و آلہ و سلم ابدا اجمعین اون کے بعد اون کے پیروان نصفت آئین سلاطین عدالت گزین کا شکر و سپاس مناسب ہے جن کی رعیت پروری و عدالت گستری سے نظام عالم و انتظام بنی آدم ظہور مین آیا اور تمام موافق و مخالف خلائق نے آسودگی حاصل کی و آرام پایا۔

التماس

سُبحان ربّك ربّ العزّة عمّا يصفون وسلامٌ على المرسلين
والحمد لله ربّ العالمين ٥ امّا بعد حقیر وفقیر احمد مرزا خان ترکمانی

دہلوی خلف منشی محمد نذیر خان صاحب عرف مرزا آغا جان ترکمانی از خاندان نواب محمد بہرام خان صاحب ترکمانی سپہ سالار و نائب سلطنت حضرت عرش آشیانی صاحب قران ثانی فردوس آشیانی حضرت محمد جلال الدین اکبر بادشاہ غازی طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ - عرض کرتا ہی - اس عاجز کی یہ آرزو دلی تھی کہ کوئی تاریخ سلطنت عثمانیہ خلد اللہ ملکہ کی عجیب دلچسپ پیرایہ مین شاہان سلف کے حالات عبرت انگیز و واقعات شجاعت آمیز ایسے لکھون جو فی الواقع صحیح صحیح ہون - چنانچہ اس ناچیز نے ایک سال کی محنت و جانفشانی سے چند معتبر انگریزی تاریخون سے ترجمہ کرکے طیار کی - شکر ہے اللہ کا کہ تاریخ ۱۹ - رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۹ ہجری نبوی صلعم کو نخل مراد سرسبز ہوا کہ جسکی نسیم بہار سے غنچۂ دل شگفتہ ہوا اور عندلیب زبان بہزار شکر یزدان اس ترانہ دلی او نیز سے نغمہ سنج ہوئی - **شعر**

اللہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست + آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید + ناظرین وشائقین علم سیر کی خدمت مین التماس ہی کہ بعد ملاحظہ کے جو غلطی پاوین اسے اصلاح فرما کر ممنون ومشکور فرماوین

قطعہ

قاریا بر من مکن چندین عتاب	گر خطائے رفتہ باشد در کتاب
چشم دارم از تو اے باعلم وفضل	کز کمالات عیب من گردد صواب

فصل پہلی شاہ سلیمان خان غازی کی جنگ و فتح کے بیان مین

شعر ادہر آؤ ارے او تھڑ دلو تمکو سناؤن مین + کہانی ایسی جسے تم ہو مردان شیر افگن معانی کے بازار کے جوہری اور سخندانی کی دوکان کے صراف سخن کے بیش قیمت جواہر زواہر کو اسطرح مشہور کرتے ہین کہ دنیا ناپائیدار مین بڑے بڑے بادشاہ عظیم الشان گزرے اور ہر ایک نے اپنی جرت اور حوصلہ کے موافق جنگ وجدال کی ازان جملہ ایک چنگیز خان یہ بھی ایک بلا کا بنا ہوا تہا اور بہادری مین اپنا نظیر نہ رکھتا تھا اسکی دلاوری اور شجاعت کے غل کی دہشت سے اسفندیار قلعہ سے گرکر مرگیا شعر زور سے اس کے پیل مرتے تھے + نام سے اس کے شیر ڈرتے تھے ۔ جب اس نے ایشائی اقلیم کے ایک حصہ کو کہ جو ایران کے تحت مین تہا لوٹکر ویران اور بے چراغ کردیا وہان کے باشندہ پریشان خاطر شعر جہان ویرانہ ہے پہلے کبھی آباد گہر یہان تھے + شغال اب مین جہان رہتے کبھی بستے تھے شیر یہان تھے + زمین پر جسجگہ ہین نقش سم آہونے صحرا + کبھی محو تماشا دیدۂ اہل نظر یہان تھے + جہان پہرتے بگولہ خاک اوڑاتے ہین گے صحرا ہین + کبھی اڑتی تھی دولت رقص کرتے تیر یہان تھے + ظفر احوال عالم کا کبھی کچہ ہے کبھی کچہ ہے + کہ کیا گیا رنگ اب ہین اور کیا پیشتر یہان تھے + اور نیز بلخ کو بھی جو خراسان جنت نشان کا صوبہ تہا آبادی اور رونق مین تمام جہان کے شہرون پر ہنستا تہا اسکو شہر خموشان کا ہمپایہ کردیا + جہان باغ رشک جنان تھے وہان گہات کے ڈہیر اور کوڑے کے تودہ لگ گئے اور گیڈر اور اولو نکی آواز آنے لگی شعر زمانے کی گردش کا ہے یہی طور + خوشی کا کبھی ہے یہان زور شور کبھی رنج و ماتم کا در ہے کہلا + غرض ہے انہین دو کا نشو و نما + خوارزم شاہ کو نہ نکالا تہا بلکہ گرد نواح کے رئیس اور امیرون کے سیر پر بھی قیامت برپا کردی تھی کہ ہر شخص کو اسکی قدر کے موافق مرتبہ کے بلند کوٹھے سے پستی اور نکبت کے گڑھے مین گرادیا شہر کو چٹیل میدان کردیا باغون کو زاغ بنادیا سعدی تبر کوہ سنبرہ تہ باغ شخص سلیمان شاہ ابن کیا خان شہر نیر کا رئیس اور آغوزین تاتاریون کا حاکم یہ اپنی اعلی حسبی اور دلاو نسبی اور صورت کی خوبی اور شجاعت کے باعث اور سخاوت کے سبب اور عقل کی تیزی کی وجہ اور عدل کی دولت مین تمام رئیسون سے نرالا اور انوکہا تہا اس بہادر نے سنہ ۶۱۱ ہجری مطابق سنہ ۱۲۱۴ع مین آغوزین کے قبیلہ سے پچاس ہزار تاتاریون کو کہ جو مرد مردانہ اور شیر فرزانہ تھے ہر ایک جوان آہین پلنگ افگن اور شیر گیر +

صف شکنی اور قلعہ کشائی مین بے نظیر تہا اپنی ہمراہ لیکر اس نیت سے وطن سے خروج کیا کہ نئے
ملکون پر اپنی بہادری اور شجاعت کا ڈہنگ دکہا کر رعب و داب کا سکہ بہٹائے او چنگیز خاں کی
طرح بلکہ اس سے بھی ہزار مرتبہ بڑہکر اپنی فتح و نصرت کا نقشہ دکہائے کیونکہ **شعر** دارا رہا نہ زمین
پہ نہ بہرام رہگیا ÷ مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا ÷ قصہ مختصر لشکر نصرت علم کو ساتہہ لیکر دو اسپہ
یعنی دو منزلہ کرتا ہوا برق کی طرح **آذربایجان** واقع سرحد شام کے صوبہ کی راہ مین جا چمکا **شعر**
جس جا سے شاہ ابن کیا خان گذر گیا ÷ تھا زاغ بھی اگر او سے باغ کر گیا ÷ کی دشمنون نے دشمنی اٹہا کے
صاف صاف ÷ احسان دوستون پہ کیا اور مکر گیا ÷ رستہ مین جو جو شہر قصبہ قریہ و جزیرہ قلعہ آتے
اونکو اپنے تحت اور قبضہ مین کرتا ہوا **اہلاد** کے صوبہ تک جو آرمینیا کے کبرا ایک شہر ہے جا پہونچا ۔ چنگیزی
تاتاریون نے جو اس بہادر ابن بہادر کی آمد کا غل سُنا اپنے جامہ سے باہر ہوگئے اور حسد کی آگ نے
اُنکے دلون کو بہڑکا کر دیا ۔ اور اِن کے دماغ مین عقل کو جلا کر راکھ بنا دیا ۔ انہون نے نہایت
غیض و غضب سے اور بے دردی اور بے رحمی پر کمر باندہکر اپنے اعمال نامہ کی طرح تمام ملک کو آگ
لگا کر سیاہ کر دیا اور آذربایجان کی طرف روانہ ہوئے دشمنون کی کثرت اور آیندہ عروج کی
امید کے سبب صغرا ایشائی یعنی **شام** کے ملک سے نکلکر **آذربایجان** کی قطعات اندرونی طرف
پیچھے ہٹا اور لشکر کی بھی فراہمی ہیہن کی **شعر** اِسکا لشکر تھا ملخ اور مور سے بھی بیشتر ÷ ہر سوار اِسکا
پلنگ افگن پیادہ شیر گیر ÷ چونکہ یہہ فوج جنگی تھی آرام و آسودگی سے گہبرائی اور بے شغل جنگ آرام
سے تنگ ہوکر بے جرت اور بیقراری اپنی دکہائی جب شاہ نے فوج کی یہہ صورت دیکھی تو ١٢١٩ء
مین جنوبی ایشائی کی طرف روانہ ہوا مینہہ اور آندھی یا مرگ ناگہان کی طرح اپنے دشمنون کے سر
پر جا پہونچا اور ایسی جنگ و جدل کی کہ جسکی دہشت سے رستم اور اسفندیار عدم کے گہڑے مین چھپگئے
اور سام نریمان نیستی کے غار مین گہسگئے **شعر** جنگ سے اِسکی روح رستم کی ÷ قبر مین کانپ کانپ
اُٹھتی تھی ÷ اس بہادر کی تیغ بیدریغ کا یہہ حال تہا **فردوسی** پہر جاکہ شمشیر ادکا بکرد ÷ یکے را
دو کرد و دو را چار کرد ÷ اگر کوئی سردار تنہا اس کے مقابل ہوا اُسکو نیزہ کے نشان پر گہاس کے پتے
کی طرح اُٹہا لیا یا کمر زنجیر مین ہاتہہ ڈالکر خانہ زین سے سپر کی مانند ہاتہہ کھینچ لیا جسپر گرز کی ضرب لگائی
مع راکب و مرکب زمین کا پیوند کر دیا اور جو تلوار ماری مثل خیار تر کے دو ٹکڑے کیے جب کبہی دشمن کی
فوج پر جا گرتا تو کاہی سی پہاڑ دیتا یا مثل پیر اک کے کاہی کو چیرتا ہوا چلا جاتا ۔ جب قلعہ کشائی کا
ارادہ کرتا تو تن تنہا ایک دم مین لے لیتا اگرچہ بعض بعض قلعہ ایسے مستحکم اور بلند تہے کہ جن کے کنگورے

تک خیال کا طایر نہ جاسکے اور وہم وگمان کا پیک اس کے رستہ کو اگر تمام عمر ڈہونڈے توبہی نہ پاسکے فلاطون کی تدبیر کی توپ اور ارسطو کی فکر کی سرنگ قیامت تک اسکو نہ گرا سکے گی۔ انکو بہت جلدی اپنے قبضہ مین کرلیا اور فتح کا جہنڈا ان کے دروازہ پر گاڑا الغرض ایسی فتحین نصیب ہوئی کہ جو آدمی کے قیاس اور گمان سے باہر تہین اسکو میسر ہوئین ؎ تائیدایزدی مین نہین جائے دم زدن ٭ کیا تاب ہے بشر کی کرے اسمین کچہ سخن ۔ غرض جس ملک کو فتح کیا وہانکی رعایا پر بخشش اور رحمت کا دروازہ کھولکر محتاج اور فقیرون کو حرص آرزو سے بے پروا کردیا اور مظلوم اور اسیرونکو خوف اور دہشت سے نڈر کردیا۔ ظالم اور مفسدون کو ایسی سزائین دین کہ قیامت کے بعد بھی وہ عذاب سے نچہوٹین سخاوت اور شجاعت اور عدل مین حاتم اور رستم اور نوشیروان کے نام کو خاک مین ملادیا۔ کیونکہ وہ ہر ایک ایک صفت سے موصوف ہوا اور یہ ہمہ صفت موصوف حافظ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ **شعر** خدا نے شاہ سلیمان کو کئی ایسا + سنا نہ کان سے ہمنے نہ آنکہ نے دیکہا + اوسیکے سر کی ہے لایق کلاہ تاتاری + اوسیکے واسطے زیبا ہے مسند دیبا + چونکہ تائید ایزدی اوس کے ہمراہ تھی فتح و نصرت لشکر کے نقیب بنکر آگے آگے چلتی تھی اور یہ اقبال کے گہوڑے پر سوار زمانے کی گردش اسکی آنکہ کے اشارہ پر پھرتی تھی اسوجہ سے اسکو ایسی فتحین میسر ہوئین آناً فاناً اسکو ترقی ہوتی جاتی تہی ۔ یہانتک کہ یہ دریائے فرات تک گیا اور فرات کی بہی آبرو بڑہائی ہانسے اسنے سوارہ بارہ جانے مین کوشش کی اور اسکی تدبیر مین مصروف رہا مگر مرضی الہی نہوئی کیونکہ اسکی عمر کا پیمانہ آب حیات سے بہر گیا تہا موت کی تلی نے اسکی روح کے کبوتر کو پکڑ لیا آخر بصد حسرت و یاس اس جہان فانی کو چہوڑکر عالم جاودانی کی طرف راہی ہوا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎ کیون نہ افسوس سب کرین ملکر ٭ وہ شہے دادگر جہان سے جائے ٭ جسکا ثانی نہ کوئی شاہ ہوا ٭ جس کا ثانی نہ کوئی شاہ ہوا ٭ نہ بہادر سخی و صاحب رائے تمام فوج و سپاہ مین غل مچا اور ہر ایک اپنا سر دارنہ پیٹکر یہ کہتا تہا کہ آج ہمارا آفتاب شہر یاری کے آسمان سے غائب ہوکر نیستی کی مغرب مین جا چہپا اور زمین پر ایسا ہنگامہ گرم ہوا کہ قیامت برپا ہوگئی غرض جب کچہ ہوش و حواس درست ہوے تو اس کے فرزند دلبند نے اس کو نہلا اور کفنا کر شہر کے باہر حصار کے نیچے جو حلب کے قریب ہے اس خوبی کے موتی کو قبر کی سیپی کی بغل مین رکہدیا اور ایسے مرد بہادر عدیم المثال کو دنیا کے حوادثات سے چہپا کر قبر کے کونے مین لٹادیا اسکی زیارت گاہ وہی جگہ ہے

شبیہ سلطان الغازی عثمان خان بانی سلطنت عثمانیہ



یہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

دوسرے فصل سلطان الغازی عثمان خان بانی سلطنت عثمانیہ کی فتح کے بیان مین

طوطیان شکرین مقال وعندلیبان خوش الحان یون نواسنج ہین کہ جب سلیمان شاہ اس سپنجی سرائے کو
چھوڑکر جنت کی سیر کو گیا اس کے چار بیٹے اربعہ وناصر کی طرح تھے ہر ایک پیل تن اور چنگال ایک
طغرل یعنے منصف دوسرا **سنقور** تگین یعنے سفید باز تیسرا **افند وغدی** یعنے طلوع
آفتاب چوتھا **دمدار** یعنے ڈھول کی آواز چارون نے اپنے باپ کے مال واسباب تقسیم کیا سنقور
اور فند وغدی اپنے وطن کیطرف روانہ ہوے پھر معلوم نہین کہ زمانے نے ان سے کیا کیا **شعر**
خوشی سے رہے یا کہ وہ رنج مین ؛ نہین اسکا معلوم احوال کچھ ؛ لیکن طغرل اور دمدار یہ دونو
قلعہ کشائی اور ملک گیری مین مصروف ہوئے تھوڑے دنو بعد دمدار بھی عالم بقا کو راہی ہوا اور
طغرل نے تائید ایزدی سے **حلب** اور **سیریا** کے مابین مین جو ملک تھے انپر قبضہ کر لیا اس
بہادر نے اپنے ملک مفتوحہ مین اسلام کو رواج دیا مسجدین بیشمار تعمیر کرائین جبوقت سلطان
علاؤالدین بادشاہ نے طغرل کی بہادری اور مردانگی کا غل سنا ڈرا اور سونچا کہ ایسے بہادر کو
اپنے لشکر کا سردار بنایا چاہئے اور اس سے موافقت کرنی ضرور ہے یہ بات ابھی اس نے
منہ سے نہ نکالی تھی کہ طغرل نے اپنے فرزند کو سفیر بنا کر علاؤالدین کے دربار مین بھیجا اور اسکے
ملکون مین سے کوئی قلعہ اپنے رہنے کے واسطے مانگا علاؤالدین تو یہ چاہتا ہی تھا جھٹ
قبول کر لیا اور اپنے ایلچی کی زبانی کہلا بھیجا کہ بے کھٹکے چلے آؤ تمہاری قدر کے موافق تعظیم
وتکریم کیجاویگی طغرل یہ کلام سنکر ایلچی کے ساتھ علاؤالدین کے دربار مین چلا آیا۔ علاؤالدین اس سے
بغل گیر ہوا اور نہایت اخلاق سے پیش آیا۔ اور قصبہ کراجیدگی جو سرحد انگریا مین ہے اس کے
رہنے کو دیا بیان کرتے ہین علاؤالدین کی زمانہ مین چنگیز خانی تاتاری جو لوٹتے مارتے پھرتے تھے اونھون
نے انگریا پر چڑھائی کی اور سپاہ کی کثرت کے سبب پہلے ہی حملہ مین سلطان کی فوج کو مغلوب کیا جب شاہ
کی فوج منتشر ہوئی طغرل نے جو یہ طور دیکھا پانچہزار چیدہ سپاہ کا میدان کارزار مین پر اجمایا طغرل
کی فوج نے جو علاؤالدین کی فوج کو بھاگنے پر آمادہ دیکھا طغرل سے کہا کہ آپ دشمنون سے
سازش کیجئے اور علاؤالدین سے جنگ کیجئے طغرل نے جواب دیا کہ مرد اپنے محسن کے احسان
کو نہین بھولتے اور بہادر سختی کے وقت کام آتے ہین یہ کہکر دشمنون کی فوج پر جا گرا
اور ایسی تلوار بجائی کہ اون کے ہوش اوڑ گئے۔

ہوش اڑ گئے آخر شکست فاحش دی علاؤالدین نے جو طغرل کی بہادری دیکہی تو سوچا کہ زیادہ فوج کی کچہ ضرورت
نہین لیکن کوئی شیر باتدبیر ہونا ضرور ہے کہ جو بہادری اور تجربہ مین طاق ہو سو یہہ دونو باتین طغرل مین جمع
ہین اوس وقت طغرل کو سپہ سالار اور مختار کے لقب سے ملقب کیا جب طغرل کی سپاہ سلطان کے
لشکر سے ملگئی تو طغرل نے تاتاریونکی لوٹ کہسوٹ ہی فقط بند نہ کی بلکہ اپنی سرحد تک اونکے نام و نشان کو
مٹا دیا اور بادشاہ کے فقط قلمرو سکو نہ سنبہالا بلکہ اسکو فراخی اور وسعت مین چوچند کر دیا شعر ایسے
ہوتے ہین مرد قدرشناس ٭ اپنے محسن پہ کرتے ہین احسان ٭ اگر اسکی زندگی زیادہ ہوتی تو بہت اپنی
عالی ہمتی کے ثمر کا ذائقہ دشمن اور دوستون کو خوب چہکہاتا جب اس نے قطحی جو یونان کے متعلق ہے
ادسپر فتح پائی اور ۶۸۰ھ ہجری مطابق ۱۲۸۱ء مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو کوچ
کیا اس حادثہ سے علاؤالدین اور تمام ملک کی رعایا زار زار روتی تہی سلطان کے حکم سے اسکو قلعہ
سوچوق مین اس گنج خوبی کو خاک مین چہپایا وہی مقام ابتک عثمانیہ خاندان کی زیارتگاہ ہے مگر
اس کے بعد اسکی قوم کی عظمت زیادہ ہوتی چلی رہی اسمین کچہ فرق نہوا اس کے تین بیٹے تہے عثمان دوسرا
فندوز تیسرا سرو بیز بڑا بیٹا عثمان اگرچہ خردسال تہا مگر علاؤالدین نے اپنے سایہ مین پالا اور طغرل
کی جانفشانی کے سبب عثمان جیک یعنی عثمان خرد کا خطاب دیا اور لشکر پر حکومت بخشی اور حکم دیا کہ
جو جو ملک اوسکے باپ نے فتح کئے ہین اونمین خطبہ او سکہ عثمان کے نام کا جاری رہے بعض لوگ عثمانیہ
سلطنت کی ابتدا انہین سے کہتے ہین لیکن اس تاریخ کے دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ روایت درست
نہین جب عثمان کی عزت اور مرتبہ کی ترقی قرار واقعی ہوگئی مگر سلطانی کا خطاب اسکو نہ ملا اور اسنے
بہی علاؤالدین کی زندگی مین اسکو قبول نہ کیا بلکہ آئندہ پر منحصر رکہا اس وجہ کہ یہہ سلطان سے وفاداری کا
عہد کر چکا تہا بلکہ جن رئیسون نے سلطان سے سرکشی کی اوس نے انکی گوشمالی کی اور ۶۸۸ھ ہجری مطابق
۱۲۸۹ء مین یونانیون نے فوج کشی کی اور ایسی جرأت اور بہادری سے مقابلہ کیا کہ شہر قلزان بہی
چہین لیا اور اسی سال مین قرا سیہری یعنے شہر سیاہ کے قلعہ دار کو بہی شکست دی اور اس کے
دونون بہائیون کو اسیر کرکے جہنم واصل کیا مگر جنگ کے ہنگامہ مین اس کے یار مددگار بہی بہت
شہید ہوئے اور اس کے بہائی فندوز نے بڑا جد وجہد کرکے دشمنون کے ہاتہ سے جام شہادت
نوش کیا جب عثمان کی فتحون کی خبرین متواتر علاؤالدین نے سنین تو اسکو عسکہ کی حکومت بخشی
عثمان نے دوسرے سال یعنے ۶۹۰ھ ہجری مین مغل تاتاریون کو اپنے قصبون سے نکال دیا اور
انکی آمد کے رستے ایسے بند کئے کہ پہر نہ آسکے یہہ مردانگی زبان گیرین ضرب المثل ہو پہر تو گردہ۔

نواح کے باشندون کو جمع کر کے شہر قراسہری کو بہت وسیع کرلیا اور عمارات عالی شان کو
کی نہایت رونق دی سلجوقی کے مورخین نے اسمین اختلاف کیا ہے یعنی عثمان کو جو تاتاریون
مغول پہ فتح ہوئی وہ ۶۹۰ھ ہجری مین یعنے دس برس کے بعد اور ہمارے نزدیک بھی ٹہیک ہے اور
راست گفتار سعدی اقندی کا قول بھی یہی ہے کہ ۶۹۰ھ ہجری مطابق ۱۲۹۹ء مین میکیل السرحون
یہ کو سرزمین شہزادہ بلیجیکے نے اپنے بیٹے کی شادی کے جشن مین عثمان کی دعوت کی یونان کے
بادشاہون نے یہہ سوچا کہ اسوقت کو غنیمت جانکر عثمان کو ہاتہہ سے ندین یعنے اسیر کرلین لیکن رئیس
شہر بلیجیکے رئیس نے سنتے ہی عثمان کو اس بہید سے ماہر کیا عثمان نے فوراً چالیس آدمی کار آزمودہ
کو زنانہ لباس پہنا کر شام کے وقت قلعہ قراحصار مین بہیجدیا اور کہدیا کہ جاتے ہی آگ لگا دینا
دروازون اور مورچون پر قبضہ کرلینا الغرض انہون نے جاتے ہی آگ لگادی اور دشمنون کو
جہنم مین ڈال کر عثمان کو خبر پونچائی یہہ تو موقع کو تاک ہی رہا تہا جو سپاہ کہ گہات مین ادہر اُدہر
لگے ہوئے تہے ہمراہ لیکر شبخون کا اشارہ کیا یہان شادی کی محفل جمی ہوئی تہی ناچ رنگ ہو رہا تہا
ہر ایک شراب کے نشہ مین چور ہو رہا تہا جون ہی بہادرون کے نعرہ کے آواز کان مین پونچی نشے ہرن
ہو گئے اور آتش مین جلکر کباب بن گئے میکیل جو عثمان کا دلی دوست تہا جس نے اس حال سے
آگاہ کیا تہا اس کے بچانے اور نکالنے مین ہر چند کوشش کی مگر مرضی الہی نہوئی لہذا اس نے اپنے
یاران صحبت کا ساتھ نہ چھوڑا جو عورتین ہاتہہ آئین انمین ایک لڑکی جو فیرا نامی تہی جس کی شادی
کا جلسہ تہا عثمان نے اپنے بیٹے آرخان سے اُسکی شادی کردی اس فتح کے ہوتے ہی بہت سے
ملک اور قلعون کو مع مضافات کے علاؤالدین کی سلطنت سے ملاویا جب ۶۹۹ھ ہجری مقابق ۱۲۹۹ء کا آغاز
ہوا تو مخالف یونانیون کے ایک کثیر گروہ نے علاؤالدین پر چڑہائی کی جو جو سردار اور رئیس ظاہر
مین علاؤالدین کے مطیع تہے وہ سب اُنسے مل گئے علاؤالدین کو اُنکے ہاتہہ سے بچنا دشوار معلوم ہوا
تو اس نے پیلیولوکس یونان کے بادشاہ سے پناہ کی درخواست کی اوس نے منظور کی شعر
سید ہی نہوئی طالع واژون سے کوئی بات تدبیر کا تقدیر پہ کچھ بس نہین چلتا آخر اوس نہین یونانیونکی
قید مین پہنسا کہ جنکو اپنا مددگار سمجہا تہا رہائی کا رستہ ایسا بند ہوا کہ زندگی بھر اونکی قید سے نہ چہوٹا
۷۰۲ھ ہجری اور ۱۳۰۳ء مین قضا نے آنکر اونکی قید سے اُسکو چہڑایا پہر تو لشکر اور دولت کے
سبب عثمان کے نصیبے کا ستارہ ایسا چمکا کہ تمام رئیس اس کے حکم کے مطیع ہوئے اس نے اپنی
حکمت عملی سے ہر ایک کو راضی کرلیا آخر سب اس کے شاہ ہونے پر راضی ہوئے سعدی دشمن

دشمن چہ کند چون مہربان باشد دوست ۷۰۰ ہجری اور ۱۳۰۰ء مین یہ شہر قراحصار مین
شہنشاہ کے خطاب سے مخاطب ہوا بعض مورخین عثمانیہ سلطنت اسی سے بیان کرتے ہین مگر سعدی
افندی کا یہ بیان ہے کہ ۶۸۸ ہجری مین جو علاء الدین نے اپنی زندگی مین عثمان کو قراحصار کی
فتح کرنے کے صلہ مین سکہ اور خطبہ کی اجازت دی تھی جبسے عثمانیہ سلطنت کا آغاز ہے مگر ہمنے اکثر مورخین
کی رائے کو مانا ہے ہان عثمان کے جہانداری کا شروع ۷۰۰ ہجری سے گنا گیا ہے الغرض جب عثمان نے
اس سلطنت عالی پر تسلط کیا تو اپنے بیٹون کو متفرق صوبون کا حاکم کر دیا قراحصار کو اپنا دار السلطنت
رکھا اوسی سال مین قراحصار بھی اس کے ہاتھ آیا شہر کافنگی سہری اسکا پائے تخت ہوا اس مین
بڑی بڑی عمارتین بنوائین اور اپنی سلطنت کی آراستگی مین چند روز بسر کی جب اس سے انفراغ پایا تو
فوج کی طرف رجوع کے حکمرانی کا ڈھنگ نرالا رکھا اور لشکر کو عیش وعشرت سے بچایا ایک ست
شہر ارغد پر محاصرہ کیا مگر اہل قلعہ نے ہٹا دیا آخر ناچار ہو کر محاصرہ چھوڑ دیا کافنگی سہری کے
قریب ایک بلند پہاڑ پر ایک قلعہ ایسا مضبوط اور اونچا بنایا اور طرخن نامی ایک سردار تھا اسکو
قلعدار بنا کر اپنے شہر کی طرف پھرا جاڑے کا موسم پھر ختم ہوا اسی درمیان مین یہ مقدمہ پیش آیا کہ آکرنس
کا فرمانروا کہ یہ اول درجہ کا حاکم تھا عثمان کے دوست خدا داد پر حسد لے گیا اور چند حاکمون سے سازش
کر کے عثمان سے جنگ پر مستعد ہوا یہ راز سب پر کھل گیا عثمان نے پھر فوج کشی کی اور ایسا مقابلہ کیا کہ لوگ
رستم اور اسفندیار کی لڑائی بھول گئے آخر دشمنون کو شکست فاش ہوئی برصہ و قطحی کا فرمانروا
بھاگا عثمان نے انکا پیچھا چھوڑا علوما کے قلعہ کا حاکم عثمان کے دشمنون کا حال دیکھ کر ڈرا اور شہر طو
سے تعاقب کا رستہ کھولا مگر عثمان نے شہر قطحی کو جسے اب یونانیون نے ترکون سے چھین لیا تھا گھیر
لیا اور بہت کوشش اور سعی سے اسکو بھی فتح کیا مگر نقصان بہت ہوا یعنی جو بی پل کہ جس سے عثمان کا
لشکر پار اترا تھا ٹوٹ گیا اور اس کا پوتا طغرس مع چند سپاہ کے ڈوب گیا جب اسی طرح صوبہ تھیدینہ
پر محاصرہ کیا لیکن حصار کی مضبوطی اور فوج کی کثرت کے سبب اسکا لینا دشوار ہوا عثمان نے اس کے
سامنے دو قلعے بنائے اس لیئے کہ ان قلعے کے ذریعہ سے آخر فتح پائی اور رسد وغلہ کی آمد کو روکے اور
ان کے قلعدارونکو تاکید کی کہ شہر والون کو ضرر اور نقصان نہ ہو عثمان کی اس تدبیر کی خوبی برصہ کے
باشندون کے دلپر اثر کر گئی سب نے اسکو اپنا خیر خواہ جانکر گذشتہ کا عذر کیا اور اسکی تابعداری قبول کی
بیان کرتے ہین عثمان کا یہ دستور تھا کہ جب بہت سے شہرون کو فتح کرتا تو چند روز آرام کرتا اور لشکر کو بھی
آرام دیتا کبھی فتح کیئے ہوئے ملکون کے انتظام مین مشغول ہوتا کبھی وہانکے باشندونکی بہتری کی فکر مین رہتا

اب کے بہی چند سال اسکو وطن مین گذرے مگر چونکہ سپاہ جنگی تھی اور لڑائی کے عادی ہوگئی تھی اور آسودگی اور بیکاری سے گہبراکر عرض کیا کہ بیکار بیٹھے بیٹھے جی گہبراتا ہے اور دل یہ چاہتا ہے کہ یونان کی سرزمین کی خبر لین اور اپنی جرٔت اور شجاعت کا رنگ دکہائین جب عثمان نے یہ بات سُنی تو اس شرط پر اُنکی درخواست منظور کی اسلام کے رواج اور اہتمام مین کچھ فرق نہو اللہ تعالیٰ کے فرمان مین تغافل نکرین یعنے کافرادر مشرکون کو پہلے مسلمان ہونیکی فہمائش کیجاوے اگر وہ قبول نکرین تو بیشک اُنپر فوج کشی کیجاوے یہ کہکر چند سفیر ایشیائی صغرا کے روسا کی طرف روانہ کیئے اور اسمضمون کے فرمان جاری کیئے یا تو دین محمدی قبول کرو یا جزیہ دو ورنہ جان ومال کی خیر نہو گی اس حکم کے جاری ہوتے ہی پہلے **میکیل** کوسہ بیچک کا حاکم مسلمان ہوا اسی وجہ سے مُدت دراز تک اسکی اولاد نے پشت در پشت عثمان کے سایہ مین بادشاہت کی اور عثمان کی مہربانی اسپر ہمیشہ رہی **لبلیچی** نامی شاہزادے نے بہی **میکیل** کی طرح حکم منظور کیا اگرچہ مسلمان نہوا مگر اطاعت سلطانی ایسی کی جس سے نیک نامی حاصل ہوئی اور اپنے فرزند کو بطور یرغمال عثمان کو سونپ دیا پہر **توسفکہ** اور **قادری** کے بہی حاکمون نے خراج دینے کا اقرار کیا اور شہر **مارطونی گوئیگ** طرقلی **انگوئجیسے اقیصار قراقین** طقر **نیاری** وغیرہ اِن کے مالکون نے اسلام قبول نکیا یہ سب پکڑے گئے اور اِن کے ملک عثمانیہ سلطنت سے شامل ہوکر شاہی انتظام سے ردنق پذیر ہوئے ادہر تو عثمان اِن ملکون کے جنگ مین مصروف رہا ابر **قادر نامی** تاتاریون کی ایک قوم نے **گرمیان** سے نکلکر اسکی مملکت پر چڑہائی کی اور ملک خراب کیا بلکہ **قراحصار** کی دیوار ڈہائی عثمان نے **کافنگی سہری** مین جو یہ خبر سنی فوراً جنگ کا سامان درست کرکے روانہ ہوا مقام **فتیہ** پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا عثمان نے ایسے جنگ بہادرانہ کی کہ دشمن پسپا ہوے اور اوسکو فتح ہوئی مخالف بہت سے پکڑے گئے جس نے اسلام قبول کیا رہا ہوا ورنہ مارا گیا تابعدارون کو دنیا کی دولت اور دین کی سرخروئی حاصل ہوئی جب عثمان کا بڑا بیٹا **آرخان** جو ولیعہد تھا بہادری اور شجاعت اور مروت مین مشہور ہوا تو لشکر کا افسر ہوا اور قلعجات **قراجیش الیوی** مگر اس نگین حصاری کو اپنے قبضہ مین کیا جسوقت انکی فتحون سے فارغ ہوا **کاغنوز لیم** نامی سردار کو لشکر کا سردار مقرر کرکے آپ باپ کی قدمبوسی کو روانہ ہوا سردار مذکور نے بہی **آکازہی** اور **طوبازای** نامی قلاع پر قبضہ کر لیا **اخی جی خوجہ** نامی کپتان کو جو آیندہ بڑے مشہور تھا جرار فوج کے ساتہ لڑائی کے واسطے روانہ کیا اس نے جو یہ **ارنگمد** کو پامال کیا بلکہ اوس معموری کے حصار تک پہنچ گیا جب یہ معاملہ درپیش ہوا تو ازنگرد کے حاکم نے عثمانیون کے ہاتہ سے عاجز ہوکر قسطنطنیہ کے شاہ سے فریاد کی اور شہر کی خرابی کی

خبر دیکر مدد چاہی اوس نے بہت سی فوج سے مدد دی انکی ہمراہی اور زمان عبد الرحمن سلطان کے لشکر سے گئے دوسرے کپتان نے یونانیون کی آمد دیکھکر پلینردا کے میدان مین مقابلہ کیا اور مردانہ وار جنگ کرکے دشمنون کو شکست دی اور بھگا دیا آرخان کے بہادرون نے اِن کا پیچھا نہ چھوڑا ایک دو اور دو کے چار کرکے بنات النعش کی طرح پریشان کر دیا جو اِن کے ہاتہہ سے بچے اُنہون نے قسطنطنیہ مین جاکر پناہ لی اور شاہ کو خبر کی اُسوقت مین سلطان عثمان کی طبیعت پے بہم لڑائیون اور متواتر سختیون سے سست ہوگئی تھی اور نیز بڑہاپے کی کمزوری اور نقرس کی بیماری نے اُسکو تہکا دیا تہا مگر ہمت اور جرات کا وہی زور شور تہا اس نے اپنے بیٹے آرخان کو فوج کثیر کے ساتھہ صوبہ تینہہ جس کا حاکم رود آرنس تہا اسکی تسخیر کو روانہ کیا اور کہدیا کہ اس کے ساتھہ ہی صوبہ برصہ دارالامارہ شہر مذکور پر بھی قبضہ کرنا ایک ہی وقت مین دونون کام انجام پہنچین آرنس نے جو آرخان کے مقابلہ کی طاقت نہ دیکھی شہر پناہ کے دروازے بند کرلئے آرخان نے اسکا محاصرہ کیا اور رسد و غلہ کی آمد بند کی بہت عرصہ کے بعد آرنس میکیل کہ یہہ آرخان کا مشیر تہا اس کے سمجھانے سے مطیع ہوا اور اِس آسایش کے شکریہ مین تیئیس ہزار اشرفیان پیشکش کین سرزمین برصہ بھی سنہ ۷۲۶ ہجری اور سنہ ۱۳۲۶ع مین عثمانیون کی نکسیر بھی نہ پھوٹی کہ آرخان کے ہاتہہ چونکہ آسمان کا انقلاب مشہور ہے کہین شادی کہین غم آخر اس کجرفتار نے یہہ نہرہ دکہائے کہ جب آرخان ان مقامون پر فتح یاب ہوکر خوش ہوا یہہ جلکر خاک ہوا اور یہہ رنگ ظاہر کیا کہ عثمان کو دفعتہً مرض کی شدت ہوئی آرخان سنتے ہی اُلٹا پہرا اور بطور حفاظت برصہ پر فوج کثیر کو متعین کرکے ہوا کی طرح باپ کی خدمت مین آیا اوسوقت عثمان خان پر بہت تکلیف تھی فقط وقت کا منتظر تہا سکرات کا عالم درپیش تہا آرخان نے جو اُسکی صورت پر نظر کی ڈاڑہین مارکر رونے لگا اسکی دردناک اواز سے عثمان نے آنکھہ کہولی اور کہا کہ اے نور بصر رونے کا وقت نہین یہہ حالت ایکدن سب کے لئے ہونے والی ہے یہان کوئی نہ رہیگا تم میرے قایم مقام ہو مجھے دنیا چھوڑنے کا غم نہین چند نصیحتین کرتا ہون اونپر عمل کرنا ہماری روح کو شاد رکھنا۔ دنیا کی دولت پر غرور نکرنا۔ ظلم و ستم سے ہاتہہ اوٹھانا۔ عدل انصاف سے رعیت کو شاد رکھنا۔ نئے ملکون کی فتح کرنے مین کوشش کرنا۔ جنگ سے نتیجہ دین کی ترقی کا رکھنا روحی سلطنتیون سے دوستی قایم رہے۔ عالم اور فاضلون کی عزت مین فرق نہو۔ اپنے دین پر قایم اور مضبوط رہنا۔ تواضع اور خوش خلقی مین کمی نکرنا۔ مرتبہ مال پر نازان نہونا عالمون کی صحبت کے فیض کو ہاتہہ سے ندینا۔ ناحق کے جہگڑون مین نہ پہنسنا۔ تمام جہان کی بادشاہت کی حرص نکرنا

شبیہ سلطان الغازی آرخان



یہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

میرے دلکا مطلب تو یہہ تہاکہ اسلام کی ترقی کرون، ور مذہب کورواج دون اب یہہ کام تمہارا ہے کہ آخرت کی سرخروئی کا ضرور خیال رکہنا۔ خداوند تعالی کا ذکر زبان پر جاری رکہنا بعد تہورے عرصہ کے اُسکی روح کا بلبل بدن کے پنجرے سے نکلکر جنت کے باغ کی طرف اڑ گیا قیامت کا ہنگامہ برپا ہوا پلک جہپکنے مین کیا سے کیا ہو گیا انہترہوین سال مین شہنشاہ عثمان نے دنیا کو چہوڑا اور چہبیس برس بادشاہت کی ۷۲۶ھ ہجری مین یہہ واقعہ ہوا چہبیس برس حکمرانی کی کیفیت بیان کرتے ہین کہ جب شاہ عثمان کے خزانہ کو دیکہا تو خالی پایا اسکی یہہ وجہ تہی کہ فوج اور سردارون کی کثرت سلطنت عظیم الشان گہوڑے باد پا ہتیار مویشی بے انتہا چنانچہ شہر برصہ سے سلطان روم کے پاس ابتک جو گوسفند آتی ہین اونہین کی نسل سے ہین وہ جورومی سلطنتون کی دوستی سے اشارہ تہا اوس سے عثمان کی یہہ مراد تہی کہ تمام عیسائی اسلام مین داخل ہون کیونکہ عثمانیون کے نزدیک غیر مذہب والون کو اسلام کی لذت چکہانی عین کرم و احسان ہے اور سچی دوستی کا یہی نشان ہے واضح ہو کہ روم اس ملک کو کہتے ہین جسکو پہلے زمانے مین پوپ رومیون نے اور پہر یونانیون نے اور ترکون نے فتح کیا تہا مگر نورالدین نے اپنی کتاب جغرافیہ مین لکہا ہے کہ روم وہ ملک ہے جو بحر عرب سے شروع ہوکر کاڈیشیا اندلوسن یعنے ہسپانیہ فرانس یعنے افرنجہ اطالیہ یعنے رومیہ جرمنی یعنے تمسہ پولنڈ وبوسمیہ لہ و ہنگری یعنے تا تار سے قسطنطنیہ تک اور دریائے یوکین یعنے بالطس سے اشتمال رکہتا ہے وہان سے ملک سقالیہ اور اسکلیوانیا روس کی سرحدی صوبجات ہین مگر یہہ زیادہ متحقق ہے کہ روم سے مراد رومانیہ اور رومیلیا یعنے تہریس اور یونان جدید ہے مصنف مساحت الارض کا یہہ مطلب ہے کہ روم جسمین ایشیائی کوچک کا ایک حصہ شامل ہے نہر بحر اسود سے غرب کی طرف محدود ہے اور سیریا و مسوپوٹیمیا یعنے بلاد شام و بلاد فیز یرہ اور ارزنہ کی جنوبی طرف جارجیہ یعنے بلاد گرد اور دریائے یوکین یعنے بحر بالطس سے مشرق اور شمال محدود ہی اور اس ملک کے بیچ مین پہاڑ قرمان جسکو جبل طارس بہی کہتے ہین واقع ہے جہان ترکمانی اور ترکی خاندان رہتے ہین اور اسی روم کے ملک مین عین زمانۂ عتیق سلجوقی سلاطین کی حکمرانی رہے جس تک عثمانیہ خاندان کا سلسلہ پہنچتا ہے اس لئے ایرانیان اور مغول ابتک اونہین رومی کہتے ہین۔

تیسری فصل شاہ آرخان غازی کی سلطنت اور فتح کی بیان مین

منشیان عطار رقم و مورخین تیز قلم لکہتے ہین کہ جب سلطان عثمان خان نے دنیا کو چہوڑا رمضان المبارک

کی دسوین تاریخ ۷۲۶ ہجری اور ۱۳۲۶ء کو آرخان نے تخت کو زینت بخشی شہر برصہ مین جو کہ اس کے
باپ نے دشمنون سے چھینا یا تہا ایک سال تک رہا جب سلطنت کے امورات مضبوطی سے فراغت پائی
تو دوسرے سال سمندرہ کے تمام صوبون پر چڑہائی کی اور شہر نقمید یا تک جا پہنچا جب شہر کے لوگ
اس کے محاصرہ سے عاجز ہوے تو اُسکو وہان بھی فتح حاصل ہوئی کالوجینس نقلمیدیا کا حاکم آرخان
کی دہشت سے رات کو بہاگ کر قلعہ کوین حصار مین جا چھپا مگر آرخان نے پیچھا نہ چھوڑا وہ قلعہ بھی آسانی
سے ہاتھہ آیا اس ہنگامہ مین یوجینس کے تیر لگا اور یہہ جان بحق تسلیم ہوا سلطان کے حکم سے اسکا سر نیزہ
پر رکھکر تمام شہر مین پہرایا شہر کے لوگون نے گھبرا کر ایلچی آرخان کے در دولت پر روانہ کئے اور
جان کی پناہ چاہی اور شہر خالی کرنے اور قسطنطنیہ جانے کی اجازت چاہی اس نے منظور کیا تمام
شہر کے لوگون سے جلا وطنی اختیار کی آرخانیون نے آباد کیا اور ۷۲۸ ہجری مین شہر ہرقی پائے
تخت سمندرہ بھی آرخان کے سردار علی بک کے سپرد ہوا یون ہی صوبہ تہینہ کے تمام شہر سوائے
نیشیا آرخان کے تصرف مین آئے کوفنگی سہری پائے تخت کی عزت سے مایوس اور شہر برصہ دالامان
بنکے قدم بوس ہوا آرخان نے سلجوقی بادشاہونکے سکونکو موقوف کیا اپنے نام کا سکہ جاری کیا رفتہ رفتہ ایک
نئے پیدل اور والنیٹر یعنے مجاہدین سے سلطنت کا انتظام بڑہایا اور انہین شہر اور ملکون کی تسخیر کیلئے
ایسے اوزار اور آلہ بنائے کہ جس ہنر سے وہ ابتک ناواقف تھے اونکو سکہایا جاوے اور اپنے بہائی
علاؤالدین کو وزیراعظم کا خطاب دیکر فوج کی سپہ سالاری بخشی اور ۷۲۹ ہجری مین اپنی سپاہ کی تنخواہ
لیئے روزانہ ایک نقرہ جو اس کے سکے کا نام تہا وہ مالیت مین نقروئی درم کا چوتہا حصہ تہا مقرر کیا چونکہ
یہہ فوج جاہل تھی اور اونے طبقے کی رعایا سے شامل تھی اپنی اکثر بغاوت پر کمر باندہی اور اطاعت سے
مُنہ پہیرا جب بہت ہی سرکشی کی تو آرخان نے تکلہ کے سے بل نکال دیے اور نیچا جہکا کر موقوف کر دیا
شعر شیر تہا یہہ اور وہ سب بکریان ÷ بکریون سے شیر رکتا ہے کہان ÷ انہین سے بعض نوجوان
عیسائیون کو اس شرط پر فوج مین داخل کرنا منظور کیا کہ اگر اسلام قبول کرین پہر تو چند ہی زمانہ مین
اسلام نے قوت پائی اور لشکر کثیر ہو گیا پہر یہہ حکم ہوا کہ اگر کوئی زمیندار یا کسان جو اپنے ملکی گذران سے
بخوشی فوج مین داخل ہونے کی آرزو کرے تو سنجاق بیگون کے تحت فرمان اسکو آزادانہ نوکری مل سکتی
ہے جس وقت آرخان نے سپاہ کا سطرح انتظام کیا اور بہت فوج اکٹھی ہو گئی تو نیشیا پر کہ جو گذشتہ
دو سال کے محاصرون اور قحط اور وبا سے برباد ہو گیا تہا محاصرہ کیا جب اہل قلعہ کو تاب نہ آئی تو
شہر کو آرخان کے سپرد کر دیا آرخان نے اونکی درخواست کے موافق مع مال و اسباب قسطنطنیہ جانیکی

اجازت دی جب نیشیا والون نے آرخان کی یہہ رحم دلی دیکھی تو سب تابعدار اور باج گذار ہوے لکھا
ہے کہ جب ۷۳۱ھ ہجری مین **سلطان آرخان** نے جو شہر مذکور مین قبضہ کیا تو یونانی بیوہ عورتون
کی آوارگی اور بے سر و سامانی پر رحم آیا تو اپنے لوگون کو حکم دیا کہ ان عورتون کو اپنے نکاح مین لاؤ الغرض
نیشیا کی فتح کے بعد آرخان کی مروت اور سخاوت اور مردانگی کا ہر طرف ایسا غل ہوا کہ ہر شہر
کے باشندے کہ جنکو اس نے مغلوب کیا تہا اس کثرت سے آئے کہ نیشیا مین تل دہرنے کو جگہہ نرہی اور
قسطنطنیہ کے مقابل ہو گیا ۷۳۴ھ ہجری مین **نملق** نامی قلعہ جسکو بہت مضبوط اور اونچا بنایا تہا اور
سلطان عثمان خان کی جانفشانی اور کوشش سے یہہ ہاتہہ نہ آیا تہا اسپر بہی اُسکا قبضہ ہو گیا شعر
کام جو اس کے باپ سے نہوا ✦ اسکی تقدیر سے ہوا جہٹ پٹ ✦ ۷۳۶ھ ہجری مین سلطان آرخان نے
ایک مدرسہ اور ایک دار الشفا بنوایا اس مدرسہ کی بہت شہرت ہوئی ادنے سے ادنے طالب علم
علم و فضل مین کامل ہوا اور ہر وقت اہل علم و ہنر کا ایسا مجمع رہنے لگا کہ عرب و عجم کے تمام مدرسے
اس کے آگے گرد ہو گئے اور اسلام کی ایسی ترقی ہوئی کہ کفر کا نام بہی نرہا یونانیون پر سلطان
آرخان کی فتح نے دشمنون کو دوست بنا دیا پہر تو جو ایشیائی صوبے باقی تہے انکی تسخیر کا ارادہ
کیا **اجبلانک** کے سارے ملک کو جسکا **قاسم بک** کارفرما تہا اور اس کے مرنے کے بعد
ایک کم سن شہزادہ اسکا حاکم تہا۔ سلطان آرخان نے اوس شہزادہ کو لطفی بیٹا بنا کر اس شہر
کو بہی اپنی سلطنت سے ملا لیا پہر تو شہزادہ خرد سال **ترسان بک** نامی نے بہی **قاسم**
بک کے بیٹے کی طرح شہر **ایدنجک** کی حکومت اور **منیاس و مالگیری و برکامی**.
ارمد۔ **سلطان آرخان** کے سپرد کر دی شہر ہائے **علوباد و کہلیس** و ابنیوس جو یونانیون
کے قبضہ مین تہی سلطان آرخان کے تابع ہو گئے اس عرصہ مین **ترسان بک** اور اوس کے بہائی
ہاجل بک مین جنگ شروع ہو گئی **ہاجل بک** کم قوتی کے سبب گہبرا کر بہاگا اور شہر
برگامی مین قدم جمائے اس خانہ جنگی مین سلطان آرخان نے دخل دیا اور دونون کو کہلا بہیجا کہ اپنے
باپ کی مملکت علی التسویہ بانٹ لین اور تقسیم کے لئے شہر **برگامی** مین اجلاس ہوا اور ہماری
طرف کے لوگ بے غرض ہو کے جو فیصلہ کر دین اوسی پر راضی ہو جاؤ جب وہ دن کہ جو مقرر کیا تہا
آیا تو **ہاجل بک** نے گلے ملجانے کے بہانے زہر کا بجہا ہو خنجر اپنے بہائی **ترسان بک** کے ایسا مارا
کہ پیٹ چاک کر دیا وہ بیچارہ مر گیا اور خود سلطان آرخان کی دہشت سے شہر کے دروازہ بند کر کے
جنگ کی تیاری کی شہر کے لوگ اسکی حرکت سے ناراض تہے اسکو معہ شہر سلطان آرخان کے سپرد

کر دیا یہہ شہزادہ بیصہ کی مجلس مین دو برس قید رہ کر مر گیا بعد اس کے علو باد شہر کا شہریار بغاوت پہ آمادہ ہوا اور سلطان آرخان نے بزور شمشیر اوس کے سر بوجھ کو اتار کر سبک دوش کیا پھر تو سارے صوبا کر ایسس بھی علو باد ملک سلطان آرخان کی سلطنت سے متعلق ہوئے سنہ ۷۳۵ ہجری مین سارا قصبہ پاک اور صاف ہو گیا سنہ ۷۳۶ ہجری مین اہالیان انا قورو امرو دنے بہی عیسائیون کی حکومت سے نکلکر سلطان آرخان کی مہربانی کے سایہ مین آرام پایا اس کے بعد اور بہت سے شہر قصبہ قلعہ سلطان کے ہاتہہ آلے اور یہہ سب عثمانیہ سلطنت سے ملحق ہوئے جب اتنی فتحین نصیب ہوئین تو سلطان کو شوق ملک گیری اور زیادہ ہوا چنانچہ سنہ ۷۳۹ ہجری صوبہ ہتھنبہ پر تمام و کمال قبضہ پا کر اپنے بیٹے سلیمان کو اوس زمانہ کے نامی سردار وک یعنے اخی بک و غازی و فضل و یعقوبچی بک و میکال کے ساتھہ یورپ مین داخل ہونے کا حکم دیا کہتے ہین کہ اون شہنشاہ قسطنطنیہ نے یہہ مشتہر کر دیا تہا کہ کوئی ادنے فرد بشر کشتی پر ہیلگراسپنا کی طرف پار نجانے پائے اور کوئی عثمانی یورپ مین داخل نہونے پائے ایک روز کا یہہ ذکر ہے کہ سلیمان اسّی جوان چیدہ کے ساتھہ سرزمین ایدنجیک مین شکار کے بہانے سے اُترا اور ایشیا ئے ساحلونکا ملاحظہ کرتا ہوا چاندنی رات مین دو چہوٹی کشتیون مین سوار ہو کر ایشیا کے ایک گاؤن سے یورپ مین ہاٹی گہڑی تک جا پہنچا ۔ جانثار سوار بھی ہمراہ رہے سلیمان ایک کسان سے ملا اور شہر مین داخل ہونے کی صلاح پوچھی اوس نے ایک جو نہری بہو نریکا پتا دیا اوس کے ذریعہ سے سلیمان اپنے ہمراہیون سمیت آسانی سے داخل ہوا شہر کے باشندے جو خواب غفلت مین تھے اونکو قید کیا اطمینان کلی حاصل ہوا مگر از راہ دور اندیشی شہر والونکی دل شکنی نہ کی بلکہ صدہا کو انعام دیا اور اس شرط پر آزادی دی کہ بحری انتظام مین سستی نکرین ایشا سے یورپ تک جہازونکی رہبری کرین قیدیون نے سلیمان کے اس سلوک اور طمع کے سبب تین ہزار عثمانیون کو جہازون مین سوار کر کے یورپ مین اوتار دیا دوسرے دن سلیمان نے الحیت حیا سولونیا پر حملہ کر کے اوسکو لیا اخی بک کو کچہہ فوج دیکر اسکی نگہبانی پر مقرر کیا چنانچہ اجتک وہ قلعہ اخیوا کے نام سے مشہور ہے گالی پولی کے حاکم کو جو آرخان کے اقبال کی ترقی کی تاب نہ آئے تو ادہر اودہر سے لوگون کو جمع کر کے سلیمان سے جنگ کا سلسلہ شروع کیا آخر ترکون کی بہادری نے اِن کے ہوش کہو دئے اگرچہ انہون نے شہر کی حفاظت مین بہت دلیری کی مگر محاصرہ سے تنگ ہو کر جی چہوڑ دیا آخر کار صوبہ گالی پولی جو قسطنطنیہ کی کنجی تہا سلطان آرخان کے قبضہ مین آگیا سنہ ۷۵۱ ہجری مین

سلطان آرخان نے اپنے بیٹے مراد کو فوج کثیر دیکر یورپ کو روانہ کیا۔ دونون بہائیون کے لشکر جمع ہو گئے تو سلیمان نے **یلغار** اور **البلام** پر دہاوا کر کے لے لیا اور مراد نے **اپسیاطوس** قلعہ کو جو قسطنطنیہ سے دس گہنٹے کی راہ پر تہا قبضہ کر لیا اس کے بعد **قارنو** شہر پر جو قسطنطنیہ اور آڈریو توپل کے بیچ مین ہے محاصرہ کیا شہر کے باشندے قلعہ کی مضبوطی کی بہروسے پر نازان رہے اور قلعہ سے نکلکر ایسے جنگ کی کہ مراد کے لشکر کے کئی ہزار سپاہ شہید ہوے اور کئی بار پیچہے ہٹ ہٹ گئے لیکن آخر مین مراد ہی کی مراد برائی کہ اسکو فتح کیا دشمنون کو چن چن کے مارا اور شہر کو مسمار کر دیا بیخ و بنیاد سے ڈہاکر ہموار میدان کر دیا شہر **گاس** جو **آڈریوپول** اور **قاربو** کے باشندے بہی مراد کے ڈر سے خالی کر کے بہاگ گئے یہہ بہی شہر مراد کے ہاتہہ لگا تو مراد معہ اپنی فوج کے ایشیا کو روانہ ہوا مگر سلیمان اپنی فوج کے ساتہہ یورپ مین رہا ایکروز سلیمان اپنے لشکر کا جائزہ لیتا اور اونکو عثمانیہ قاعدہ کے موافق تیراندازی اور نیزہ بازی اور لڑائی کی گہاتین سکہا رہا تہا کہ یکایک اسکا گہوڑا ایسا بہاگا کہ ہرگز نہ تہما اخیر ایک درخت کی جہپٹ سے سلیمان کا پیر ٹوٹا اور زین سے زمین پر اس زور سے گرا کہ جان بحق تسلیم ہوا سلطان **آرخان** نے جو یہہ سانحہ ہوشربا سنا ایسا رنج والم ہوا کہ جینا دشوار ہوا دو مہینے بہی نہ گذرنے پائے تہے کہ والد بزرگوار نے اپنے پسر کی راہ لی **شعر** دنیا کے بہی کام ہین کیا جائے تعجب ❊ ہے آج کسی پاس تو کل اور کسی پاس ❊ مگر رحلت فرمانے سے پہلے **اخی بک** کو ایک لشکر کا سردار بناکر دیدو موتہکن شہر کو روانہ کیا تہا **اخی بک** جو بلائے ناگہانی کی طرح اوس شہر کے قریب پہنچا وہان قرب وجوار مین شہر کا حاکم سیر وشکار کو آیا ہوا تہا اس نے اسکو گرفتار کر لیا اس نے قید سے گہبراکر شہر کی تحویل سے آزادی مول لی مگر مورخین نے لکہا ہے کہ جو ہانز کیا نٹکوزنیس شہزادہ یونان جس نے سلطان آرخان کو بادشاہ ہونے سے پہلے اپنی بیٹی دی تہی منت اور سفارش کے لحاظ سے پہر اوسیکو حاکم کر دیا اور ڈر اور خوف سے فارغ کیا لکہا ہے **سلطان آرخان** نے پینتس برس بادشاہت کی اور ستر برس تک زندہ رہا ترکی مورخین اس بادشاہ دیندار کی از حد ثنا خوان ہین پہلے پہل جامع مسجد اور مدرسے اور شفاخانے اس نے تعمیر کرائے فی الحقیقت یہہ سلطان بڑا دیندار اور خدا پرست اور پرہیزگار تہا **کیفیت** کہتے ہین کہ جو ہانز کیا نٹکوزینس نے جسکا ذکر ہو چکا ہے شہنشاہ اور ونگین کے دو شہزادونکا امین تہا زمانے کے انقلاب سے جو قابو پایا تو اونکی تخت سلطنت کو غضب کر کے خود شہنشاہ بن گیا مگر زمانے نے اوسکا ساتہہ نہ دیا دشمنون نے تخت چہین لیا عمر بہر

رنجیدہ رہا جبل طلحس کے کونے مین گوشہ نشین رہا وہان اوس نے ایک روزنامچہ اپنے زمانے کا لکہا ہے جسکی فصاحت اور بلاغت کے یونانی قایل ہین اور اوس کے ایک ایک حرف پر جان دیتے ہین

چوتھی فصل سلطان مراد خان غازی کی نصرت کے بیان مین

بلبلان بوستان معانی اور عندلیبان گلستان سخندانی یون بیان کرتے ہین کہ جب شاہ سلیمان نے رحلت کی تو اوس کے چھوٹے بہائی مراد خان نے چالیس برس کی عمر مین عثمانیہ دولت پائی یعنے اپنے باپکا قایم مقام ہوکر تیس برس حکمرانی کی اگرچہ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی اپنے باپ اور بہائی کے فتح کیئے ہوے فرنگستانی حصونکی ترقی مین جد و جہد کی مگر شہزادہ کارمینیا جس نے اوسوقت ایشائی کوچک کے وسطے ممالک عثمانیہ مین ایک ہنگامہ برپا کیا تہا اس کے سبب سے کامیاب نہوا کچہ ہنگامہ کی طرف روانہ کیئے اور فتنہ فساد کو دبایا اور مٹایا سنہ ۱۳۶۰ء مین ہلس پانٹ کی راہ سے عثمانیہ لشکر نے عبور کیا یورپ مین فتحین بہم نصیب ہوئین آخر جنگ کسوہ واقع سنہ ۱۳۸۹ء مین سلطان مراد کا بھی پیمانہ پر ہوا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے یونانیون سے صدہا مقامات چہین لیئے قطع نظر شہر عظیم الشان اڈریونوپل پر فتح پائی اور سلطان محمد خان ثانی قسطنطنیہ کی فتح کیئے تک شہر مذکور ممالک عثمانیہ کا دار السلطنت رہا بعد مراد خان اول کا نیپا پولی اور ساگری پر قبضہ ہوا عثمانیون کا اون جنگی قومون سے جنہون نے سرویہ اور باسینیا مین بادشاہتین مقرر کین تہین مقابلہ ہوا پہر تو سرویہ و باہمنیہ و دالیشیہ کے شہزادون نے اتفاق کیا کہ عثمانیون کو یورپ کی سرحد سے نکال دین شہر اڈریونوپل کیطرف فوج کے جانے کی خبر اوڑائی رات کے وقت نہر ماریزر کے قریب ترکون نے دشمنون پر حملہ کرکے فتح پائی عیسائیون نے بہت زک پائی اہل ہنگاری و سرویہ ترکون نے پہلے ہی غلبہ پایا تہا سنہ ۱۳۷۶ء مین عثمانیون نے شہر لنسہ پر قبضہ کرکے شہزادہ سرویہ کو عاجز کیا اوس نے مصلحتاً ایکہزار رطل نقرہ اور ہزار سوار بطور خراج سالانہ روانہ کیئے اور صلح کری بلگیریا کے شاہ سسون نے بھی اطاعت کی اور خراج کے عوض اپنی بیٹی کو مراد خان کی زوجیت مین دیا پہر تو چہہ برس مراد خان کی عمر بخوبی بسر ہوئی کسیکی کچہ خبر نہوئی اس کے بعد ایشائی کوچک مین فتنہ اٹہا سلطان نے اپنے بڑے بیٹے کو عثمانیہ ملکون کا مختار کرکے مقام مذکور کو روانہ کیا مگر اسکا بیٹا یونان کے بادشاہ کے بیٹے سے ملگیا اور دونون سلطان سے فساد پر آمادہ ہوے اور بالاتفاق قسطنطنیہ کے قریب لشکر کا مقام کیا جب یہہ خبر سلطان مراد کو پہنچی تو فوراً کہڑا ہوگیا اور یونان کی بادشاہ کو اس کے بیٹے کے بدراہی

شبیہ سلطان الغازی مراد خان اوّل



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

سے آگاہ کیا اوس نے عرض کی کہ مجھے بالکل خبر نہین آپ دونونکو گرفتار کیجیے اور گوشمالی واجبی دیجیے
الغرض مراد خان مفسدون کے سر پر قضا کی صورت جا پہنچا اور رات کی وقت مراد خان نے باغیون
کے لشکر پر جاکر آواز بلند سے کہا کہ اگر واپس آجاؤ گے تو قصور معاف کیا جاویگا جب فوج نے اپنے
قدیم آقا کی اواز سنی باغی شہزادہ کو چھوڑ کر فوراً چلے آئے اور معافی چاہی غرض باغی شہزادون
نے جو یہہ حال دیکہا چند ترکونکو ہمراہ لیکر بہاگے اور ایک مقام مین پناہ لی مگر سلطان نے اوس
مقام کو گہیر لیا جب دونون شہزادہ پکڑے گئے تو سلطان نے اپنے فرزند کو قتل کیا اور شاہ
یونان کے بیٹے کو اوس کے باپ کے پاس بہیجدیا شاہ یونان نے اپنے بیٹے کو معہ اون کے شریکون
کے پہلے اندہا کرایا بعد دو دو تین تین کو بند ہوا کر نہر مین ڈبوا دیا اور اب سنئے کہ کارملینہ کا حاکم
جو سلطان مراد کا داماد تہا **ایشیائی کوچک** کی ترکی قوم کی سرداری کے واسطے اس سے بگڑا
سنہ ۱۳۸۷ء مین **ایکونیم** پر لڑائی ہوئی جب **ارمینہ** کے حاکم کو شکست ہوئی تو اسکی بی بی یعنے
سلطان مراد کی بیٹی نے اپنے باپ کے غصہ کو روکا اور اپنے خاوند کی جان بچوائی سلطان نے اپنی
فوج کو واپسی کا حکم دیا اور خود شہر **برصہ** کی طرف روانہ ہوا شاہزادہ بایزید خان نے جو اس
جنگ مین موجود تہا نہایت دلیری سے لڑا تمام جہان مین نامور ہوا **یلدرم** یعنے برق کا خطاب پایا۔
جب سنہ ۱۳۸۸ء مین اون عثمانیہ ملکون نے جو صوبہ **ترلیس** اور **رومیلیہ** کے جدید صوبے سے نئے
ہوئے تہے نئی فتحون سے اور بہی رونق پائی اور فتح کیے ہوے صوبون مین ترکون اور عزنیون نے
اپنی ریاست **بلگریہ۔ سرویہ۔ باسینہ۔ ہنگاریہ** متفق ہوکر ترکون کے مقابلہ پر کمر
باندہی سوائے ان کے اور دو قومون نے بہی انکی شرکت کی۔ مگر روسی جو کئی سال کے بعد ترکون
سے اپنی قوم کا بدلا لینے اوٹھے مملوکان اہل **منگولیا** یعنے مغول کی طرح ایک طرف پڑے رہے سلطان
مراد نے جو یہہ دیکہا کہ متعدد قومون نے ترکون کی عداوت مین سازش کی ہے **نہر ہلیس پانٹ**
سے پار اتر کے آپ ہی لڑائی مین پیشقدمی کی اور یہہ ارادہ کیا کہ دشمنون کو رسد اور مدد نہ پہنچنے پائے
بلگریہ اور **سرویہ** والون نے بہی عثمانیون پر روانگی کے وقت حملہ کیا اور سد راہ ہوئی اس لڑائی
مین پندرہ ہزار ترکی سپاہ تباہ ہوئی اور سستی اور بے استقلالی کے سبب سے اون کے لشکر نے
سنہ ۱۳۸۹ء مین عرصہ تک ہاتھہ پیر نہ ہلائے پہر تو عثمانیہ فوج نے **یلغار** جاکر مخالفون کو پیچھے ہٹایا
اور شکست دیکر اپنی مردانگی کا جوہر دکہایا **سسنبون** یعنے بلگریہ کے شاہ کو جو دشمنون کے شریک
پایا تو سلطان نے بضرورت جنگ بلگریہ مین چند سے توقف کیا اور **علی پاشا** سپہ سالار کو تیس ۳

ہزار فوج دیگر بلگریہ پر روانہ کیا پہر تو ترکون نے ۱۳۸۱ع مین پہاڑ دن کی راہ لی آخر علی پاشا
نادر ور بند کے گہاٹون سے ہوتا ہوا روس کے مشہور شہر شملہ پر پہنچا ترکون نے اوسپر بہی
فتح پائی ترلوہ سخر ہوا پہرا وادی پر ترکون کا قبضہ ہوگیا شاہ بلگریہ نکوپولی کو نکل گیا علی پاشا
نے دشمن کو نجانے دیا وہین جاکر گہیر لیا سنسون نے صلح چاہی سلطان نے قبول کی اس شرط
پر کہ صوبہ سیلستیریا ترکون کو دیدیا جاوے سنسون کی خراج گذاری مین قصور نہو مگر ان
شرطون مین جب فرق ہوا تو پہر لڑائی شروع ہوئی ترکون نے درو جا اور پہر شوا نامی مقامون
پر گولہ باری کی اور دوبارہ نکوپولی مین سنسون کو گہیر لیا پہر اوسکی جان بخشی کی صوبہ بلگریہ سے
عثمانیہ سلطنت شامل ہوئی عثمانیہ سلطنت کے حدود کے دریائے ڈانیوب کی شمالی حد تک
ترقی ہوئی لارزس شاہ سرویہ اپنے دوست کی تباہی سے ہراسان ہوا اور مخالف ترکون سے
سازش کی اور اسقدر لشکر جمع کیا کہ اس کے بہروسے پر سلطان مراد کو جنگ کا پیام دیا اوسوقت
سلطان خود فوج کو لیکر شہر کسو سرویہ وسینہ کے سرحد پر جہان غنیم کی فوج جمع تہی جا پہنچا
سنترہ نہر کے شمالی طرف سرویہ باسینہ - البینہ کی فوج نے جو معہ کمکی لشکر پولنڈ
ہنگاری - والیشیا پہر اجمایا تو سلطان کا لشکر اس کے آگے عشر عشیر معلوم ہوا سلطان نے اپنے
مشیر سے دشمن پر حملہ کرنکی مشورت کی بایزید خان مراد کے بڑے بیٹے نے کہا کہ عثمانیہ خاندان
کے شریک حال عنایت الہی ہے اور اسی پر بہروسہ چاہیے اور نیز ہماری جرٔت وبہادری کا
خوف بہی دشمنون کے دلون پر غالب ہے وزیر اعظم کو بہی بایزید کی رائے پسند آئی قرآن شریف
کہولکر ایک آیت پڑہی جس کے معنی یہہ ہین اے رسول تم بیدینون سے لڑو اور منافقون کو مارو
دوسری آیت یہہ نکلی جسکا مضمون یہہ تہا بہت سی فوج تہوڑی فوج سے شکست پاتی ہے
بہرحال کوئی تجویز درست نہوئی سلطان مراد نے تمام شب خدا کی طرف دل رجوع کر کے دعا
کی کہ اے باریتعالی تو جانتا ہے کہ مین دین کی ترقی کے واسطے لڑتا ہون تری راہ مین جان
دینے کو موجود ہون شربت شہادت پینے کے لئے کوشش مین ہون جی یہہ چاہتا ہے کہ اس سے
محروم نرہون اتنے مین سیاہی شب کی دور ہوئی اور سفیدی صبح نمودار ہوئی دفعتہً ابر تیرہ
وتار چہا گیا اور ابر سے میدان جنگ گرد وغبار دور ہوا جب بارش تہمی تو فوج نے پر اجمایا کفر
اور اسلام مین خوب تلوار چلی غرضکہ ایک کا ایک دشمن تہا ترکی زمینداروں کی فوج یورپین
ترکیون کے لشکر کے میمنہ پر تہے اور ایشیائی ترکی کے میسرہ پہر شاہزہ بایزید سردار میمنہ تہا اور

شہزادہ یعقوب اوسکا بہائی ملسرہ کا حاکم فوج کے قلب مین سلطان خود موجود تہا۔ اور خدا
کے شکر و سپاس مین مصروف۔ عیسویون کی طرف لازرش بادشاہ فوج کا سرگروہ تہا میمنہ پر
اوس کا بہتیجا ملسرہ پر شاہ باسینا ایشائی فوج اہل اسلام کی جو ملسرہ پر تہے سرویہ اور
البینہ کی فوج پس پا ہوے ناشرونی مینہ کی فوج لیکر مدد کی پہر تو جنگ کیا قیامت برپا ہوئی
اور نیزونکی مار پڑی جو عثمانیون نی وہ جنگ مردانہ کی کہ دشمنون کے چہکے چہوٹ گئے اور پیر
اکہڑ گئے شاہ سرویہ پکڑا گیا اسکی گرز ماری گئی عثمانیون نے تعصب نہ چہوڑا اسد ہا کو گرفتار کیا واپسی
کے وقت سلطان نے جو دشمنونکی لاشین دیکہین اپنے وزیر سے دریافت فرمایا کہ ان لاشون مین کوئی
بوڑہا نہین سب جوان ہین وزیر نے عرض کی کہ انکی بدنصیبی کا تو یہی سبب تہا کہ لشکر مین کوئی بڈہا
نہین کوئی انکا ناصح نہ تہا اسی وجہ سے انکو شکست ہوئی عثمانیہ فوج تجربہ کارون کا مقابلہ مشکل تہا
سلطان نے کہا کہ مین نے کل رات یہہ خواب دیکہا تہا کہ کسی دشمن نے مجہے قتل کیا یہہ بات ابہی
ختم بہی نہین ہوئی تہی کہ ایک عیسائی اپنی فوج کے عیوض لینے کو چہپا ہوا کہڑا تہا اس نے موقع پاکر
سلطان کی پشت پر کٹار ماری زخم کاری لگا اس نے شاہ سرویہ کے قتل کا حکم دیا بعد دو گہنٹے
کے عدم کو راہی ہوا لوگون نے اس کے قاتل کو بہی مار ڈالا سب لشکر درہم برہم ہو گیا وزیرون نے
بایزید کو سلطان کا قایم مقام کیا مگر اس کے بہائی یعقوب نے ناراض ہو کر فساد برپا کیا بایزید خان نے
وزراء کے صلاح سے یعقوب کو پہانسی دی لازرس شاہ سرویہ کو بہی قتل کیا اس کے بعد بایزید خان
نے ترکی فوج کو واپسی کا حکم فرمایا اور اپنے پدر بزرگوار کو شہر برصہ مین دفن کیا اور سنگ مرمر کا گنبد
بنوایا کہتے ہین سلطان مراد خان منصف مزاج۔ دلیر۔ عالم دوست۔ متقی تہا نفسانی خواہشون سے
بری تہا تیس سال تک حکمرانی کی اکتہر سال کی عمر ہوئی۔

پانچوین فصل سلطان یلدرم بایزید خان غازی کے بیان مین

مورخین راست گفتار کلک جواہر سے یون تحریر کرتے ہین کہ یلدرم بایزید خان اپنے باپ کے تخت
پر بیٹہا اور تاج شاہی سر پر رکہا شعر چنین است دوران مہر در نشیب * پدر رفت و پاے پسر در رکیب
سرویہ کے جنگ جاری رکہے سرویہ کا بادشاہ اسٹفین نے جو نیا حکمران تہا ناچار ہو کر معدنیات نقرہ کی
کا ایک حصہ دینے اور ہمر جنگ مین معہ فوج حاضر ہو کر مدد کرنی اور تا زیست انحراف نکرنے کی ان
شرطون پر صلح کی اور عثمانیہ سلطنت کا خراج گذار رہا اور اپنی ہمشیرہ کو سلطان بایزید خان کی زوجیت

یا سلطان نے سرویہ کے جنگ سے فراغت پاکر اقلیم ایشیا کے شہروں کی طرف توجہ فرمائی
سنہ ۱۳۹۰ء مین یورپ کو آیا سنہ ۱۳۹۱ء مین ایشیا کے حاکم کو اپنا خراج گذار بنایا مگر باسینہ والون
نے اہل ہنگری کی مدد سے خوب جنگ کی سنہ ۱۳۶۲ء سغسمنت نام ہنگریہ کے بادشاہ نے بلگیریا
کے صوبہ مین بہت فتحین کین مگر ترکون کی فوج کی کثرت سے شکست فاش متواتر ہوئین اور تاب
مقابلہ کی نلاکر اپنے ملک کو لوٹ دم بہاگا جسوقت کارمنیہ کی شہزادہ نے اقلیم ایشیا کی سلطنت
عثمانیہ پر حملہ کیا اور انگورہ و بروصہ پر اپنا قبضہ کر لیا سلطان بایزید خان اپنے نائب کے قید ہوجانے
سے ایشیا کی طرف روانہ ہوا یورپ کے مخالف سلطنتون کو ترکون کے ہاتھہ امن کا موقع ملا بایزید خان نے
کارومینیہ کے شہزادہ کو شکست دیکر گرفتار کر لیا اور اپنے نائب کو اوس کے پنجہ سے چہڑایا اور شہزادہ کو
اوس کے سپرد کیا۔ **شعر** زمانے کا یہی دستور ہے یار ✦ کبھی کرتا ہے یہہ حاکم کو محکوم ✦ کبھی محکوم
کو حاکم بنا دے ✦ کرے غموم کو خوش خوش کو مغموم ✦ پھر تو نائب نے بلے اجازت بایزید خان کے
شہزادہ کو قتل کیا پھر تو صوبہ **کارومینیہ** پر عثمانیون کا پورا قبضہ ہوگیا اور جنوبی ایشیائی کوچک کا
سارا ملک بایزید خان کی حکومت کا مطیع ہوا اوسوقت سلطان نے اپنے لشکر کو **کاسٹی مونی۔**
سامسون۔ امیشیہ نامی شہرون کو جو اپنی سلطنت مین شامل کیا۔ اوس ملک کے مشرق و
شمال کی جانب بہجوایا۔ اب بایزید خان کو امیری خطاب جو اگلے تین بادشاہون سے چلا آتا تہا ناگوار
ہوا خلفائے راشدین کے قایم مقام سے **سلطانی** کا خطاب پایا۔ مال و ملک اور جاہ و حشمت دیکہکر
مغرور ہوا اور پھولا نہ سمایا نفس کی خواہشون سے عیاشی کی طرف راغب ہوا۔ خاندان عثمانیہ مین یہہ پہلے
پہل ہی بادشاہ خلاف شرع ہوا ہنگریہ کے بادشاہ نے جو اپنے حریف کو معہ رفقا دایم الخمر دیکہا اپنے
ہم مذہب عیسائیون سے مدد کی درخواست کی سنہ ۱۳۹۴ء مین **پوپ** یعنے بطریق روم نے عثمانیون سے
مذہبی جنگ کرینکی شہرت اوڑائی **فرانس۔ برگندی۔ بویریہ۔** اور بہی دوسرے مقامون سے
عیسائی نے متفق ہوکر **تران۔ سلونیہ۔ وایشیہ** اور سرویہ سے ہوتے ہوئے عثمانیہ سلطنت
کا قصد کیا سرویہ کے بادشاہ کو جو سلطان بایزید خان کا دوست دلی دیکہا تو اس کے ملک کو تاراج
کر دیا بادشاہ ہنگری نے پہلے ہی حملہ مین **ویدن** شہر کو فتح کر لیا اور پانچ دن کے بعد **ارسوو** ابہی
عیسائیون کے ہاتھہ آیا۔ ریکو شہر کے اہل قلعہ کو بہی قتل کر کے **نکوپولی** کی طرف قدم بڑہایا اوسکو بہی
محاصرہ سے عاجز کیا **یغلن بک** قلعدار بایزید نے بڑے جوالمردی سے عزم جنگ کیا اسمین اپنے
خان نے اقلیم ایشیا سے کوچ کیا اور روبائے **سفرس** اوترکر عیسوی فوج کے قریب اپنے لشکر کا پڑا جمایا

شبیہ سلطان الغازی بلدرم بایزید خان اول



یہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

پہلی فوج بے قاعدہ بعد خاص سوارون سلطانی کا ایک دستہ رہا اور آپ چالیس ہزار فوج کے
ساتہہ جنگ میدان مین صف پر کہڑا ہوا غنیم کی طرف سے فرانس کے چہہ ہزار سوار نے ترکون کا مقابلہ کیا
سلطان کی بے قاعدہ فوج کو قتل کیا اور سوارون پر حملہ کیا اسپر بہی غالب آگر ترکون کے باقاعدہ
سوارون کا جو رخ دیکہا تو فرانسیسیون کو سوائے بہاگنے کے اور کچہہ بن نہ آئی جب سلطان بایزید
ہنگری کے شاہ کی طرف جنگ کی ارادہ سے چلا تو عیسائیونکا میمنہ ومیسرہ بہاگا اور کوئی اوس کے
سامنے نہوا لیکن عیسائیون کی فوج قلب نے پیر جمائے پہر تو عثمانیون اور سرویہ والون کے دلیرانہ حملہ
سے وہ بہی بہاگے شاہ ہنگری اور بوحیریہ کے سوارونکی بہی شامت آئی سغس منت چند ہمراہیون
کے ساتہہ لڑائی مین سے بہاگا غرض یہہ دن تو یون ہی گذرا دوسرے دن صبح کو بایزید نے اپنے لشکر
کو میدان مین صف آرا کیا اور آپ قلب مین کہڑا ہو کر عیسائیون کی دس ہزار قیدیون کو جو گرفتار ہوئے
تہے طلب کیا فرانس کی فوج کے سپہ سالار کو مع چوبیس عیسائیون کے جزیہ لیکر رہا کیا باقی سب کو
قتل کا حکم دیا سلطانی فوج نے سبکے سر تن سے جدا کئے بعد الفراغ سلطان یلدرم بایزید خان اپنے
دار الحکومت یعنی برصہ کو آیا اور اقلیم ایشیا اور مصر کے حاکمون نکو یونی کی لڑائی کی کیفیت سے اگاہ
کرنے کو فخریہ طور کے خط روانہ کیے اور اونکی ہمراہ عیسائی قیدی بطور گواہ و نیز بطریق سوغات روانہ
کیے اور جسقدر مال لوٹ مین ہاتہہ آیا تہا وہ سب برصہ اور ادریونوپل کی مسجدون اور مدرسون
اور شفاخانون کی تیاری مین لگا دیا اس کے بعد سلطان کے حکم سے نائبون نے جنوبی ہنگاری
اور اسٹیریہ پر حملہ کیا اور اوسکو تاراج کر دیا اور سلطان نے اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر یونان پر چڑہائی
کی تین شہر بغیر لڑائی کے قبضہ مین آگئے۔ اور سلطانی فوج کے سردارون نے جلد ہی سے
کارنتھہ کی زمین سے پار ہو کر صوبۂ پیلو پونی سس کے لینے مین حد سے زیادہ کوشش کی تیس ۳۰
ہزار یونانی حکم سلطانی سے جلاوطن ہو کر اقلیم ایشیا کی طرف روانہ ہوئے ان کے عوض ترکمان
اور یونانی شہر مین بسائے گئے شہر اتہنیس ۹۷ سنہ ۱۳ء مین سلطان کے قبضہ مین آیا پہر تو بایزید
نے قسطنطنیہ کا ارادہ کیا اور شہر کے قریب جا کر حکم دیا کہ اوسکو گہیر لو مگر وزیر اعظم نے عرض کی
کہ اسوقت محاصرہ اچہا نہین کیونکہ ابہی تک جن جن شہرون کو ہمنے فتح کیا ہے ان کے باشندون کے
دلون سے ہمارا خوف گیا نہین مبادا کہ ہماری اطاعت سے منحرف ہون اور سب عیسائی حاکم
قسطنطنیہ کے محاصرہ کے خبر پا کر چلے آئین لہذا مناسب یہہ ہی ہے کہ قسطنطنیہ کے شاہ کے پاس سفیر
بہیجا جاوے اور ہماری مفید شرطون پر صلح ٹہرائی جاوے سلطان نے وزیر کی راے کو پسند کیا

ہی پسند کیا۔ کیونکہ۔ شعر شہنشاہ سالے نہ وبخت درہ ✦ ز پندِ وزیران نہ بچند سر ✦ اور اُسی
وقت ایک سفیر باتدبیر کو نامہ شاہی دیکر شاہ قسطنطنیہ کے پاس روانہ کیا **مضمون نامہ** کا یہ تہا
اللہ جلشانہ کی عنایت اور اپنے بازو کی قوت اور لشکر نصرت علم کی مدد سے ہمنے اقلیم ایشیا اور
بلاد یورپ پر فتح پائی اور سرکشون نے سر جہکائے اسیوای قسطنطنیہ کے جسکی فصیل کے باہر سے تمکو
کچھ تعلق نہین یہانتک ہی ہمارا قبضہ ہے اب ہی اگر بنے مطلب کی شرطون پر ہمکو سپرد کردو تو خیر ورنہ
تمہارے حق مین بہتر نہوگا۔ والسلام من اتبع الہدا۔ مگر وکیلون سے پوشیدہ یہ کہدیا تہا کہ یونانی
شہر کے قبضہ دینے مین عذر کرین تو سالانہ خراج پر صلح کرلینا جب سفیر مع وکلا شاہ قسطنطنیہ کے
دربار مین پہنچا اور نامہ سلطانی سنایا شاہ گہبرا گیا اور دس برس کے وعدہ پر اپنے شہر کو سلطان کے
سپرد کردیا اور یہہ شرطین مقرر ہوگئین کہ سالانہ مبلغان بطور خراج دیا کرے اور ترکونکی مسجد کے
واسطے عیسائی ایک گرجا دین اور مسلمانون کے قضیہ اور انصاف کے فیصلہ کو ایک قاضی مقرر کیا
جاوے۔ جب یہہ عہدنامہ لکہا گیا تو سلطان بایزید نے اپنی خواہش سے یورپ کے عثمانیہ ملکون
کے انتظام پر رجوع کیئے اسمین یہہ خبر آئی کہ تیمور نے صوبہ ہائے تخت پر فتح پائی اور عثمانیہ سلطنت
کے لینے کی خواہش کی ہے۔ یہان سے کچھ حال تیمور کا بیان کیا جاتا ہے۔ تیمور تاتار کا رہنے والا
تہا اور منغول یعنے مغل کی اولاد سے اور ماکی طرف سے چنگیز خانی تہا۔ ایک زخم کے سبب سے تیمور
لنگ مشہور ہوا تہا ١٣٣٦ء مین سمرقند کے پاس شہر سبزوار مین پیدا ہوا۔ شباب کے عالم مین
ادہر ادہر کی عداوت رکہنے والے چہوٹے چہوٹے رئیسون سے لڑ جہگڑ کر طاقت اور قدرت
پیدا کی جب یہہ چھتیس ٣٦ برس کی عمر ہوئی پھر تو سام و نریمان کے نام کو دنیا سے مٹا دیا اور زال و رستم کو
خاک مین ملا دیا دشمنون سے لڑکر اپنے چغتائی سردارون کی برابر ہو شہر **سمرقند** کو پائے تخت
بنایا اور تمام ربع مسکون کو اپنے قبضہ مین لایا اسکی شہرت مچائی چہتیس ٣٦ سال کے عرصہ مین اتنا وسیع
ملک اوس کے قبضہ مین آیا کہ چین کی دیوار سے شمالی روس تک یہہ مالک ہوگیا چنانچہ بحر عمان اور
رود نیل اوسکے مغربی فتوحونکی حد تہی اور نہر گنگ شرقی حد ستائیس ٢٧ سلطنتونکو جنمین نو سلسلہ کی
بادشاہ حکمران تہے سبکو ایک کرکے قابض ہو گیا مورخین کے بیان سے یہہ ثابت ہے کہ اسکا ثانی
کوئی بادشاہ نہین **سیرس۔ سکندر۔ چنگیز خان۔ نپولین** کو اتنا بڑا ملک نہین ملا فراست
اور دانائی مین ارسطو اول۔ اور فلاطون ثانی تہا۔ جوانمردی اور دلاوری مین اسکا ثانی نہین
ہوا جب شاہ یونان نے سلطان بایزید خان کے ظلم سے تنگ ہوکر ایک سفیر تیمور کے دربار مین

بہیجا اور اعانت چاہی تیمور نے اوسکی درخواست منظور کی ترکون کا بیان ہے کہ سنہ ہجری مین
احمد جلال امیر خان بغداد سے جو مصر کے تحت حکومت تہا چند ظلمون کے سبب سے باغی ہوگیا
سلطان بایزید سے سازش کی تہی اوسی وقت بایزید نے مصر کو فتح کیا اور واپسی کے وقت صوبہ
آزربایجان پر گذر ہوا وہان کے حاکم **تہرن بک** کو مغلوب کیا جب اوس کے ایفائے وعدہ
مین شک آیا تو اوسکی زوجہ اور بچون کو بطور ضمانت شہر برصہ کو لیگیا اور اوس عورت پر عاشق
ہوکر جبراً اوس کے خاوند سے چہڑایا **تہرن بک** یعنے اوسکے شوہر نے تیمور سے فریاد کی -
تیمور سنکر غیض وغضب مین ہوا اور ۸۰۳ھ ہجری اور ۱۴۰۰ع مین لشکر جرار کو لیکر بایزید کے
مقابلہ پر آمادہ ہوا شہر **سیواس** صوبہ ارمینیا کے جو قریب ہے اُسپر حملہ کا ارادہ کیا بایزید نے
اپنے بیٹے **ارطغرل** کو فوج کارآزمودہ دیکر شہر مذکور کی حفاظت کو روانہ کیا اگرچہ مورچون
کی مضبوطی اور فوج کی دلاوری نے تاتاریون کو پست کیا مگر تیمور نے حکم دیا کہ شہر پناہ کو
ڈہا دو تاتاریون نے حکمت عملی سے ساری دیوار کہود ڈالی اور گرادی پہر تو تیمور نے عیسویون
کی جنگی سپاہ کے چار ہزار آدمیون کے سر اونکی رانون مین دبواکر زمین مین گہڑہوا دیے باقی
جو فوج قلعہ کی حفاظت کو آئی تہی معہ **ارطغرل** سبکو قتل کیا بایزید نے جو یہہ سنا گہبراکر ایشائی کوچک
کو کوچ کرکے چلا تیمور نے بہت سے شہرون کو تباہ اور تاراج کرتا ہوا وہین جا پہنچا شہر انگورہ کے
متصل میدان مین مقام کیا اور آٹہہ لاکہہ فوج سے شہر کو گہیر لیا بایزید ایک لاکہہ کی جمعیت سے
مقابلہ مین آیا پہر تو تیمور نے تیر اور تلوار کا مینہہ برسایا بایزید یونکا قافیہ تنگ ہوا کیونکہ تیمور کے ہمردیف
دولت اور اقبال تہا شام کے وقت بایزید خان بہاگا تاتاریون نے اسکو گرفتار کیا بایزید معہ اپنے
پانچ بیٹون کے جنگ مین موجود تہا **سلیمان و محمد و عیسی** بہاگ گئے **موسی** باپ کے ساتہہ پکڑا
گیا پانچوان جسکا نام **مصطفی** تہا جنگ مین سے غائب ہوگیا تیمور نے پہلے پہلے تو بایزید کی
عزت کی اور مہربانی سے پیش آیا جب معلوم ہوا کہ یہہ درپردہ رہائی کی فکر مین ہے پہر تو پکڑا گیا
اور اسکو آہنی پنجرہ مین قید رکہا جب تیمور اپنے ملک کو پہرا بایزید بہی ساتہہ رہا انگوزی کی لڑائی کے
آٹہہ مہینے بعد ماہ مارچ ۱۴۰۳ع مین بایزید اس سرائے فانی سے کوچ کرگیا تیمور نے شہزادہ موسی
کو قید سے چہوڑا اور کہا کہ اپنے باپ کی لاش برصہ مین لیجاکر دفن کر مگر تیمور کی زندگی بہی تمام ہوگئی
چین کے فتح کرنے کو جو چلا تو سفر مین یکم فروری ۱۴۰۵ع کو اکہتر سال کی عمر مین دنیاناپائدار کو چہوڑکر
باغ فردوس کی سیر کو تشریف فرما ہوا شعر دارا رہا نہ جم نہ سکندر سا بادشاہ ۔ تخت زمین پہ سیکڑون آئے چلے گئے

چھٹی فصل سلطان الغازی محمد خان اول کی سلطنت کے حالین

مورخین راست گفتار یون تحریر کرتے ہین کہ بایزید کے انتقال کے وقت اس کے بڑے بیٹے سلیمان کی حکومت مین شہر اور پونوپل اور یورپ کی سلطنت کا ایک بڑا حصہ تہا۔ دوسرا بیٹا عیسیٰ ایشائی کوچک مین تاتاریون کے واپسی کے بعد برصہ کا خود سر حاکم بنا تیسرا بیٹا محمد جو فضل و علم مین بے مثال تہا ایشیا مین ایک چہوٹی سی ریاست پر قناعت کر بیٹہا۔ مگر زمانہ کب چین سے بیٹہا رہنے دیتا ہے چنانچہ تہوڑے عرصہ بعد عیسیٰ اور محمد مین لڑائی ہوئی تائید ایزدی سے محمد کی فتح ہوئی اور عیسے منہزم ہوکر یورپ کو بہاگا اور اپنے بہائی سلیمان سے مدد لیکر پہر مقابلہ کیا اسی وجہ سے ایشائی ترکستان اور یورپی ترکستان مین اختلاف ہوا سلیمان نے پہلے ہی حملہ مین ایشیا پر یورش کرکے برصہ و انگوزہ پر اپنا قبضہ کرلیا چوتہا موسے جو باپ کی لاش کے لانیکی وجہ تیمور کی قید سے رہا ہوا تہا راستہ مین سلجوقی شہزادہ کے ہاتہہ مقید ہوا تہا شہزادہ محمد کے دخل دینے اور ملک سے رہا ہوا اور شہزادہ محمد کی حمایت پر مستعد جنگ ہوا سلیمان سے چند متواتر شکستین کہاکر دشمن کے خاص ملک مین تہوڑی سی فوج لیجاکر محمد کو جنگ پر آمادہ کیا جب اجازت ملی تو منزل مقصود کی طرف چلا سلیمان اور موسیٰ مین بہت لڑائیان ہوئین سلیمان کے ظلم کے سبب جو لشکر ناراض تہا موسے سے ملگیا سلیمان قسطنطنیہ کو بہاگا مگر بہاگتے وقت ۱۴۱۰ء مین مارا گیا عثمانیہ سلطنت یورپ کی موسے کے ہاتہہ آئی موسے نے جو شاہ سرویہ کے ملک کو سلیمانکی شرکت کی جرم مین اپنے حملون سے برباد کر دیا نوجوانکو قید کیا اور باقی سبکو قتل کیا ملنیو نکی تین لاشونکو میز کی طرح بناکر سپہ سالار اور دوسرے سردارونکو اُسپر کہانا کہلایا اس کے بعد یونان کے بادشاہ پر سلیمان کا مددگار جانکر حملہ کیا اور شہر قسطنطنیہ کا محاصرہ کرلیا۔ شاہ یونان نے محمد سے مدد چاہی محمد ایشیا سے عثمانیہ فوج بلاکر قسطنطنیہ کی محافظت اس کے سپرد کی اور نہایت جوانمردی سے اپنے بہائی موسے سے لڑکر فتح حاصل کی اس اثنار مین اس کے خاص ملک مین جنگ برپا ہوئی جو ہین اس نے یہہ سُنا دریائے باسفرس سے ہوتا ہوا اپنے ملک کی طرف روانہ ہوا اور پہر یورپ کو واپس آیا سرویہ سے لیکر شامری کے قریب میدان مین پہر اجمایا جب دونون لشکر مقابل ہوئے محمد کے سپہ سالار نے اپنی فوج سے آگے بڑہکر عثمانیہ فوج کو باواز بلند کہاکہ اے یاروشہزادہ موسیٰ سے تم ہمیشہ تکلیف پاتے اور رنج اوٹہاتے رہے ہو اب ہمارے شہزادہ منصف مزاج خوش خلق کریم النفس محمد کے پاس چلے آؤ موسے کو سنتے

شبیہ سلطان الغازی محمد خان اول



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ہی جو طیش آیا تو اُسپر شیر غران کی طرح آیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دئے مگر اس کے ایک سردار کے ہاتہہ سے خود بھی زخمی ہوا اور خون آلودہ اپنے لشکر مین آیا لکن موسٰی کی فوج نے گہبرا کر بہاگنے کا ارادہ کیا اپنی فوج کا جو یہہ طور دیکہا تو خود بہی بہاگا۔ لکہا ہے میدان جنگ کے قریب ایک دلدل پر موسی کی لاش خاک و خون مین غلطان تہی وہ سر کہ جسپر شاہی کا تاج رہتا تہا آج خاک مین یون پڑا ہے۔ جب موسٰی کا یہہ حال ہوا محمد بایزید کی اولاد سے تنہا رہگیا۔ عدل و انصاف اور قدر شناسی کے سبب اسکو بڑا عروج ہو گیا اور اپنی زندگی بہر شاہ یونان کا جانی دوست رہا ترکمان باغیون کا دشمن ترکی مورخین لکہتے ہین کہ یہہ سلطان اپنے زمانے کا نوح تہا کیونکہ اس نے عثمانیہ سلطنت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو تاتاریونکے قبضہ سے اڈریونوپل کو یورش کے دریا کی موجون سے نکالا غرض موسٰی کے بعد اور یونوپل شہر مین یورپ کی عثمانیہ سلطنت کی رعایا محمد کی اطاعت کے پابند ہوئے اور گرد و نواح کے حاکم بہی اس کے تسلط سے راضی ہوئے سلطان محمد نے اپنے اقرار کے موافق یونان کے چند دشوار مقام اور گہڑ یون کو جو پہلے ترکیون نے اپنے قبضہ مین کر لی تہی یونان کے شاہ کو دیدی تلیس اور ارغوسا کے لوگون سے جمہوری سلطنت کا عہدنامہ لکہوا لیا تلیس اور حاکمون بایزید کے بعد خود مختاری کی حکومت اختیار کی تہی ان سب کے ایلچی اور وکیل محمد کے دربار مین حاضر ہوئے سلطان کے اخلاق اور اکرام سے بہت خوش ہوئے سلطان نے سر دربار اون سے کہا کہ تم اپنے بادشاہون سے کہدو کہ مین نے سب سے صلح کی اور سبکو امن دیا ر سنا ہے کہ بحر باسفرس اور ہسپانیہ کی مغربی مملکت عثمانیہ مین صلح کی وجہ سے چند روز امن رہا مگر اقلیم ایشیا مین فتنہ و فساد ہی رہا محمد نے اور یونوپل سے اپنے معدودی ملک کو دوبارہ فتح کرنے کے لئے کوچ کیا کہتے ہین کہ جنید حاکم عثمانیہ جو پہلے سلیمان کی حکومت کے تحت مین سمرنہ اور اوسکے متصل ملکون کا حاکم تہا مخاون کے ایشیا سے واپس جانے کے بعد اُنپر قابض ہو کر صوبہ ابدن کو بہی اپنے علاقہ مین ملا لیا تہا محمد سے مقابلہ پر آمادہ ہوا اور شہزادہ کارنیا نے بہی اونہین دنون مین ایشیا مین محمد کے نہونیسے ایشیا کے بیچ کے ملکون پر حملہ کیا اکتنیس دن تک برصہ کو گہیرے رکہا شہر تو اس کے ہاتہہ سے بچا لیکن مسجدین اور عمارتین قصبہ جات کے جو دیوانی سے متعلق تہین اونکو جلا دیا اور عثمانیہ قوم سے جو دلی بغض تہا اسی سبب سے گنبد بایزید جو شہر پناہ کے باہر تہا اوسمین سے بادشاہ موصوف کی لاش کو نکالکر جلانیکا حکم دیا اسمین شہزادہ موسٰی کا جنازہ جسکو سلطان محمد نے برصہ مین مرادخان کے پاس دفن کرنے کو روانہ کیا تہا نمودار ہوا کارمینیا کے بادشاہ نے جانا کر

سلطان محمد کا لشکر آیا یہہ ڈر کر بہاگا - اب سلطان محمد خان یورپ سے اپنی فوج لیکر ایشیا کی طرف
چلا شہر سمرنہ کو مسخر کر کے دشمن پر فتح پائی جنید نے اطاعت قبول کی لیکن کارینیا سلطانی
فوج کی یورشش سے ؛ بچا بعد سلطان کو مالیخولیا ہو گیا جنگ جدل موقوف ہوئی تمام حکیم
علاج سے عاجز ہوے مگر حکیم عیسیٰ نے یہہ تجویز نکالی کہ سلطان کو فتح اور نصرت کی خبر سُنانی
چاہیے اس کے سوا اور کوئی علاج نہیں جب یہہ بات قرار پائی تو سپہ سالار بایزید پاشا بک
نے معہ فوج کارینیا پر حملہ کیا اور وہان کے شہزادے مصطفے بک کو قید کر کے سلطان کے
پاس حاضر کیا اور فتح کی خوشخبری سُنائی فوراً سلطان محمد نے شفا پائی جب قیدی شہزادہ
سلطان کے سامنے آیا عہد شکنی کی شرمندگی سے سر نہ اُٹھایا دوبارہ شرعی قسم کہا کر کہا کہ جبتک
جسم مین جان ہے آپکی اطاعت سے باہر نہونگا سلطان نے کرم کا کام فرما کر اوسے آزاد کیا
سلطان محمد کی تو یہہ بندہ نوازی اور رحم دلی اور اس نمکحرام کی یہہ حرامزدگی کہ نظر سے غائب ہوتے
ہی سلطان کے گہوڑے اور چارپائے جو جنگل مین چر رہے تہے اونکو لوٹنا شروع کیا سچ ہے شعر
نیش عقرب نہ از پے کین است ؛ مقتضائے طبیعتش این است ؛ ہمراہیون نے کہا کہ آپنے
قسم کہائی ہے تو اس نے اپنی جیب سے ایک کبوتر نکالکر اوسکا گلا گہونٹکر مار ڈالا اور کہا کہ مین نے
اس کے جسم مین جان رہنے تک کی قسم کہائی تہی جب سلطان نے اسکی دغابازی دیکہی جنگ
کو پہر تازہ کیا اب جو فتح ہوئی تو پہر دوبارہ اس نے عذر کیا سلطان نے پہر اپنی عنایت سے
اوسکو شاد کیا اور صلح کری ۱۴۱۶ء مین خان نے اقلیم یورپ کو اُلٹا پہر کر وینس کے لوگون سے
لڑائی شروع کی کیونکہ بحر عمان کے جزیرون کے علاقہ کے چہوٹے چہوٹے حاکم جو قومی سلطنت
وینس کے تہے خراج گذارتے انہون نے سلطنت مذکور اور سلطان کے درمیان جو عہدنامہ
تہا اوسپر خیال نکر کے ترکی جہازون کو پکڑ لیا اور کنارے پر جو تہے تو ترکی علاقون کے ملکون
مین لوٹ کہسوٹ کرنے شروع کی ان کے ظلم کے سبب سے سلطان محمد نے ایک بیڑا جنگی
جہازون کا تیار کیا اور لڑائی شروع ہوئی ماہ مئی انتیسوین ۱۴۱۶ء گیلی پولی پر وینس کے
امیر بحر نے شکست پائی تو ترک کے سفیر سے ہی صلح کی بیان کرتے ہین کہ شہزادہ مصطفے
بایزید خان کا بیٹا جو انگورہ کے لڑائی مین شکست ہونے کے بعد غائب ہو گیا تہا اسکی خبر تو زندہ
و مردہ کی کچہ نہوئی مگر ۸۲۲ ہجری اور ۱۴۲۲ء مین ایک شخص مصطفے نامی سلطان کا نقلی بیٹا
ہو کر عثمانیہ ریاست کا دعویٰ کرتا ہوا اقلیم یورپ مین وارد ہوا اکثر ترکیون نے اوس کے

شبیہ سلطان الغازی مراد خان ثانی



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

دعوے کا اقرار کیا وایشیا کے حاکم کے ساتہہ جو سلطان محمد نے شہر سالونیکا پر مقابلہ کر کے مصطفےٰ کو شکست فاش دی پہر تو اوس نے بہاگ کر اوسی شہر کے ایک یونانی قلعدار سے پناہ لی سلطان محمد نے اوسکو طلب کرنے مین بہت تکرار کی مگر اوس نے انکار کیا اور کہا کہ مین اسکو مقید رکہتا ہون اس شرط پر کہ اسکی پرورش کے واسطے کچہ سالانہ مقرر کر دیجے پہر بازار فساد ٹہنڈا ہوا اور اس جنگ سے واپس آتے وقت بواسیر نے سلطان کا برا حال کیا رفتہ رفتہ مالیخولیا تک نوبت پہونچی تو ۸۲۴ہ ہجری مطابق ۱۴۲۱ع مین سلطان نامور نے انتقال کیا اور یہہ وصیت کی کہ شہزادہ مراد کو میرا جانشین کرنا وزیر اعظم نے وصیت کے موافق شہزادہ مراد کو تخت پر بٹہایا مراد نے اپنی باپ کی لاش کو برصہ مین دفن کیا سلطان محمد خان سینتالیس برس کا ہو کر فوت ہوا آٹہہ برس دس مہینے بادشاہت کی بڑا فیاض اور منصف مزاج اور جوانمرد تہا علم کی ترقی مین ترقی پائی۔

ساتوین فصل سلطان الغازی مراد خان ثانی کی حکومت کے بیان مین

دبیران خوش تقریر و محرران راست تحریر نے لکہا ہے کہ جب سلطان مراد خان ثانی اٹہارہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا تو یونان کے بادشاہ نے اسکو بسبب کم سن ہونے کے حقیر جانا اور مصطفےٰ مکار جو اوسکی قید مین تہا اُسکو قید مین سے چہوڑ کر بایزید کا وارث شرعی بنایا اور یہہ شرط کی کہ جب تم کامیاب ہو گے تو جو شہر ہماری پسند آویگا وہ ہم اپنی سلطنت کے ملحق کر لین گے پہر تو وہ مکار یونانی جہاز پر سوار ہو کر یورپ کو معہ فوج کثیر پار اتر کر آگے بڑہا بہت سے ترکون نے اس سے سازش کی بایزید پاشا کو جو سلطان کی طرف سے آیا تہا شکست دی اور جب سلطان مراد نوجوان نے خود مقابلہ کیا تو مصطفےٰ کو شکست ہوئی اور شہر گیلی پولی مین بہاگ کر پناہ لی مگر سلطان نے نہ چہوڑا شہر کو گہیر لیا اور گولہ اولے کی طرح ٹپکانا شروع کیا آخر تمام شہر کو برباد کر دیا اور اوس کے نام کو صفحہ روزگار سے حرف غلط کی طرح اُڑا دیا پہر یونان جا کر شاہ یونان کو دہمکایا کہ اب قسطنطنیہ سے ہاتہہ دہو اس مکاری کا عوض تجہسے لیا جاوے گا شاہ گہبرایا اور وکیلون کو سلطان کے پاس بہیجا ہر چند وکیلون نے شاہ کی طرف سے عذر کیا مگر سلطان نے نہ مانا آخر وکیل نا امید پہرے ماہ جون ۱۴۲۲ع کے شروع مین قسطنطنیہ کی فصیل کے تہوڑے فاصلہ پر چوبی فصیل تیار کی اور اوسکے آگے مٹی کا دمدمہ باندہا اس واسطے کہ لشکر کو نقصان نہو اگر یونانی گولہ اندازی کرین تو ضرر نہ پہنچے قلعہ کی دیوار پر سیڑہی لگا دی حصار کی جڑ مین سرنگ کہدوا کر باروت بہروا دی

اور یہہ حکم دیا کہ جب قلعہ ہاتہہ آئیگا تو تمام خزانہ مسلمانون کو دیا جائیگا یہہ خبر سنتے ہی ہزارون مجاہدین اور آگئے **سید بخاری** معہ اپنے فقیر اور مریدون کے عثمانیہ فوج کا سرگروہ ہوکر پچیسوین اگست ۱۴۲۲ع کو حملہ آور ہوا یونانیون نے بہی خوب جمکر مقابلہ کیا ابہی کامیابی نہوئی تہی کہ شاہ یونان کی ترغیب سے ایشیا کے ملکون مین کہ جو عثمانیہ کہلاتے تہے خانہ جنگی شروع ہوئی سلطان مراد خان سنتے ہی قسطنطنیہ کے محاصرہ کو چہوڑکر دریائے باسفرس کی راہ سے اودہر روانہ ہوا مورخین کی تحریر سے ظاہر ہے کہ جب سلطان محمد خان اول نے رحلت کی تہی تو سوائے مراد خان کے اس کے تین فرزند تہے بڑا مصطفے تیرا سال کا اوسوقت ایشیائی کوچک مین تہا جسکو لوگون نے مراد خان کے ڈر سے کارمینیہ مین رکہا تہا اور دو شیرخوارون کو محمد خان اول نے مرنے کے وقت شاہ یونان کو پرورش اور حفاظت کے لئے دیدیا تہا شہزادہ مصطفے نے کارمینیہ ہی مین پرورش پائی اور مراد خان نے بہی کبہی اسکی قید یا قتل کا خیال نکیا اب بعد شکست پانے مصنوعی مصطفے کے شہزادہ مصطفے نے شاہ یونان کے بہکانے سے کارمینیہ کے حاکم سے مدد لیکر اپنے بہائی مراد خان ثانی کے ملک پر چڑہائی کی اور بہت سے مقامون پر قبضہ کرکے برصہ پر محاصرہ کیا سلطان مراد نے فوج روانہ کی مصطفے کی تدبیرون کو توڑ دیا جو عثمانی اس کے شریک تہے اونہون نے کنارہ کیا یونانیون نے سلطان کے مقابلہ کی تاب نلاکر بہاگے شہزادہ مصطفے تنہا بہاگا مگر سلطان کے سردارون نے اوسکو پکڑ لیا اور ایک درخت مین لٹکا دیا قضا نے اسکو رہائی دی جب اس خانہ جنگی سے فرصت ملی تو سلطان نے ایشیا مین امن وامان قایم کیا اور جنہون نے ہنگامہ کیا تہا اونکو سزائین دین ۸۲۶ھ ہجری اور ۱۴۲۴ع مین پہر قسطنطنیہ پر جا پہنچا اور شاہ یونان نے جو سالانہ خراج اور شہر زیتون اور چند شہر واقع نہر استریمنیا و بحر اسود دینے کے اقرار کا صلح نامہ بہیجا تو اس نے قبول کرلیا ۸۳۲ھ ہجری اور ۱۴۲۸ع مین سلطان نے اسفندیار سغاب کے حاکم کی بیٹی سے شادی کرلی جس سے محمد خان ثانی فاتح قسطنطنیہ دشمن عیسویان پیدا ہوا لکہا ہے اس کے پیدا ہونے کے ۸۳۳ھ ہجری اور ۱۴۳۲ع مین ابراہیم بیگ کارمینیہ کے حاکم نے اس شیرخوار کی ہلاکت کا قصد کیا مگر سلطان کو خبر ہوگئی اوس نے ایشیا پہنچکر اول ہی حملہ مین اقشہر اور کونیا کو فتح کیا ابراہیم بیگ بہاگا ملا غمزی جو اوسوقت مین بزرگ اور مقدس تہے اون کے پاس جاکر پناہ لی اور التجا کی کہ سلطان سے صلح کرادیجئے ملا غمزی نے صلح کا پیام سلطان کو ایسی فصاحت اور بلاغت سے سنایا کہ اوس نے دوبارہ اوسکو امن

دیکر اس کے ملک کو اوس کے قبضہ مین دیدیا سنہ ۸۲۳ ہجری اور سنہ ۱۴۲۵ع مین یونان کے بادشاہ کا بہائی جو موریا کے ایک حصہ کا حاکم تہا اس نے سلطان کی دشمنی پر کمر باندہی اور جاغرجنلق کا محاصرہ کیا صوبہ جات یونان کے حاکم قاسم پاشا بگلر بیگ رومیلیا نے اسپر یکایک حملہ کیا اور شکست دیکر خوب لوٹا واپسی کے وقت شاہ ہنگری سے جنگ ہوئی بعض مقامون پر انکو فتح ہوئی اور بعض جگہہ اونکو۔ آخر اون کے سپہ سالار میکائیل اوغلی علی بیگ نے ہنگری صوبجات شاداب پر جو حملہ کیا تو سب کو فتح کرلیا اور بہت مال و دولت ہاتہہ آئی اور باشندونکو قید کرلیا۔ بعد اوڈریونوپل کو واپس آیا سلطان نے سنہ ۸۴۲ ہجری و سنہ ۱۴۳۶ع کو اس لوٹ کے مال سے ایک عالیشان مسجد اور ایک محل سلطانی تعمیر کرایا اور بوقت واپسی میکائیل۔ اوغلی علی بیگ ہنگری واللون نے اوسکو بہاگتا جانکر ترکون کے شہرون پر حملہ کیا اور ظلم پر کمر باندہی باشندون کو قتل کرنا شروع کیا سلطان اونکی بے باکی سے غضب ہوکر دریائے ڈینوب کے راستہ سے ووڈن کی طرف چلا جو شہر راستہ مین آیا اوسکو نیست و نابود کرتا ہوا شہر بلگیر یا پر جو ہنگری کا پناہ گاہ تہا جا پہنچا اور اوسکو گہیر لیا مگر بارش کی وجہ سے اس نے ناچار ہوکر محاصرہ سے دست بردار ہوا مگر واپسی کے وقت شہر صوبہ بلگریا کی دار الحکومت پر معہ چند مقامون کے قبضہ کرلیا کہتے ہین کہ یورپ کے عثمانیہ سلطنت کی شمالی اور مغربی حدون پر چند جنگی قومون سے مراد خان ثانی ایک عرصہ تک لڑتا رہا اور ہنگری کے دو پہلوانون یعنے ہینڈیئر وسکندر بیگ سے سخت مقابلہ رہا عثمانیہ سلطنت کا دوستدار اسٹیفن سروِیہ کا حاکم جو سنہ ۱۴۲۶ع مین مرگیا تہا اوس کے جانشین جارج برانکووک کو بہی ترکون کی دشمنی کا سودا ہوا اوسکے ساتہہ اہالیان ہنگری جونکو پہلی لڑائی کے بعد عاجز ہوئے تہے اون کے دلمین بہی خبط سمایا چنانچہ جب ہنگری کی ریاست پر لاڈسلاز قابض ہوا تو وہان کے لوگونکا ترکون کی عداوت مین اور ہی رنگ ہوا بلکہ وہ بہی شریک جنگ ہوا عثمانیہ خاندان کی سلطنت کئے صدیون تک اس خوف کے بعد کہ یورپ سے نکالدی جائین قایم رہین دشمنون کو جان کہونی پڑی اور جو حاکم انکی اطاعت سے باہر ہوئے انکو فرمان کی پابندی زیادہ کرنی پڑی اہالیان باسینیا والبشیا نے کہ جس کے اکثر مقامون کو عثمانیون نے فتح کیا تہا اپنی قوم کی خود مختاری کے لئے سلطان کی مخالفت کا ارادہ کیا اور صوبہ والبشیا نے بہی اسی غرض سے انکی ہمراہی کے کارمینیا کا بہی یہہ ارادہ ہوا کہ سلطان کے لشکر کو یورپ سے نکالدیجئے۔ یہہ تو اسی فکر مین

رہے اور ۸۴۶ھ ہجری مطابق ۱۴۴۲ء مین سلطانی فوج کے سپہ سالارون نے **ہرمان اسٹڈ** کو
محصور کیا اور ہینڈ یئرلڑکا جو سفس **منٹ** شاہ ہنگری کا مختار تہا اور جس کے ہان گرو سفید بگتر
والیشیہ کا تہار یہہ شہر مذکور کی تائید کو ایک مختصر فوج جرار لیکر آیا قلعہ مذکور کو جو کمک آئی تو
مجید بیگ ترکی سردار نے شکست پائی بیس ہزار فوج ترک پریشان ہوئی **مجید بیگ**
معہ فرزند پکڑا گیا ہینڈ یئر دونون کو شہید کیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی ہینڈیئر سے بدلہ
لینے کے واسطے شہاب الدین پاشا کو اسّی ہزار فوج دیکر رخصت کیا گرو سفید بگتر نے مقام
واسک پر مقابل ہوکر انکی فوج کو پسپا کیا دوسرے سال یعنے ۸۴۷ھ ہجری مطابق ۱۴۴۳ء
مین اقلیم ایشیا کے عثمانیہ ملکون مین حاکم کارمینیا کے بغاوت کرنے کے سبب سلطان مراد خان نے
سپہ سالارون کو اہالیان ہنگری اور اونکی مدد گارون کے یورپ کی عثمانیہ ملکون کی حفاظت
کا حکم دیا اور خود بھی جنگ کے ارادہ سے ادہر آیا۔ اودہر ہنگری۔ سرویہ۔ والیشیہ۔ جرمنی کی
فوج نے دریاے ڈانیوب کے پار ہوکر **سمندرہ** کے قریب پیر جمائے اور گرو سفید بگتر بھی بارہ ہزار
سوار آزمودہ کار ساتہہ لیکر شہر نسّہ کے قلعہ کی دیوار کے قریب آیا ۳ نومبر ۱۴۴۳ء مین شہر
مذکور کے قریب نہر مراوا کے کنارے پر جنگ عظیم ہوئی ترکی بہت شہید ہوے اور بہت پکڑے
گئے باقی بالقند کی راہ سے فرار ہوے ہینڈیئر نے انکا تعاقب کیا۔ **صوفیہ** شہر کو لے لیا پہر
بالقند کے پہاڑون سے ہوتے ہوے **فلپاپولی** کی طرف قدم بڑہایا ترکون نے وہان بہی
مقابلہ مین زک پائی اس اثنا مین سلطان مراد خان نے ایشیا مین پہنچکر فتح پائی لیکن یورپ مین
فوج کی شکست سنکر نہایت رنجیدہ ہوا اور ایشیا کی طرح یورپ کی سلطنت کو بہی امن دینے کے
لئے ۱۲ ر جولائی ۱۴۴۴ء مطابق ۸۴۸ھ ہجری کو شہر **رغدن** پر ان شرطون پر صلح کری کہ سرویہ
کا حق باز خواہ نخواہ رہے۔ **جارج برانکوک** خود مختار بادشاہ رہے والیشیہ کو ہنگری کی
تحویل مین کر دیا اور اپنے بہنوئی **محمد قلبی** کو جو سردار فوج ترک ہوکر عیسائیون کی قید مین تہا
زرخطیر دیکر رہا کیا طرفین کے عہد نامے دس برس کے وعدہ پر ترکی اور ہنگری زبان مین تحریر ہوئی
سلطان نے قرآن شریف پر قسم کہائی اور شاہ ہنگری نے انجیل اوٹہائی جب اس سے فراغت
پائی ایشیا کو آیا اور اپنے بڑے بیٹے علاء الدین کے مرنے کی خبر سنکر نہایت غمگین ہوا سلطنت
سے دست برداری کی اور شہزادہ محمدؐ کو اپنا جانشین کیا اور **میگنیشیہ** کو اس لئے جانیکا ارادہ
ہوا کہ سب سے علیحدہ ہوکر خالق کی یاد کرون تاکہ بزرگان دین کی صحبت سے عاقبت بخیر ہو مگر حضرت دیا

غور فکر کی جگہہ ہے اس کے پہندے سے نکلنا ذرا مشکل ہے اب دیکھئے کہ **زغدن** کا صلحنامہ ہوئے
ابہی ایک مہینہ نہ گذرا تہا کہ شاہ یونان اور پوپ یعنے بطریق روم نے شاہ ہنگریہ اور اس کے
مشیرون کو عہد شکنی کی ترغیب دلائی اور یہہ کہا کہ اب سلطنت عثمانیہ مین جوش کم ہے اور سلطان
گوشہ نشین ہوا چاہتے ہین ایسے وقت مین غفلت کرنی عقل کے خلاف ہے۔ ہینڈیز نے پہلے
تو انکار کیا۔ پہر صوبۂ بلگیریہ کو عثمانیون سے چہین لیا غرض یکم ستمبر ۱۴۴۴ء کو **ہنگری** اور
ہینڈیز دش ہزار فوج لیکر ترکون سے لڑنیکو **الیشیہ** کی سرحد مین داخل ہو گئے اور والیشیہ
کے حاکم **ڈریکل** کی فوج بہی مجبوراً ان کے شریک ہوئی عیسوی فوج دریائے ڈانیوب کے پار
ہو کر **بحر اسود** کے رستہ سے اوس کے جنوبی کنارہ پر مقام **خانجق** پہنچے اور ترکی جہازون کے
بیڑہ کو تاراج کیا بہت سے قلعہ ہاتہہ آئے **سینم** اور **پینرق** نامی مستحکم قلعون پر گولی برسائی
بعض بچ بچا کر بہاگے باقی مارے گئے پہر **خاورنا** پر فتح پائی شہر **دارنا** بہی ہاتہہ آیا اسمین یہہ
خبر آئی کہ سلطان مراد خان نے معہ سپاہ جرار **الشیا** کا قصد کیا ہے جہازی بیڑی **ہنس پانڈ** کی
راہ یورپ کی بند کرنے سے **جنوا** کے باشندون نے سلطان کی چالیس ہزار فوج کو اجرت لیکر اپنے
جہازون مین سوار کر کے یورپ مین اُتار دیا۔ اس خبر کے سُنتے ہی تمام عیسائی لڑائی پر مستعد ہو گئے
۱۰ نومبر ۱۴۴۴ء کو طرفین کے لشکر مقام **دارنا** پر امادہ بجنگ ہوے۔ ترکون نے عیسائیون کے
عہدنامہ کی نقل برچہیونکی نوک پر بطور پہریرے کے لٹکائے تہے مراد اس سے یہہ تہی کہ تم بڑے
عہد شکن ہو دغا بازونکا انجام یہہ ہے ہو گا۔ **ہینڈیز** نے ترکون کی فوج اپنے حملہ سے پریشان کی
اور **ولیشیا** والون نے بہی عثمانیونکو حیران کیا شاہ ہنگری نے دلیرانہ فوج کے قلب کی طرف قدم اوٹہایا
سلطان نے جو اپنے راست وچپ کی فوج کو بہاگتے دیکہا خود بہی ارادہ تہا کہ بمدد خدا شاہ ہنگری مقابلہ
کے ارادہ سے سلطان کے سامنے آگیا اوس کے گہوڑے پر ایک ایسا گُرز مارا کہ گہوڑا اور سوار دونونکو
زمین کا پیوند کیا موقع ہاتہہ آیا عثمانیہ سلطنت کی ایک جانثار کہن سال نے شاہ مذکور کا سر کاٹکر
نقل عہدنامہ کی ساتہہ نیزے پر چڑہایا یہہ واقعہ دیکہکر فوج نوک دم بہاگنی مگر اسپر بہی ہینڈیز کچہ
دیر لڑتا رہا مگر جب کچہ بن نہ آئی تو اوسنے بہی بہاگنے ہی کی ٹہیرائی۔ دوسرے روز صبح کے وقت
سلطان نے عیسائیون کی فوج باقی ماندہ پر بہی حملہ کیا اور سب کا کہیت کیا جو **لین** نامی نائب
پوپ کو شہر **وارنہ** مین ہلاک کیا۔ اس جنگ مین ہنگری تو تباہ ہوے مگر سرویہ اور باسینہ
قبضہ سلطانی مین آگئے اور اون کے باشندون نے رغبتِ دل سے دین محمدی قبول کیا بے دین کا

نام بہی نرہا- آٹہہ روز مین باسینیا کے ستر قلعہ عثمانیون کے قبضہ مین آگئے - چہوٹے بڑے مشرف باسلام ہوے شاہی خاندان تباہ و تاراج ہوگیا- پہر ۸۴۹ھ ہجری مطابق ۱۴۴۵ء مین سلطان نے عثمانیہ سلطنت اپنے بیٹے کو عنایت فرمائی اور عبادت کا شوق دل سے نہ گیا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے میاگنیشیہ کا عزم کیا شاہزادہ محمد سے بوجہ صغیر سنی دوسری مرتبہ بہی سلطنت نہ سنبہلی ترکون نے ظلم اور بے انصافی شروع کی وزراء نے ناتجربہ کاری کی شکایت کی سلطان نے فوراً اڈریونوپل کا ارادہ کیا فسادیون کو قرار واقعی سزا دی باقیون کے قصور عفو فرمائے اور شاہزادہ محمد کو تعلیم و تربیت کے واسطے میاگنیشیہ روانہ کیا اب پہر نئے سرے سے چہہ برس تک خود حکمرانی کی بیلوبابی سنبر یورش کر کے وہان کے چہوٹے چہوٹے روساے خود مختار کو خراج گذار بنایا شہر کوسوا ہی ۸۵۲ھ ہجری مطابق ۱۴۴۸ء مین تین دن کی لڑائی مین سلطان کے ہاتہہ آیا مگر البنیا مین سٹریٹ معروف سکندر بیگ نے سلطان سے ایسا مقابلہ کیا کہ یادگار زمانہ ہوا آخر اوسکو بہی شکست دی اور اوس کے چار بیٹون کو بطور ضمانت سلطان نے اپنے پاس رکہا تین تو لڑکپن مین مرگئے چوتہا بڑا ہوشیار نکلا سلطان کی خدمت مین رہکر اسلام سے مشرف بہی ہوا- جب اٹہارہ برس کا ہوا سلطان کا منظور نظر ہوا اور بہت سی لڑائیون مین دلیری اور بہادری دکہائی- سلطان نے سلطان نے سکندر بیگ کا خطاب دیکر اس کے عزت دوبالا کی جب اوسکا باپ مرگیا تو یہہ ملک بہی سلطان کے ہاتہہ آیا کہتے ہین کہ جب ۱۴۴۳ء کے جنگ مین ترکون نے ہنیڈیز سے شکست پائی تہی سکندر بیگ- فوراً وزیر کے خیمہ مین گہس گیا اور اوسکے گلے پر خنجر رکہدیا کر دیہ کے حاکم کے نام سلطان کے نائب ہونیکا اپنے نام حکمنامہ جبراً لکہوالیا بعد وزیر کو قتل کیا شہر مذکور مین جا دہمکا اور سبکو اپنا مطیع کیا اسلام سے برملا انکار کیا عیسوی ہونے کا اقرار کیا ترکون کو قتل کیا عیسویونکو آباد دیا- لکہا ہے کہ سکندر بیگ پچیس۲۵ برس تک سلطان مراد خان ثانی اور اوس کے جانشین محمد خان ثانی اور ترکون سے جہگڑتا رہا اس کے بعد سلطان نے اپنے بیٹے محمد خان کی شادی سلیمان بیگ حاکم البستان کی بیٹی سے کردی اور - محرم الحرام ۸۵۵ھ ہجری روز دوشنبہ مطابق ۱۴۵۱ء کو چندروز بیمار رہکر عالم جاودانی کو کوچ کیا- شعر سلطان و شاہ سب ہی جہان سے گذر گئے کوئی اس سرائے فانی مین گہر اپنا کر گیا ؛ سلطان مراد خان ثانی نے تیس برس چہہ مہینے آٹہہ دن تک بادشاہت کی- فی الحقیقت یہہ سلطان بڑا متقی اور دیندار اور سخی تہا- جس ملک کو فتح کرتا وہان مسجدین - مدرسے - کتب خانے - سرائے - چاہ وغیرہ تعمیر کراتا - سالانہ سادات مین ایک

شبیہ سلطان الغازی فاتح محمد خان ثانی



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ہزار (فلوری) ایک قسم سونیکا سکہ ہے - جو پندرہ روپیہ کا ہوتا ہے) فلوری تقسیم کرتا - اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و بیت المقدس کو دو ہزار پانسو فلوری بہجواتا - اس کے پانچ فرزند ہوئے محمد - علاؤالدین - حسن - آرخان - قصہ مختصر یہہ ہے کہ احمد محمد بھی تخت نشین ہوا باقی چارون اپنے باپ کے سامنے مرگئے - + + + + + + + + + + + + +

آٹھوین فصل سلطان الغازی محمد خان کی سلطنت کے حال مین

بادیہ پیمایان دشت صدق کرداری و آشنایان بحر راست گفتاری یون بیان کرتے ہین کہ جب مراد خان ثانی کا انتقال ہوا - محمد خان ثانی فاتح قسطنطنیہ خاص یوم عشرہ محرم الحرام ۸۵۵ہجری مطابق ۱۴۵۱ء کو تخت نشین ہوا - کشور کشائی کے انتظام بخوبی کئے اسکا ایک بہائی شیر خوار کو ایک ترکی سردار نے حمام مین ڈبو دیا اوہر اسکی ماینی شہزادی سرویہ محمد خان کو مبارکباد دینے آئی اودہر اس کے فرزند جگر بند پر یہہ حادثہ گذرا اگرچہ یہہ سب اشارہ محمد خان ہی کا تہا لیکن مصلحۃً دکہانیکو قاتل کو سزا دی - یہہ دلیری اور شجاعت مین عثمانیہ سلاطین اولوالعزم گذشتہ کی مانند تہا - سلطنت کے انتظام اور جنگ کے کامون مین بڑا ہوشیار علم و فضل و قدر دانی مین مشہور مگر کچہ ظلم و نفس پرستی بہی لیکن سب عقلمندی کے ساتہہ - لکہا ہے کہ جب محمد خان کی تخت نشینی کے تین سال پہلے قسطنطین قسطنطنیہ کا پندرہوان بادشاہ ہوا اسکی بہادری اور شجاعت تمام یونان مین مشہور تہی اس نے محمد خان کو جیسا ناواقف پہلے جانتا تہا ویسا ہی خیال کر فساد پر آمادہ ہوا اور آرخان جو بایزید کی بڑے بیٹے کی اولاد سے بہت عرصہ سے قسطنطنیہ مین قید تہا اور اسکی پرورش کے لئے سالانہ جو مقرر تہا اوس اضافے کے لئے محمد خان ثانی سے درخواست کی اور سفیر کی زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ نامنظوری کی صورت مین آرخان کو رہا کردیا جاویگا - اوسوقت سلطان محمد خان ایشیائی کوچک کے ہنگامون کے فیصلہ کرنے مین مشغول تہا اس بات کو حیلہ حوالہ سے ٹالڈیا مگر خلیل جو بڑا وزیر اعظم تہا اوس نے یونانیون سے غصہ ہو کر کہا کہ اگر تم اپنے قاعدہ کے خلاف کروگے تو سزا پاؤگے کیونکہ ہمارا یہہ سلطان پہلے سلطان کی طرح نرم نہین بڑا حارص و طامع ہے سلطان نے یونان کی دارالحکومت کی فتح پر مستعد ہو کر فوج کی پراگندہ نہونے کی غرض سے ایشیا کے ملکون کا بخوبی انتظام کیا اور یورپ کے شمالی ملکون پر حملہ کرنیکی قصد سے تین سال کے وعدہ پر ہنڈیہر سے صلح کرلی اس کے بعد جو زمینین کہ آرخان مذکور کی پرورش کے لئے دیگئین تہین اور اون کے محاصل کی تحصیل کے واسطے شاہ یونان کی طرف سے جو مقرر تہے

سوان وکیلونکو بڑی بے عزتی سے نکالا- یورپ کے متصل بالفرس کے کنارے قسطنطنیہ سے
پانچ میل کے فاصلہ پر ایشیا کی سرحد مین یلدرم بایزید خان کے قلعہ کے سامنے ایک اور قلعہ کی بنیاد
ڈالی- جب قسطنطین نے یہ ارادہ دیکہا اس کے موقوفی کی درخواست کی جب سلطان نے منظور نہ کی
اور عثمانیون نے یونانی رعایا پر ظلم کرنا شروع کیا تو قسطنطین نے شہر کا دروازہ بند کر دیا چونکہ ۱۴۵۲ع
کو خزاں اور بارش کا موسم تہا قسطنطنیہ کے محاصرہ کی تیاری ہونے لگی اور بہار کے موسم مین مقابلہ ہوا
سلطان کو جسقدر لشکر کی ضرورت ہوئی اکٹہا کیا اور عجیب وغریب ہیبت ناک توپین ڈہالین
اربن انجنیر نے ایک ایسے دیو شکل توپ بنائی کہ دیکہنے والونکی خوف سے جان نکلجائے جب
باروت گولہ گولی اور رسد کا پورا پورا انتظام ہو گیا تو سلطان مقابلہ کو تیار ہوا ادہر قسطنطنیہ مین بہی تیاری
ہوئی یونان کے شاہ نے مغربی عیسوی قومون کے علمار سے اس شہر کی حفاظت کے واسطے جان
ومال سے مدد چاہی مگر یونان کی رعایا ایسی بیدل تہی سب نے انکار کر دیا ٹارس نامی عالم جیّد
عیسوی نے شہر قسطنطنیہ مین توپ کی ٹوپی دیکہنے سے فضیلت کی عمامہ کا اقرار کیا اگرچہ شہر کی
آبادی لاکہہ آدمی کی تہی مگر یونان کے شاہ نے کل چہہ ہزار آدمی کا لشکر جمع کیا اور اوسی عالم کے سپرد
کیا تاکہ وہ خود جاکر عثمانیون سے جنگ شروع کرے پوپ روم نے بہی کچہ سپاہ بہیجی اور جنوا سے
تینن سو سپاہی آئے اور اطالی اور اسپین سے بہی کچہ فوج آئی ۱۴۵۳ع مطابق ۸۵۷ھ
عین بہار کے موسم مین ترکی قسطنطنیہ پر آپہنچی سلطان محمد خان نے مراد خان ثانی کی طرح بندرگاہ سے
بحر مارمورا تک اپنے لشکر کو صف آرا کیا اور محافظت کے لئے مٹی کے دمدمے بطور فصیل کے
بنوائی اور دیوار کے سامنے چودہ دمدمے تیار کئے سینٹ رومینس نے شہر کے دروازہ پر حملہ
کیا توپون کے علاوہ عثمانیون کی ہمراہ منجنیق سے بڑے بڑے پتھر بہی پہینکے جاتے تہے نقب لگانے
والون نے شہر پناہ مین نقب لگائے- مورخین کا بیان ہے کہ ترکی فوج سوائے بحری کے ستر
ہزار سے دو لاکہہ پچاس ہزار سوار تک شمار کئے گئے تہے ان کے سوا تین سو بیس جہاز جنگی جمع تہے عیسوی
فقط چودہ جہاز بندرگاہ پر تہے محاصرہ کی ابتدا ۶ اپریل ۱۴۵۳ع مطابق ۲۶- ربیع الاول ۸۵۷ھ
اس جنگ مین دلیرانہ کام ظاہر ہوئے ترکون نے قلعہ کی دیوار پر سیڑہی لگائی عثمانیون نے حملہ
کرکے اونکو ڈہا دیا اور ایک بیڑا پانچ جہازون کا جسمین رسد گولی باروت تہا یہہ سامان شہر کو آتا
تہا سلطان محمد خان نے انکی گرفتاری کو ڈیڑہ سو جہاز روانہ کئے اور خود بہی اپنی بحری فوج کی فتح
دیکہنے کو لب دریا آیا عیسایون نے جلدی جہازون کو بندرگاہ مین داخل کرکے رستہ بند کر دیا

سلطان کو جو ترکی جہازونکا داخلہ لنگر کی جگہ مشکل معلوم ہوا تو اوسنے پانچ میل کے فاصلہ یعنے نہر باسفرس سے بندرگاہ تک چوبی پل طیار کر کے اپنے جہازون کے ایک حصہ کو اوس رستہ سے بندرگاہ پر پہنچایا جب بندرگاہ کے ایک حصہ پر قبضہ ہو گیا تو بندرگاہ اور دیوار زاویہ خشکی کے نزدیک کشتیون کا پل طیار کر کے اوسپر توپین رکہکر شہر پر گولی مارنی شروع کی ترکون کے دمدمون اور شہر کی فصیل سے آگ برسنی شروع ہوئی اور سات ہفتہ تک یہی حال رہا آخر شہر کی دیوار توڑ کر اندر گہس گئے اسوقت سلطان نے قسطنطین کو پیام بہیجا کہ شہر کو ہمارے سپرد کر دو اوس نے جواب دیا کہ اگر آپ صلح چاہئین تو مجکو بدل منظور ہے اور اگر خراج کی طلب ہے تو بخوشی حاضر ہے لیکن شہر کی تحویل ہرگز نہو گی کیونکہ مین نے اپنی زندگی تک اسکی حفاظت کی قسم کہائی ہے سلطان نے یہہ سنتے ہی فوج کو حکم دیا کہ حملہ کرو اور فتح کے بعد عمارت اور زمین کے علاوہ جو کچھ ہاتہہ لگے آپس مین تقسیم کر لینا ۲۰۔ جمادی الاول ۸۵۷ھ ہجری مطابق ۲۹۔ مئی ۱۴۵۳ء کو صبح کے وقت ترکون نے شہر پر حملہ کیا سلطان محمد خان نے سپاہ کم زور کو ہر اول مین روانہ کیا تاکہ یونانی توپونکی گولونکا نشانہ ہون اور عیسائیونکی تلوارین انہین پر چل کر کند ہو جائین بعد قومی فوج شہر کے حملہ آور دشمنون کے قتل پر بازو کہولے ادہر عثمانیون نے حملہ کیا اودہر ترکی جہازون نے حملہ کیا اودہر ترکی جہازون نے عیسوی دمدمون کے سامنے قدم بڑہایا پہر تو خشکی اور تری دونو طرف سے ترکون نے غلبہ کیا دو گھنٹہ تک خوب جنگ رہے آخر عیسوی فوج تنگ ہوئی یونانیون کے سپہ سالار نے زخم کاری کہایا اور ہلاک ہوا شہر کے لوگون کے حوصلہ پست ہو گئے عثمانیہ دلیر شہر مین داخل ہو گئے جو سامنے آیا اوسے قتل کیا جب کوئی سامنے نہ آیا تو ترکی لوٹ پر گرے ہزارون مرد و عورت حسین گرفتار ہوئے دوپہر کے قریب سلطان محمد خان شہر مین داخل ہوا کلیسائی گرجا عالیشان پرستش گاہ مین جاکر آذان کہوائی اور خود منبر پر بیٹہکر اللہ تعالیٰ کا شکریہ بجالایا اس کے بعد سلطان نے قسطنطین کی لاش منگائی اوسکا سر کٹوا کر تمام شہر مین پہروایا پہر ایشیا کے شہزادونکو بہیجوایا کچہ یونانی جہاز کے ذریعہ سے بہاگ گئے باقی پکڑے گئے بعضونکو قتل کیا بعض کو جزیہ لیکر چھوڑ دیا جب اس سے اطمینان ہو گیا تو سلطان محمد خان دارالامارہ شہنشاہ یونان مین داخل ہوا جب وہان کسیکا پتا و نشان نہ پایا تو پہر وہان سے باہر آیا شاہانہ جشن کی تیاری کی اور قسطنطنیہ کو اپنا دارالخلافت قرار دیا اور یونانیون کو قسطنطنیہ مین آباد ہونے کو بلایا اونکے آباد ہونیسے بہی شہر خالی رہا تو اپنی مملکت سے ہزارون آدمی بلوا کر آباد کئے جسوقت قسطنطنیہ کو فتح کیا تو سلطان

کی عمر تیئیس ۲۳ برس کی تہی ۸۵۹ہجری مطابق ۱۴۵۴ع مین سلطان نے صوبہ پیلوپونی سس کو فتح کیا اور دوسرے سال شہر تربیزان پر اپنا قبضہ کیا سرویہ و باسینہ کو مملکت عثمانیہ سے ملایا مفتئ اسلام علی البسطامی نے شاہ سرویہ کو سلطان کی قید مین اپنی تلوار سے مار ڈالا ۸۶۰ہجری اور ۱۴۵۶ع کو سلطان نے ہنگری پر یورش کیا بہت سے عیسوی ہلاک ہوے شاہ ہنگری کے ایسا زخم آیا کہ ملک عدم کو روانہ ہوا پہر سلطان نے بلگریڈ جو کہ ہنگری کی کنجی تھی اوسپر محاصرہ کیا الغرض شہر بھی فتح ہو گیا تہا کہ یکایک مینہہ برسنا شروع ہو گیا تو شہر کا محاصرہ چہوڑ دیا واپسی کے وقت گرد سفید بگتر پر فتح پائی اور اوسی سال بہار کے موسم مین اون یونانیون پر جو اپنے کہوے ہوئے شہرون پر قبضہ کرنیکی فکر مین تہے حملہ کیا اور ترکونکی فتح ہوئی پہر تو کارفس نامی ٹاپو پر جا چہڑا اور لے لیا ۸۶۳ہجری مطابق ۱۴۵۸ع مین سمندرہ پر چڑہائی کی اور قبضہ کر کیا اور عیسائی ذلت سے نکالے گئے دو برس کے عرصہ مین چالیس شہر فتح کئے ۸۶۳ہجری مطابق ۱۴۵۹ع مین ایشیا جاکر خضر احمد بیگ کے ملک کو اوس کے بہائی اسمعیل بیگ مکار سے چہین لیا جب خضر احمد بیگ کپہ دوشیہ کے بادشاہ اعظم حسن کی پناہ مین گیا تو سلطان نے اوس کے ملک کو جا گہیرا اور اعظم حسن کو شکست ہوئی شہر سینوپا بہی ہاتہ آیا وہان سے تربیزان کا قصد کیا شاہ تربیزان کے داماد حسن بیگ پر بہی فتح ہوئی شہر کو گہیر لیا بادشاہ نے اپنی سلطنت سلطان کے حوالہ کر دی سلطان نے شاہ تربیزان کو معہ اوس کے خاندان کے قسطنطنیہ بہجوا دیا اور خود یورپ کو آیا جب یونان کے علاقے کے شہرون پر قبضہ ہو گیا تو ۸۶۵ہجری مطابق ۱۴۶۰ع مین جنگی جہازون کو لیکر وہ جزیرہ جو یونان کے متعلق تہے اونکی طرف چلا جسوقت آر کے پلے گو جزیرون پر فتح ہوئی تو یکایک خبر آئی کہ والیشیہ کے حاکم نے منحرف ہو کر فساد مچایا ہے یہ سنتے ہی سلطان ادہر کو روانہ ہوا اور دشمن کو جلاوطن کر کے اوس کے چہوٹے بہائی کو اسکی جگہہ قایم کیا ۸۶۸ہجری اور ۱۴۶۳ع مین اپنے مملکت کی مشرق کی جانب گیا اور وہان کے صوبجات کو زیر فرمان کیا باسینہ کا حاکم مارا گیا وہان قلعہ حفاظت کیواسطے ترکون نے آباد کیا باسینہ اور انیشنہ حد کو ہی درون پر چہوٹے چہوٹے قلعہ بنائے ۸۶۹ہجری مطابق ۱۴۶۴ع مین ابراہیم بیگ کارینہ کے حاکم عثمانیہ سلطان کے دشمن کا انتقال کیا اور اوس کے بڑے بہائی اسحاق بیگ نے باپ کی ریاست پر قبضہ کر کے اپنے بہائیون کا برا حال کیا انہون نے سلطان سے فریاد کی اور دادچاہی سلطان نے دشمنین سے احمد بیگ ثانی کو حاکم مقرر کیا اور بہت سی فوج اسکی ہمراہ کر کے اسحاق بیگ کے

مقابلہ کو روانہ کیا احمد بیگ نے اسحاق بیگ کو مغلوب کیا اور آپ اوسکی جگہہ حاکم ہوا اور بہت سے
تحفے سلطان کی خدمت مین روانہ کیے اور منظور نظر سلطانی ہوا ۸۷۰ھ ہجری مطابق ۱۴۶۵ع مین
سلطان نے ونیشیہ کے حاکم سکندر بیگ پر چڑہائی کی اور شہر سے اوسکو بہگا دیا اور اس صوبہ کے
نزدیک نیا شہر بسایا ۸۸۱ھ ہجری اور ۱۴۷۶ع مین عثمانیون کے دشمن یعنے کارمینہ کے حاکمون
کو نیست و نابود کرنے پر تیار ہوا جب وہ شہر بہی ہاتہ آیا تو اپنے بڑے بیٹے مصطفے کو اوس ملک کا
بادشاہ بنایا دوسرے سال کارمینہ کے اون شہرونکو جنکے باشندے اوسکی اطاعت سے منحرف
تہے سخر کیا اقصر اور غلق شہرونکو فتح کرکے قسطنطنیہ کا ارادہ کیا اور قسطنطنیہ کی فتح کے بعد جو فتحتین
عثمانیون کو حاصل ہوئین اونمین عمدہ فتح صوبہ کریمیہ کی لڑائی کی یہہ وجہ ہوئی کہ سلطان اور جنوا کے
باشندونمین مخالفت اسوجہ سے رہی کہ وہ مستحکم شہر کوفہ اپنے قبضہ مین رکہنا چاہتے تہے دوسری
وجہ یہہ کہ کریمیہ کے خان تاتاری نے جسکو اوسکے بہائیون نے معزول کیا تہا اس نے سلطان
سے کمک چاہی سلطان نے منظور کیا احمد قدوق وزیر اعظم نے ۸۸۰ھ ہجری مطابق ۱۴۷۵ع
مین قومی جہازون کے ایک بیڑے اور چالیس ہزار آدمی کی جمعیت سے شہر کافہ پر جسکو استنبول
خرد بہی کہتے ہین چڑہائی کی اور چار روز مین اوسکو فتح کیا تمام مال و اسباب کو خوب لوٹا چالیس ہزار
باشندونکو قسطنطنیہ بہجوایا شہر جنوا کی ڈیڑہ ہزار نوجوانونکو جبراً عثمانیہ فوج مین بہرتی کیا کریمیہ کے
تمام صوبہ پر ترکی حاکم رہے اور جو جو رئیس وہان مقرر ہوے وہ تین سو برس تک عثمانیہ مہردارون
کے فرمانبردار رہے ۸۸۲ھ ہجری مطابق ۱۴۷۷ع کو سلطنت وینس کو دہمکی دی اور یورش کرکے بہت
سے شہر اور گانون کو جلایا۔ وینس کے لوگون نے مجبوراً سلطان سے صلح کرلی کہ جب ہمکو ضرورت ہو
اوسوقت سو جنگی جہازونسے مدد کرین ۸۸۵ھ ہجری مطابق ۱۴۸۰ع مین سلطان نے اپنے بری
و بحری فوجکو جزیرہ رودوس جو عیسائیون کے علاقہ مین تہا اسکی تسخیر کو زیر فرمان مسیح پاشا روانہ
کی جب اوس کے چہوٹے چہوٹے مقام فتح ہوگئے تو عثمانیون نے آسانی سے شہر رودس
کو گہیر لیا اور کچہ عرصہ کے بعد ترکون نے حصار کی دیوار ڈہائی اور شہر مین داخل ہوئے قلعہ کی
فصیل پر عثمانی علم نصب کیا جب مسیح پاشا نے لوٹ کو منع کیا اور کہا جو کچہ مال و اسباب ہاتہ
لگے وہ سلطان کی نذر کیجاوے ترکی رنجیدہ ہوے اور جو شہر کے باہر تہے وہ اندر اگر ہمراہیون کی
مدد کرنیسے دست بردار ہوے پہر عیسائیون نے ترکون پر غلبہ پایا عثمانیون کو پسپا کردیا کہتے ہین
جس روز جزیرہ رودس پر ترکون نے حملہ کیا اوسی دن احمد قدوق کریمیہ کا فتح کرنے والا

اطالی پر پہونچا - اور اطالی کی کنجی یعنے شہر اٹرانٹو کو فتح کیا وہان کے صدہا باشندونکو قتل کیا ۸۸۵ ہجری مطابق ۱۴۸۰ء مین سلطان نے باسفرس کی راہ سے جزیرہ روڈس کا ارادہ کیا کریکایک بیمار ہوا اور ۵ ر جمادی الاول ۸۸۶ ہجری مطابق ۳ - مئی ۱۴۸۱ء کو دنیا سے کوچ کیا - قاعدے کے موافق سلطنت عثمانیہ کا وارث اسکا بیٹا بایزید خان ثانی ہوا اور تخت پر جلوس فرما ہوا سلطان محمد خان ثانی کی عمر اکاون برس کی ہوئی تیس برس تین مہینے بادشاہت کی اپنے عہد سلطنت مین بارہ سلطنتوں اور دوسو شہرونکو اپنا مطیع کیا مورخین کا بیان ہے کہ سلطان نے جب قسطنطنیہ کو فتح کیا تو یہہ سُنا کہ قبر صحابی رسول مقبول ابو ایوب انصاری اسی علاقہ مین شہادت پائی جو اہل اسلام بادشاہ فتح یاب ہوگا اسکو الہام غیبی سے اون بزرگ کے مدفن کا پتا ملیگا سلطان نے بمدد حضرت شیخ شمس الدین رح کی جو ہمیشہ سلطان کے ساتھہ رہتے تھے مزارات کی تحقیق کی اونہون نے سلطانکو ایک قصبہ کیطرف لیجاکر صحابی موصوف کی قبر کہدواکر دکہادی جب مزار کی لوح دکہائی دی - تو اسپر یہہ لکھا تھا (ہذا قبر صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی ایوب خالد بن زید الانصاری) سلطان نے دیکھکر خدا کا شکر کیا اور مقبرہ اور ایک عمدہ جامع مسجد تعمیر کرائی - + + + + + + + + + + +

نوین فصل سلطان الغازی بایزید خان ثانی کی سلطنت کے بیان مین

شہسواران کارزار فصاحت ویکہ تازیان میدان بلاغت کا بیان ہے کہ سلطان محمد خان ثانی اپنے دونون فرزند بایزید خان کو آمیشیہ اور جم کو اکونیم کا فرمارو ابنایا تہا - دونون فرزندون نے لڑکپن مین آداب شاہی اور طریق کشور کشائی کی تعلیم خوب پائے تہے بایزید خان ثانی جو آمیشیہ کا حاکم تہا اسکو مکہ معظمہ جانے کا خیال اکثر رہتا تہا وزیر اعظم نے سلطان کی رحلت کی خبر دی اور یہہ عرض کیا کہ مکہ معظمہ کے خیال دلسے گذر کیجیے اور تخت وتاج وعنان سلطنت کو ہاتہہ مین لین اور زینت فرمائین بایزید خان نے وزیر اعظم کو لکھا کہ جب تک بیت اللہ شریف نجاؤنگا ہرگز نہ آؤنگا اور میرے آنے تک میرے فرزند گور خد کو میرا جانشین بناؤ یہہ حکم روانہ کرکے بیت اللہ شریف کو روانہ ہوا یہان وزیرون نے گور خد کو قایم مقام کیا جب بایزید حج سے مشرف ہوکر آیا سلطنت کا کچہہ بھی خیال نہ کیا اور فرزند کو لکھا کہ تم ہی عثمانیہ سلطنت کے مالک رہو مین گوشہ نشین ہوکر یاد خدا مین رہون اور دوسرا فرمان وزیرونکو اسمضمون کا روانہ

شبیہ سلطان الغازی بایزید خان ثانی



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

کیا کہ تم گورخد کی تابعداری و اطاعت فرمانبرداری کرو جب وزیراعظم نے دیکھا کہ بایزید خان
بادشاہت سے دست بردار ہوا تو وزیر و نکی رائے سے اور سلطان محمد خان ثانی کی وصیت کے
موافق بایزید ہی کی تخت نشینی کی تجویز کی اور گورخد سے عرض کی کہ حضور کے پدر بزرگوار بیت اللہ
سے تشریف لے آئے حلب مین مقیم ہین تابعدارون کو یہہ عرض کرنی ضرور تھی آگے جو مرضی
حضور ہو گورخد نے وزیراعظم سے کہا کہ تو نمک حلال ہے مگر تیری اس تقریر سے نمکحرامی کی بو آتی
ہے تو جانتا ہے کہ مین پدر بزرگوار کا نائب ہون مستقل نہین ہون چہوٹونکو بزرگونکا خلاف لازم نہین
جب وہ تشریف فرمان ہونگے تو تاج و تخت کو زینت بخشین گین اسمین بایزید کے آنیکی خبر ہوئی
گورخد مع اراکین سلطنت باسفرس کے راستہ سے باپ کی پیشوائی کو روانہ ہوا جب ملاقات ہوئی
گورخد نے باپ کے قدمون پر سر جہکایا باپ نے اوسکا سر سینہ سے لگایا بعد گورخد نے باپ کو
منبر پر بیٹہایا اور لشکر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ میرا باپ عثمانیہ سلطنت کا وارث اور آفتاب ہے مین
چاند ہون میری روشنی اس کے ہونے سے تھی اب اس کے آگے میری کیا مجال کہ روشنی کا دعوی
کرون یہہ کہکر بایزید خان کو قسطنطنیہ مین لیجاکر تخت پر بیٹہایا دوسرے دن سلطان بایزید خان ثانی
کی اجازت سے گورخد میا گنیشیہ کو روانہ ہوا۔ اب شہزادہ جم بایزید کا چھوٹا بھائی جو اس
حال سے آگاہ ہوا تو نہایت غمگین ہوا اور اسکی ساری امیدین قطع ہوئین کیونکہ یہہ تو کہہ رہا تھا
کہ بایزید کی پیدائش کے زمانے مین پدر بزرگوار سلطان کب ہوے بلکہ جب وہ عثمانیہ سلطنت
کے کارفرما ہوے تو مین پیدا ہوا اسوجہ سے سلطنت عثمانیہ کی وراثت مجھے پہنچتی ہے اور محمد خان
نے اوسکو تخت پر بیٹہانے کی نصیحت کب کی ہے یہہ وزیر نے گھڑی ہے یہہ جو خبط ہوا تو شہر کے باشندون
کو انہین باتون سے اپنا مطیع کیا اور برصہ مین علانیہ آپ بھی سلطان کہلایا جب سلطان بایزید
نے سنا کہ جم فتنہ پر آمادہ ہے فوج جرار لیکر ایشیا کو روانہ ہوا پہلے ہی مقابلہ مین جم نہ جم سکا بھاگا
حلب سے ہوتا ہوا مصر مین جا پہنچا شاہ مصر کو اپنی کہانی بنا کر سنائی وہ اس کے دم مین نہ آیا اور یہہ
کہا اتفاق سے اتفاق بہتر ہے تم اپنے بھائی بایزید سے ملجاؤ ورنہ سوائے خرابی کے کچھ حاصل
نہوگا اور اگر یہہ نہین تو بیت اللہ شریف چلے جاؤ جب آؤگے اور اوسوقت تک اگر بایزید کی
سلطنت مین کچھ خلل واقع ہوگا تو مین تمہاری مدد کرونگا جم نے دیکھا کہ یہہ تو جال مین نہ پہسا تو بیت اللہ
شریف کے سفر کے بہانے سے جو جو چیزین درکار تھین شاہ مصر سے لین اور روانہ ہوا راستہ مین
صوبجات وارصاق و ترغاد کے امیرون سے سازش کی جب انہون نے اسکا ساتھ دیا تو دو بادو

بایزید سے آن بھڑا پہر بھی شکست ہوئی اب بہیس بدلکر جنگل جنگل پریشان ہوکے ایک جہاز مین
سوار ہوکر جزیرہ **رودس** مین پہنچا وہان سے جو نکلا تو پوپ روم سے ملا اوس نے شاہ نیپلین سے
دوستی کرادی وہان جو یہہ موقع ملا تو اس نے اپنی مکاری کے جال مین اوسے پہنسایا اور اوسکے
آگے یہہ قسم کہائی کہ جب مین عثمانیہ سلطنت پر قابض ہونگا تو عثمانیون کو تمھاری مملکت مین
پاؤن بھی ندہرنے دونگا بایزید یہہ خبر سنکر گہبرایا اور مصطفے نام نائی نے عرض کی کہ اگر غلام کو حکم
ہو تو وہان جاکر اپ کے مدعی کا کام تمام کرون بایزید نے کہا اگر تو یہہ کام کرے تو تجھکو وزیر اعظم
کرون مصطفے نے آداب بجایا اور رخصت ہوکر جہاز پر سوار تہوڑے دنو نمین نیپلس مین جا پہنچا شہر ۱۴۹۵
شہزادہ جم نے جو سنا کہ ایک نائی ترک آیا ہے اسکو بلایا اور شہر کی حقیقت پوچھی غرض
اسکو نوکر رکہلیا ایک روز جم اصلاح بنواتے وقت سو گیا نائی نے استری سے اوس کے گلے کو کاٹ
دیا یہہ جان بحق ہوا نائی قسطنطنیہ کو راہی ہوا جب شہر مین آیا سلطان کے دربار مین حاضر ہوکر ساری
کیفیت عرض کی پہلے تو بایزید کو یقین نہوا جب تحقیق خبر آئی تو جم کی لاش منگاکر برصہ مین دفن کرائی
اور نائی کو بموجب اقرار کے وزیر کیا اس کے بعد سلطان بایزید کی **وینس** اور ہنگری سے جنگ
ہوئی۔ **لیپانٹو۔ مودن کوئن** پر سلطان کا قبضہ ہوگیا سنہ ۱۴۸۳ع عیسوی شروع ہوتے ہی مسلمان
اسپین نے عیسویون کے ظلم سے عاجز ہوکر سلطان سے فریاد کرنے آئے سلطان نے فوج بھجواکر
اوسکو فتح کرلیا سنہ ۱۴۹۹ع مین سلطان کے امیر البحر نے وینس کے باشندو نپر چڑہائی کی **لیپانٹو**
کے لئے مین بہت کوشش کی پہر سنہ ۱۵۰۰ع مین **پوپ** اور **اسپین** و **وینس** کے جہازی
بیڑون سے لڑائی شروع ہوئی اور خوب بہادری سے حملہ کیا یہہ تو ہوا اب سنئے سلطان بایزید
خان کو ضعیفی جو آئی تو اوس کے تینون فرزند یعنے **گورخد۔ احمد۔ سلیم** سے ہر ایک کو سلطان
بننے کی دہن سمائی سلیم نے جو **ترپیزان** کا حاکم تہا اس نے **کرخاش** پر یورش کرنے کا ارادہ
کیا بایزید کو جو خبر ہوئی اس نے منع کیا پہر بہی اس نے دوبارہ یہہ حرکت کی کہ یورپ کی عملداری
کی درخواست کی غرض یہہ تھی کہ دار السلطنت قریب ہو جائے اور **یونوپل** مین ہر وقت
سلطان کے پاس رہون جب سلطان نے منظور نکیا تو وہ لشکر کثیر لیکر ادریونوپل پر آگیا اور
عثمانیہ لشکر نے سلیم سے جنگ کی ٹہرائی لیکن سلطان کو لڑائی منظور نہوئی **گلر بیگ** نے رومیلیا
کے وسط مین سمندرہ کی حکومت سلیم کو دیکر صلح کرلی اسمین گورخد اور احمد نے ایشیائی کوچک
مین فساد برپا کیا بدمعاشون نے جو عثمانیہ باقاعدہ لشکر مین سے آپکو کہتے تہے شیعہ مذہب کے

لوگونکے ساتھہ جو ایشیائی کوچک مین رہتے تہے ملکر سر اوٹھایا شاہ قلی شیعونکی جماعت کے سر
گروہ نے (جسکو عثمانی شیطان قلی کہتے تہے) عثمانی فوج کو شکست دی جب عثمانی وزیر اعظم سے
مقابلہ ہوا تو ۱۵۱۱ء کو شہر سارم شاق لق کے متصل دونونکا کام تمام ہوا - ادہر شہزادہ
سلیم تو تاک مین لگا ہوا تھا شہر آوریونوبل مین معہ فوج کے جا گہسا عثمانیہ سلطنت کے حق اسکو
ہلے جب سلطان بایزید خان تھوڑے ہمراہیون کے ساتھہ شہر کو آیا اور سلیم باپ کے مقابلہ کو آیا
سلطان بایزید کی دس ہزار فوج نے جو اللہ اکبر کا نعرہ کر کے حملہ کیا تو لشکر کیا سلیم ہی کو زندگی
کے لالے پڑگئے سلیم بہاگنے کو تیار ہوا سلطان کی فوج نے تعقب کیا مگر سلیم کے دوست فرہاد
نے اسکو اون کے پنجہ سے بچا کر نکالدیا سلیم بندر آخیولی واقع بحر اسود جہاز مین بیٹھکر اپنے
سسرے خان کریمہ کے پاس پہنچا وہان بھی باغی بہت سا جمع ہوگیا تو سلیم نے دوبارہ عثمانیہ
تخت چہین نے کا ارادہ کیا یہہ ذکر نہین چہوڑ اب سلطان بایزید کا حال سُنیئے کہ یہہ شہزادہ
احمد کے تخت پر بٹھانے کی خیال مین رہے مگر فوج و سپاہ احمد اور گورخد نسے ناراض اور سلیم کی
طرف رجوع رہے سلطان بایزید نے احمد کو پوشیدہ جنگ کی تیاری کا حکم دیا مگر فوج نے
ناراض ہوکر شہزادہ سلیم کو کہلا بہیجا کہ احمد لشکر لیکر آتا ہے تم مقابلہ کر کے دار السلطنت کو اسکے
ہاتہہ سے بچاؤ سلیم کو یہہ پیام عین بارش کے موسم مین پہنچا تین ہزار سوار لیکر نیشر کی نہر منجمد
سے دار الخلافت کی طرف مثل بجلی کے آیا شہر سے تیس میل تہا کہ سردار آغا معہ وزیرون کے
استقبال کر کے شہر مین لائے سلطان نے بہت سا روپیہ دیکر صلح کرنیکی تجویز کی مگر اوس نے
انکار ہی کیا - ۱۸ صفر المظفر ۹۱۸ھ ہجری مطابق ۲۵ اپریل ۱۵۱۲ء مین عثمانیہ لشکر
سلطان کے در دولت پر حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہم حضور کے دیدار کے مشتاق ہین سلطان نے
جو یہہ طور دیکہا سلیم کی تاج بخشی کا اقرار کیا - جب سلیم نے آگے بڑہکر دست بوسی کی تو بایزید
نے سلطانی خلعت اپنے بدن سے اُتار کر اوسکو مرحمت کیا اور بایزید خان میاگنیشیہ کو روانہ
ہوا سلیم معہ لشکر پیدل سلطان کے جلوس مین شہر کے دروازہ تک آیا مگر بایزید کو ایسا رنج
اور صدمہ ہوا کہ جس سے رستہ مین ایک چہوٹے سے گاؤن مین پہنچکر انتقال فرمایا - یہہ افواہ
ہے کہ باپ کو بیٹے نے زہر دیا - ترکی مورخین کا بیان ہے کہ سلطان بایزید کی عمر ساٹہہ برس
کی ہوئی ۳۲ بتیس سال تک سلطنت راتی کی بہر حال سب مورخین متفق ہین کہ سلطان بڑا دلیر
بہادر معرکۂ ہیجا کا شیر تھا شریعت محمدی کا پیرو علماء دین کا قدر دان اور خود بھی جمیع علوم وفنون

مین یکتائے زمان - اس نے شہر عثمانجق کے متصل نہر خزالارماق پر سنگ مرمر سے انیس کمانون کا پل بنوایا - دیوار شہرپناہ قسطنطنیہ کی جو زلزلہ سے گرگئی تہی وہ تعمیر کرائی -

دسوین فصل سلطان الغازی سلیم خان اوّل کی سلطنت کے بیان مین

صف شکنانِ معرکۂ نکتہ دانی و قلعہ کشایان میدان بلاغت نیر زمانی کہتے ہین کہ اس سلطان کا غصہ غضب کا تہا اپنی دادا صاحب سلطان محمد خان کے سامنے پیدا ہوا تہا اوسوقت آپکی والد بزرگوار بایزید خان آمیشیہ کے حاکم تہے - چالیس برس کی عمر مین ۱۹ - صفر المظفر ۹۱۸ھ ہجری مطابق ۱۵۱۲ء مین یہہ سلطنت پر قایم ہوا آٹہہ ہی برس کے عرصہ مین عثمانیہ ملکت کی قوت دوچند ہوئی عالم اور فاضل اور بڑا مدبر تہا اوسکی وزیر زندگی سے ہاتہہ دہوے تہے مہینہ بہر سے زیادہ جیتے نہ تہے جو اس عہدے پر قایم ہوتا - زندگی سے مایوس ہوتا ایکروز وزیر اعظم نے جسکا نام پیری پاشا تہا - سلطان سے عرض کی کہ حضور ایکروز اس نمکحلال کو بہی قتل سے سرخروئی بخشین گیں لہذا امیدوار ہون کہ یہان کے کاروبار سے رخصت دیکر دوسریکو انتظام کے واسطے روانہ کرنے کا حکم فرماوین سلطان سلیم نے ہنسکر کہا کہ مین تیرے قتل ہی کی تجویز مین ہون مگر تجسا اور ابہی تک نہین ملا اس لئے تجہے سرخرو نہین کیا کہتے ہین اوسکو جنگ کا مزا پڑا ہوا تھا یہانتک کہ غیر تو غیر اولاد کی کچہہ پروا نہ تہی اسکی سلطنت کے زمانے مین صبح و شام لڑائی کا ہنگامہ رہا اسکا ہمیشہ لڑائیون اور شکارگاہون مین قیام رہا فارسی اور ترکی تاریخ کی کتابون مین یادگار زمانہ ہوا فارسی زبان مین صاحب دیوان ہوا ہے عالمونکی ہمیشہ عزت اور قدر کرتا رہا صوبہ گرجستان کی تاریخ ادریس سے اس نے لکہوائی ہے جب مصر کو فتح کیا اپنے مشیر باکمال شہزادے سے اوسکی فتح کی تاریخ لکہوائی - سلطان سلیم دراز قد کوتاہ دست تہا - مونچہین دست ظلم کیطرح دراز ڈاڑہی انصاف کی مانند ندارد - آنکہین سرخ خونخوار شکل جسدن یہہ تخت پر بیٹہا اوسیدن تمام لشکر نے گلی کوچون مین تلوار چمکائی اس سے یہہ غرض تہی کہ سلطان کو معلوم ہو کہ تخت انہین تلوارونکی بدولت ہاتہہ آیا ہے اگر تو اون سے منہ پہیریگا تو سلطنت سے خارج کیا جائے گا - لیکن سلطان ان گیدڑونکی آواز سے کب ڈرتا تہا ناخوش ہوکر ادہر نگیا مگر سکو انعام سے شاد کیا اور جو کسی صوبہ کی حاکم نے اس ہنگامہ مین سلطان سے محاصل کی اضافہ کی درخواست کی تو اوسکو سلطان نے اپنے ہاتہہ سے ہلاک کیا اب اس کے بہائیون کو جبر آ اس کے

شبیہ سلطان الغازی سلیم خان اوّل



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی۔

تخت پر بیٹھنا ناگوار ہوا تو مقابلہ کو آمادہ ہوئے سلطان بایزید خان کے آٹھہ بیٹون مین عبد اللہ محمد
شہنشاہ ۔ عالم شاہ محمود تو باپ کے سامنے مرگئے تھے مگر محمد شاہ کا بیٹا اور عثمان عالم شاہ کا بیٹا اور ہوئے
وآرخان و امین محمود کے بیٹے اور گورخد لاولد اور شہزادہ احمد معہ چار فرزند یہ سب کے زندہ رہے اور سلیم کا
بھی ایک بیٹا شہزادہ سلیمان تھا سلیم کے بھائیون نے ابتدا مین اپنی رضا و رغبت سے اوسکی سلطانی
کو قبول کیا تھا اور اپنے صوبہ داری کے قیام کو بے خلاف سلیم کی جانب قبول کیا مگر شہزادہ احمد
صوبہ اماسیہ کے حاکم نے شہر بروصہ کو چھینا اور باشندون پر محصول زیادہ کیا اور تخت کے لینے کو آمادہ
ہوا سلیم خان یہ خبر سنتے ہی معہ فوج ایشیائے کوچک کو آیا اور ایک بڑا جہازی کنارے کی حفاظت کے
واسطے بھیجا احمد مقابلہ کی تاب نہ لایا بھاگا اور اپنے دو بیٹونکو اسمعیل شاہ ایران کے بادشاہ کے پاس
مدد کے واسطے بھیجا ادہر سلیم شاہ بروصہ پر قابض ہوا کچھ دن نگذرنے تھے کہ سرداران سلیم نے احمد
سے سازش کی پھر جنگ تازہ ہوئی شہزادہ احمد نے اکثر مقامون پر قبضہ کر لیا سلطان سلیم نے اپنے
وزیر کو سازش کی گمان سے سولی دیدی سلیم کے لشکریون نے اس کے پانچ بیٹونکو قتل کیا سب کو
مراد خان ثانی کے مقبرہ مین دفن کیا ۔ گورخد جنگ پر آمادہ نہوا سلیم نے جو سنا تو گورخد کے صوبہ مین
دس ہزار سوار لیکر خفیہ جا پہنچا گورخد کو گرفتار کیا اور رات کو ایک سردار سے کہا کہ گورخد کو مار ڈال
گورخد سوتا تہا وہ آیا اور اوسکو جگایا اس نے مہلت چاہی اور اس مہلت مین سلیم کے ظلم کا مرثیہ کہا بعد
اوسکے ہاتہ سے قتل ہوا سلیم مرثیہ سنکر بہت رویا اور اہل شہر کو تین روز تک اوسکی تعزیت کا حکم دیا
اپنے ظلم سے وہ خود نادم ہوا ۔ اتنے مین شہزادہ احمد نے حملہ کیا اور فتح پائی ۲۴ ۔ اپریل ۱۵۱۳ء مین
سلیم کی کمکی فوج کے آتے ہی جو مقابلہ کیا تو احمد گورخد کی طرح مارا گیا قتل کے وقت سلیم کے ملنے
کی التجا کی جب منظور نہوئی تو سلطانکی نذر کو یادگاری کے لئے اپنی انگوٹھی قاتل کو دیدی اور بروصہ
مین دفن ہوا دوسرا قصہ سنو کہ سلیم کی تخت نشینی سے پہلے رعایا مین شیعہ مذہب جاری ہوا تھا
شیعون نے عثمانیہ مملکت مین اپنا قدم جمایا تھا جب فتنہ گھر مین ہوا تو سلیم کو غیر ملکونکی فتح سے پہلے
گھر کا فکر ہوا جب یورپ اور ایشیا کے شیعون کا شمار زیادہ ہوا تو عورت مرد بچے ستر ہزار تھے
سلیم نے اپنی فوج کو یون تقسیم کیا کہ ایک حصہ فوج کا شیعون کے رہنے کے شہرون پر متعین کیا اور
سب کو قید کر کے چالیس ہزار کے قریب قتل کرائے باقی سب کو قید کیا جب فارس
کے بادشاہ اسمعیل شاہ کو یہ خبر ہوئی تو آگ ہوگیا سلیم کو معزول کا ارادہ
کرنے کا ارادہ کیا چونکہ سلیم با اختیار سلطان تہا یہ سنتے ہی آگ بگولا ہوگیا چونکہ شاہ اسمعیل

احمد کے بیٹے مراد کو اسکا قایم مقام بنانے پر آمادہ ہوا لشکر کی فراہمی شروع ہوئی۔ کہ سلیم نے بھی فارس پر یورش کرنیکا ارادہ کیا تین بار اپنے سرداروں سے رائے لی کسی نے جواب نہ دیا آخر عبداللہ نامی نے عرض کی کہ غلام معہ ہمراہیون حضور کی رفاقت مین یورش کرنیکو حاضر ہے سلیم نے اوسکی نمک حلالی پر خوش ہوکر ستلو کے صوبہ کا حاکم کردیا ۲۴ - اپریل سنہ ۱۵۱۴ع مطابق سنہ ۹۲۰ ہجری جمعرات کے دن سلیم نے معہ فوج سفر کا قصد کیا رستہ مین فارس کا ایک جاسوس پکڑا گیا جب سلطان کے سامنے آیا تو سلطان نے ایک نامہ اسمعیل شاہ کو اس مضمونکا لکھکر اسکو دیا اور چھوڑ دیا **مضمون نامہ یہ تہا** بعد حمد نعت معلوم ہو کہ عثمانیہ سلطنت کا حکمران سرخیل پہلوانان زمان عادل صف شکن دین حق کے دشمنون کا دشمن سلطان سلیم خان ابن سلطان بایزید خان ہون اور تو ایرانی فوج کا سردار ضحاک و افراسیاب قایم مقام ہی تجہے جتاتا ہون کہ اللہ کا کلام حق اور درست ہے لیکن اوس کے رمزونکا معلوم کرنا آدمی کا کام نہین قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین نے زمین و آسمان کو بیفائدہ نہین بنایا انسان اشرف المخلوقات ہے اس نے خدا کی عنایت سے زمین پر خلافت پائی ہے انسان رمزاور دقیقونکو جب پاتا ہے کہ طریقہ اہل سنت اختیار کرے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم وصحابۂ کرام ظل اللہ تعالےٰ کی پیروی کرے تو وہ راستی پر پہنچے تو نے نجات کی رستہ کو ترک کیا ہے اور مذہب اسلام کے پاک اصولونکو ضایع کیا مسجدون کے منبر تیرے ہاتھ مین سرنگون شرع کی مخالفت کی مکاری سے تم نے مشرق رویہ کی ایک ریاست غصب کی ہے اور سر اوٹھاکر مسلمانون کے ستانے پر آمادہ ہوا اس لئے علماء مفتیان و قاضیان دین نے تجہپر فتوے قتل کے دے ہین اس آیت کے مطابق - اے ایمان والو اللہ کا حکم بجالاؤ - لہذا ہر ایک مسلمان حق دین کی تائید کے لئے تمسے مخالفت پر جہاد کرنیکو تیار ہے اسواسطے تجھکو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر اب بھی اپنے ہوش کے کان سے غفلت کی روئی نکالے تو خیر ورنہ اچھا نہو گا زیادہ والسلام من اتبع الہدیٰ جب سلیم شہر سیواس پر پہنچا تو فوج کا شمار ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہ اب سنئے پہلے تو اسمعیل شاہ نے کچھ جواب نہ دیا سلیم نے دوبارہ اوسکے جیکانے کو اور خط بہیجے اوس نے صرف ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کیا - **شاہ اسمعیل کے نامہ کا مضمون** دوستی کے سلسلہ کی مضبوطی صلح پر ہو - لڑائی مین کچھ فائدہ نہین مجھسے لڑنیکی کوئی معقول وجہ نہین افسوس یہہ ہے کہ تمنے اپنے خطوط مین وہ مضمون لکھا ہے جو تمہاری شان کے خلاف ہے

شاید یہہ خط تمہارے اوس وزیر نے تحریر کیا ہو جسکو افیونکی پینک سے فرصت نہ ہوگی۔ جو کچھ خواہش الہی ہے بتقریب ظہور مین آجائیگی اب تم مختار ہو مین بھی قاصر نہین۔ اگر تم لڑتے ہو مین کب ڈرتا ہون والسلام۔ اِس نامہ کے ساتہہ ایک صندوق افیون کا سلیم کے وزیر کے نام روانہ کیا سلطان نے جب ملاحظہ کیا (چونکہ سلطان افیون کا عادی تہا) خط کے پہنچتے ہی آگ ہوگیا خط معہ قاصد کے کرکے ٹکرے کر ڈالے اور لشکر کو لیکر دیار بکر و گرجستان و آذربایجان سے جو اوسوقت ایران کا دار الخلافہ تہا شہر تبریز پر چڑہائی کی جارجیہ کے حاکم نے سلیم خانکو ایک نامہ معہ رسد بہیجا۔ اسمعیل شاہ نے بھی جنگ کا ارادہ کیا خالدرن کے میدان مین ۳۰۔ اگست سنہ ۱۵۱۴ء مطابق سنہ ۹۲۰ ہجری کو عثمانیون اور ایرانیون مین جنگ ہوئی ہر ایک بہادر نے اپنی اپنی بہادری و شجاعت ظاہر کی۔ اسمعیل شاہ نے عثمانیہ لشکر کے میسرہ کو پریشان کیا مگر ترکون نے خیمہ چہوڑ کر میسرہ مین شریک ہوکر بندوقونکی جاڑ مارنی شروع کی گولیونکا مینہ برسا دیا ایرانیونکی ہمت توڑ دی تہوڑی دیر مین شکست ہوئی ایرانیونکا سپہ سالار زخمی ہوا شاہ اسمعیل بہی زخمی ہوکر گہوڑے سے گرا ترکون نے پکڑ ہی لیا تہا کہ داؤ دیکر نکل گیا شاہ شاہ اسمعیل کی پیاری عورت اور خواص اور خزانہ سلیم کے ہاتہہ آیا سوائے بچون اور عورت کے سبکو قتل کرکے شہر تبریز مین داخل ہوا شہر کے باشندون نے کنجیان شہر کی سلطان کے سپرد کین اور امن کے خواستگار ہوئے سلیم نے جمعہ کے دن تبریز کی مسجد مین اپنے نام کا خطبہ پڑہوا اور اپنے اور لشکر کے سلامتی کی دعا منگوائی ایک ہزار اہل کمال منتخب کرکے قسطنطنیہ کو روانہ کیے اور خود کوچ کرکے آذربایجان کے میدان مین آیا اور یہہ ارادہ کیا کہ بارش کا موسم یہین تمام ہوا اور موسم بہار مین ایرانیونپر دوبارہ حملہ کرے مگر فوج راضی نہوئی اس لئے یورپ کو چلا گیا رستہ مین صوبجات دیار بکر و گرجستان کو فتح کیا اپنی سلطنت مین شامل کیا اسمعیل شاہ نے سلیم کی زندگی تک ترکون سے صلح کرنے مین بہت کوشش کی مگر کارگر نہوئی اور سلیم خان کو شاہ مصر سے بھی انہین دنونمین جنگ کرنی پڑی اس لئے کہ اودہر کے حاکمون نے ایسی قوت اور قدرت پکڑ لی تہی کہ سوائے لڑائی کے کچہ چارہ نہوا۔ کہتے ہین کہ مشرقی پہلوانون کی ایک جماعت نے چہہ صدی تک مصر مین ایسی قوت پائی کہ سلیم نپولین سے اونکا بال بیکا نہو سکا مملوک سمالک نے جو سلاطین مصر کے خاندان ابوایوب کے سلسلہ سے تہا سنہ ۱۲۳۰ء مین کوہ قاف کے رہنے والونکے بارہ ہزار غلامونکا لشکر جمع کیا اونہون نے سپہ گری کی ایسی مہارت حاصل

کی تہی کہ اوس کا جوہر مالک ہی کی جان پر آفت لایا آخر انہون نے سنہ ۶۶۲ ہجری مطابق سنہ ۱۲۶۴ع
آخر شہزادہ نوران شاہ کو جو ایوب کے خاندان سے تہا مار کر انمین سے ایک کو مصر کے تخت پر
بٹہایا اور پہر ملک شام جو رود نیل کے کنارہ ہے جسکو فرعونی اور طاطوتی نے و دیگر مصر کے
حاکم وغیرہ وغیرہ اپنے ملک کی فصیل اور شہر پناہ جانتے تہے ان غلامون نے اپنے قبضہ
مین کر لیا سنہ ۷۴۴ ہجری مطابق سنہ ۱۳۴۳ع مین ان کوہ قافی غلامون کا مقابلہ برقوق غلام کرخاش
کی قوم کے ہاتہ سے تہ ہو گیا اس نے مصر مین اپنے خاندان کا سلسلہ سلیم خان کی یورش کے
زمانے تک قایم رکہا کرخاش غلامون نے اپنے جنگی لشکر کو تین طرح بانٹا پہلے قسم مین خود
کرخاشی دوسرے مین جلہابائیان نہ یہ حبشی تہے تیسری خارزیون کی فوج ان کے چوبیس
سردار تہے جب کوئی شاہ انکا بنایا ہوا مر جاتا تہا تو ان مین سے اپنے کو تخت پر بٹہاتے تہے اور امیر
کبیر کا خطاب ہوتا تہا اور ملک شام اور مصر اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اس کے تخت مین ہوتا
تہا۔ پہلے پہل سلطان بایزید ثانی کے عہد مین ان ملکون اور ترکیون سے لڑائی ہوئی تہی کچہ
نتیجہ نہوا ترکون نے صلح کر لی تہی اب جو سلیم نے صوبجات بکر و گرجستان ایرانیونسے لے لیا اور شام کے
متصل تک عثمانیہ سرحد مقرر ہوئی تو ان ملکون کو بہی ڈر ہوا اس لیے سلطان مصر نے سنہ ۹۲۳ ہجری مطابق
سنہ ۱۵۱۶ع ملک شام کی حفاظت کے واسطے ایک لشکر جمع کیا سنان پاشا عثمانی فوج کے سردار نے
سلیم خانکو خبر دی سلیم نے سنتے ہی وزیرونکی صلاح سے مصر پر چڑہائی کی ٹہیرائی سلیم نے مصر کے حاکم کو اطاعت
قبول کرنیکے لیے حکم بہیجا مگر سلطان غازی نے جو **حلب** مین تہا سلطان سلیم کے قاصد کی بے عزتی کی
پہلے مارا پہر قید کر دیا اسمین ترکون کی فوج بہی قریب آ گئی حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار کے پاس جنگ ہوئی ترکون
نے توپون سے دشمنونکو چیل ادرکون کی طرح اڑا دیا سلطان غازی مارا گیا اس کے بعد شہر خیرو مین
اون غلامونکا حاکم **طومان بیگ** ہوا اسنے دوبارہ لڑائی پر قدم جمایا سلیم نے **حلب** و **دمشق** و
بیت المقدس پر فتح پائی اور شہرونکو بہی لیتا ہوا شام کی سرحد کے ریگستان سے مصر کو گیا طومان
بیگ نے غلامونکا لشکر غازہ کیطرف روانہ کیا اور خود مصری فوج کو لیکر خیرو کے قریب رہا سلیم
کے وزیر سنان پاشا نے غلامون کی فوج کو غازہ پر تازہ شکست دی سلطان نے
ریگستان کے رستہ سے خیرو یعنے مصر کے دار الخلافت کا ارادہ کیا جب دونون
لشکر مقابل ہوئے تو پہلے مصر کی پولاد پوشون نے سلیم کے قلب
کی فوج پر عثمانی علم کے قریب حملہ کیا طومان بیگ

کے قریب حملہ کیا طومان بیگ مع الان بیگ وخرد بیگ سردارون کے جنہون نے سلیم کے زندہ پکڑنے کا بیڑا اُٹھایا تہا شریک جنگ ہوا سلیم تو سلامت رہا مگر وزیر اعظم طومان بیگ مع ہمراہیون کے ہلاک ہوا الان بیگ اور خرد بیگ نے ایک ایک وزیر مارا اتنے مین سلطان سلیم نے آواز دی کہ اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان نہ پوشید۔ یہہ کہکر نعرہ کیا پہر جو ترکون نے حملہ کیا اور توپ وبندوقون سے گراب مارنا شروع کیا کہ الان بیگ نے گولی گہاتے ہی راہی ہوا آخر طومان بیگ چند سوارون کے ساتہہ کافور ہو گیا عثمانیون نے باقی ماندہ کی خوب خبر لی بیس ہزار مملوکون کے خون سے زمین سرخ کر دی اور شہر خیرو مین ترکی داخل ہوے طومان بیگ نے پہر حملہ کیا تمام ترکون کو قتل کیا سلطان سلیم نے مصطفی پاشا کو طومان بیگ کے پاس صلح کے واسطے روانہ کیا طومان بیگ نے مصطفی پاشا کو قتل کیا ترکون نے خیرو پہ دوبارہ حملہ کیا تین دن شہر کی گلی کوچون مین جنگ ہوتی رہی سلطان سلیم نے منادی کرا دی کہ جو ہماری پناہ مین آوے گا وہ مارا نجائیگا یہہ سُنتے ہی غلامون کے آٹہہ سو سردار سلطانی پناہ مین آئے لیکن سلطان سلیم نے امان کے عیوض اون کے سر قلم کرا دیئے شہر کے باشندونکے واسطے تمام قتل عام کا حکم ہوا آخر ترکون نے پچاس ہزار اور بعض بقول اسّی ہزار آدمیون کا خون کیا الغرض مصر کی فتح کے بعد طومان بیگ کئی دفعہ لڑا مگر کچہ فائدہ نہوا آخر گرفتار ہوا سلیم نے سامنے بلوایا پہلے تو بڑی عزت اور تعظیم کی پہر سوچکر قتل کرا دیا ۹۲۳ھ ہجری مطابق ۱۵۱۷ء کو مصر کا تمام ملک عثمانیون کے تصرف مین آیا سلطان سلیم تہوڑے دنون وہین رہا جمعہ کو خیرو کی جامع مسجد مین نماز پڑہی اور اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا بعد سلطان سلیم نے اون مملوک سردارونکو جو ترکون کے مددگار تہے چوبیس ۲۴ کو منتخب کر کے معزز عہدے دے خیر بیگ کو مصر کا حاکم مقرر کر کے پانچہزار ترک اور پانسو جانباز مع چند سپاہ مصر آغا خیر الدین خیرو کی تخت حکم کی خیرو کی حفاظت کے واسطے خلیفہ محمد عباسیون کے بارہوین خلیفہ نے اپنی خلافت کا حق معہ تیغ وعلم وجبۂ شریف جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ کا سلیم خان اور اوس کے قایم مقامون کو دیا اس لئے عثمانیہ سلطان سب طرح مظفر وممتاز ہوئے خلیفہ ونائب رسول مقبول ہوے مصر کا مال جو لوٹ مین آیا تہا کچہ قسطنطنیہ کو باقی شام کو روانہ کیا جب یہہ سب کام ہو چکے تو سلطان سلیم تہوڑے مہینے دمشق مین رہکر حلب کو گیا عرب کے بہی اکثر قبیلے سلطان کے مطیع ہوے شام مین بہی مصر کی طرح انتظام کر کے ۹۲۴ھ ہجری مطابق ۱۵۱۸ء اور بعض کے

نزدیک ۹۲۵ھ ہجری مطابق ۱۹ ۱۵ع مین قسطنطنیہ کا ارادہ کیا اور دو سو پچاس جہاز نئے بنوائے ساٹھہ ہزار آدمی جمع کئے مگر یہہ معلوم ہنوا کہ سلطان کا کیا ارادہ ہے اسی اثنا رہین مرض مین مبتلا ہوا اور یونوپل کا ارادہ کیا ایک چہوٹے سے گانون مین جہان بایزید خان ثانی نے اسکو ساتہا مرگیا شوال کی نوین ۹۲۶ھ ہجری مطابق ۲۲- دسمبر ۱۵۲۰ع مین یہہ واقعہ ہوا اسکی عمر چوّن برس کی تھی شہزادہ سلیمان سُنتے ہی تبریزان سے قسطنطنیہ گیا اور سلیم کی لاش دار السلطنت مین آئی اور محمد خان فاتح کی جامع مسجد مین دفن کیا۔ + + + + + + + +

گیارہوین فصل سلطان الغازی سلیمان خان اول کی سلطنت کے بیان مین

فرمانروایان کشور سخندانی و شہنشاہان مملکت فصاحت بیانی یون بیان کرتے ہین کہ سلیم خان کی رحلت کے بعد جب سلیمان ۹۲۶ھ ہجری مین رونق افزائے تخت و زینت وہ تاج ہوا تو عیسائیون کی مغربی ریاستون نے بڑی ترقی حاصل کی **اسپین** جسکو مسلمانون نے فتح کیا تہا عیسائیون نے مسلمانونکو نکالکر اپنون ہی مین سے ایک شاہی خاندان مقرر کیا **ملک فرانس** مین چارلس ہشتم و دوازدہم لوئی اور اوّل فرانسیس نے عمدہ تدبیر سے فتحین کین اور اپنی ریاستون کو ترقیان دین **انگلنڈ** اور **اسٹریہ** کا بھی یہی حال ہوا چارلس ہشتم شاہ فرانس کو ترکون سے قسطنطنیہ چہینے کا خیال ہوا مگر سلطان سلیمان تائید ایزدی سے منصور زمان ہوا اگرچہ اوسوقت چارلس پنجم شاہ جرمن کا اور اول **فرانسیس** فرانس کا شاہ اور دہم پوپ والی روم۔ **ہشتم** ہنری انگلنڈ کا بادشاہ اور **ایوانو وق** روس کا شاہ اور پہلا **سفس منت پولنڈ** کا شاہ و شاہ **اسمعیل** موجد قانون و مددگار ایرانیان حضرت **محمد اکبر** ہند کے شہنشاہ یہہ سب بڑے بڑے بادشاہ موجود تھے مگر سلیمان کی نصیبی کے ستارہ نے پستی کی طرف رجوع نکی یہہ بادشاہ سلیمان قانونی اور سلیمان کلان و صاحب قران کے خطابون سے مشہور رہتا بایزید خان کے زمانہ مین گو بچہ تہا مگر عثمانی صوبونکی حکمرانی پر معمور تھا جب اس کے باپ نے ایران پر چڑہائی کی تہی تو یہہ قسطنطنیہ مین اپنے باپ کا نائب تھا اور دو برس صوبہ سرو خان کا حاکم رہا چہتیس برس کی عمر مین سلطنت ہاتہہ لگی تو اس نے اپنے بازو کی قوت سے عثمانیہ سلطنت کی ترقی کی عدل و انصاف و سخاوت و شجاعت مین مشہور ہوا تخت پر بیٹھتے ہی چہہ سو مصریونکو جنہین سلطان سلیم نے جبراً قسطنطنیہ مین رکہا تھا اون کے وطن کو روانہ کیا اور سلیم نے جن سوداگرونکا

شبیہ سلطان الغازی سلیمان خان اوّل



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

مال ایران کے سوداگرون کی سازش کرنے کے سبب سے ضبط کرلیا تھا اونکو بہت سا روپیہ دیکر خوش کیا
میر بحر اور جو سردار بحری ظالم تھے سلیمان نے اونکو قتل کیا عثمانیہ سلطنت کے صوبجات کے حاکمون
کو تاکید کی کہ مذہبی کہ مذہب امور مین تعصب نکرین عدل و انصاف کرتے رہو اسکی خوش خوئی سے تمام
رعایا خوش تھی مگر غزالی بیگ ترک جو مصر کے مملوکون سے پہرا ہوا تھا اور ترکون کا معاون تھا
اور اسی وجہ سے شام کا حاکم ہوا تھا یہہ اپنی سپاہ قلبی کے سبب خود مختاری کا خواہان ہوا لیکن
سلیمان نے اُسکو شکست دیکر معہ رفیقون کے قتل کیا اسمعیل شاہ بھی عثمانیون سے جنگ پر آمادہ
تھا مگر ڈر گیا آیاز پاشا شام کا حاکم ہوا اب ہنگری اور ترکی ملک کی سرحد پر فساد ہوا ترکون نے
ایک سفیر شاہ ہنگری کے پاس روانہ کیا اوس نے سفیر کو مار ڈالا سلیمان نے ایشیا کی حکومت فرہاد
پاشا کو دیکہکر ہنگری کا قصد کیا جہازی دو بیڑونکو حکم کیا کہ بحر اسود و بحر عمال مین رہین رسد و غلہ
کی فراہمی مین سرگرم رہین اور سمندرہ کے حاکم کے یحیےٰ بیگ کو یہہ حکم ہوا کہ ہمارے آنے سے پہلے
بلگریڈ پر جاکر شہر کو گہیر لے یحیےٰ بیگ نے بلگریڈ کو جاتے ہی گہیر لیا اور سلطان بھی جا پہنچا
مصطفے و احمد پاشا کو یحیےٰ بیگ نے مدد کے واسطے بہیجا انہون نے گولے مارنے شروع کئے
حصار کی دیوار توڑ دی ۵ رمضان المبارک ۹۲۸ھ ہجری مطابق ۲۹ - اگست ۱۵۲۱ء کو
بلگریڈ ہنگری کی کنجی ہاتہہ آئی اودہر سلطان نے برغاز اور دیگر شہرون کو فتح کیا اس کے بعد
سلطان نے ذیقعدہ کے مہینے مین قسطنطنیہ کو مراجعت کی مارالش کے حاکم شہسوار اوغلی نے
ایشیا مین باغی ہوکر سلطان کی اطاعت سے مُنہ پہیرا سلطان نے ایشیا کے حاکم فرہاد پاشا کو فرمان
باغی کے قتل کا مضمون بہیجا فرہاد پاشا اوغلی کو لکہا کہ سلطان نے مجھے تیرا مددگار جانا ہے
اگر تو میرے پاس آوے تو امور ملکی مین تیرے ساتھہ مشورہ کرون اوغلی دم مین آکر دو بیٹون کے
ساتھہ فرہاد پاس چلا آیا فرہاد نے اوسے قتل کرایا سلطان سلیمان نے بڑے بڑے شہرون مین جدید
عمارتین قابل یادگار تعمیر کرائین قسطنطنیہ کے سلحہ خانہ کو ترقی دی بعد جزیرہ رودس پر یورش
کی تیاری کی تین سو جہاز جنگی جسمین دس ہزار سپاہ معہ رسد وزیر مصطفے پاشا کے ساتھہ روانہ
کی اور خود ایک ایک لاکہہ ترکی سپاہ لیکر ایشیائی ترک سے ہوتا ہوا خلیج مارمورا اور وہان
سے جہازون مین سوار ہوکر رودس کو آیا اور محاصرہ کیا عیسوی پانچ مہینے تک لڑتے رہے آخر
مجبور ہوکر صفر کی تیسری ۹۲۹ھ ہجری مطابق ۲۵ - دسمبر ۱۵۲۲ء مین عیسائیون نے حکم کرکے
جزیرہ مذکور سلطان کے سپرد کردیا سلطان مہربانی اور فیاضی سے عیسایون مجاہدین کو اسباب

اور آلات کل دیکر رخصت کیا اور جزیرہ کے باشندونکو عیسوی مذہب پر قایم رکہنی کی اجازت دی پانچ سال کا خراج معاف کر کے سب کو خوش کیا اتنے مین مصر کے حاکم خیر بیگ کو آزادی کا سودا ہوا سو اوسنے فتنہ کو پھر جگایا مصطفے پاشا کو پانچہزار جنگی جہاز سلطان نے مصر کو روانہ کیا اس نے بندر اسکندریہ پہنچکر حملہ کیا باغیونکو شکست ہوئی مصر پھر عثمانیون کے ہاتہہ آئی مصطفے پاشا چند روز مصر کے انتظام مین مشغول رہا اور سلطان نے ضرورۃً سلطنت کے کامون کے سرانجام کے واسطے ابراہیم آغا کو اپنا وزیر بنایا مصطفے اس بات پر رنجیدہ ہوا مگر ظاہر نکیا اور مصر کی سرگزشت کے ساتہہ مصر ہی مین اپنے قایم ہوجانیکی عرضی سلطان کی خدمت مین گذرانی سلطان نے اس شرط پر منظور کی کہ سکہ ہمارے نام کا رہے اور حاکم تو جب مصر کا حاکم ہوا تہوڑے ہی دنون مین خودمختاری کا خبط ہوا احمد افندی دیوانے کے رکن کو اپنا وزیر بنایا اور سب دل کا بہید اوس سے کہدیا محمد افندی نے مصر کو اوس کے ظلم سے نجات دینی اور سلیمان کو اوس کے مکر سے بچانے کے واسطے بہت سی تدبیرون کے بعد نہانے کے وقت حمام مین اوس کا کام تمام کرنیکی تجویز کی مگر کسی نے مصطفے سے کہدیا اور حمام کے دوسرے رستہ سے بہگا دیا مصطفے نے عربون کے شیخ سے پناہ لی اور بہت سے قول و اقرار کر کے عربونکی جماعت لیکر محمد افندی سے لڑنے آیا۔ محمد پہلی ہی سلطان کو اس سے آگاہ کر کے مصر کی حکومت پر قایم ہوچکا تہا مصطفے مقابل ہوا بہت لڑائی کے بعد مصطفے مارا گیا سلطان پر جو مصطفے کی دغابازی اور ابراہیم کی خیرخواہی ظاہر ہوئی تو ابراہیم کا مرتبہ زیادہ کیا اور سنہ ۹۳۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۳ع مین سلطان نے اپنی ہمشیرہ کی شادی ابراہیم سے کردی اُسکو عزت اور توقیر بخشی اسی شادی مین دوسری خوشی یہہ کہ سلطان کے ہان فرزند بلند اختر پیدا ہوا اس کا نام سلیم رکہا مورخین کا بیان ہے کہ ایران کے سفیر نے شاہ جرمن و شاہ ہنگری عثمانیونکی خلاف صلح ٹہرائی فرانس کے اول فرالینس نے ہنگری پر یورش کرنے پر سلیمان کو برانگیختہ کیا سلیمان نے سنہ ۹۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۶ع مین ایک لاکہ فوج اور تین سو ضرب توپ لیکر ہنگری پر حملہ کیا ہنگری کے بادشاہ نے خوب مقابلہ کیا دو گھنٹہ کے بعد ترکونکی فتح ہوئی شاہ ہنگری آٹہہ عالمون اور چوبیس ۲۴ ہزار شہر کے باشندون کے عدم کو روانہ ہوا سر پر زخم کہا کر گھوڑے سے پانی مین گرا اور ڈوب کر فرعون کا شریک ہوا یہہ جنگ شہر مہاج پر ہوا تہا لہذا اس جنگ کا نام مہاج تباہی رکہا گیا اس کے بعد سلطان نے دریائے ڈانیوب سے ہوتے ہوے شہر بوڈا معروف او فن و شہر پست پر جو ایک دوسرے کے سامنے ڈانیوب کے کنارہ آباد ہین فتح

پائی ترکون نے آگ لگائی قلعے ڈہا دیئے مال واسباب لوٹ لیا ایک لاکھ عیسوی
مرد عورت وبچہ گرفتار کیئے ۔جب اپنے ملک کو چلنے لگے توان قیدیون کو فروخت کے
واسطے بازار مین لائے اتنے مین ایشائی کوچک سے فساد کی خبر آئی سلطان ادہر کو روانہ
ہوا دوبارہ لڑائی کی یہہ وجہ ہوئی کہ جب شاہ ہنگری مارا گیا تو سلطان کسی مستحق کو اوسکا
قایم مقام کرنے کو ۹۳۶ھ ہجری مطابق ۱۵۲۹ع کو ہنگری مین داخل ہوا اور شاہ ہنگری
لاولد تہا اسٹریا کا بادشاہ فروی نند شاہ جرمنی کا بہائی اور ہنگری کے شاہ کا نسبتی بہائی
تہا اصلی مستحق یہہ تہا مگر ہنگری کا یہہ قاعدہ ہمیشہ سے تہا کہ باشندہ کے سوا دوسرا تخت
پر نہ بیٹہا تہا اس لیئے ہنگری کے عمادین سے ایک شخص زپولیا نامی وہان کے باشندہ نے
مرافعہ کیا تو لڑائی وقوع مین آئی فروی نند مظفر ہوا زپولیا خراب ہوکر سلطان کی پناہ
مین آیا فروی نند نے بہی سلطان سے موافقت کرنیکو اپنا وکیل قسطنطنیہ بہیجا اوس نے
سلطان کے دربار مین جاکر ہنگری کی متعلق جو شہر ترکون نے فتح کیے ہوئی تہی اون کے واپسی
کی درخواست کی وزرا کو غصہ آیا اور وزیر اعظم نے زپولیا کے سفیر سے متوجہ ہوکر کہا جس ملک
مین سلطان کا قدم گیا وہ ہمارا ہے اور ہنگری کا بادشاہ قتل ہوا اب وہ عثمانیہ ملک سے
متعلق ہے جسکو چاہین دین جسکی تیغ اوسکی دیگ مشہور ہے اور پہر یہہ کہا کہ عثمانیہ سلطنت
کی طرف سے ہنگری کا شاہ زپولیا ہوگا سلطان اوس کا مددگار ہے سلطان نے جو وزیر
کی یہہ تقریر سنی فرمایا قسم ہے اپنے نبی برحق کی مین زپولیا کی مدد کو خود آؤنگا اور دشمن
کو جلا دونگا یہہ کہکر فروی نند کے سفیر کو بے توقیر کرکے نکالدیا اور فروی نند کو کہلا بہیجا
کہ بہت جلد مہاج کے میدان پر پہونچکر اچہی طرح ملونگا اور جس ملک کو تو نے دبالیا ہے
وہان سے تجہکو نکالونگا اگر تو وہان نملا تو تیرے شہر ہی پر تجہسے ملاقات ہوگی یہہ کہکر
تہوڑے عرصہ مین ڈہائی لاکہہ فوج اور تین سو ضرب توپ لیکر دریائے ڈانیوب پر آیا شہر
ادفن کو جو فروی نند کے علاقہ مین تہا فتح کرلیا زپولیا کو ہنگری کے تخت پر بٹہایا پہر اوسکو
معہ فوج ہنگری اپنے ساتہہ لیکر دیآنا گیا اور اونکو گہیر لیا بڑی بے رحمی سے عیسائیون
کو قتل کیا فروی نند نے گہبراکر جرمنیون سے کمک چاہی چالیس روز تک ترکون نے شہر
پر حملے کیئے اور نقب زنون نے شہر مین داخل ہونیکی کئی بار کوشش کی مگر قلعہ کے لوگون
بے جوانمردی سے اونکو روکا آخر اہل قلعہ نے اپنی طرف سے ایک سفیر سلطان کے پاس روانہ

کیا اور یہہ عرض کی کہ ہم بہت ہی کمزور ہین حلقہ بگوش ہونیکو حاضر ہین مگر چند روز کے
واسطے صلح کر لیجیے کیونکہ ہمنے اپنے بادشاہ سے غنیم کو شہر مین داخل نہونے دینے کی قسم
کہائی ہے اب ہمنے اپنے بادشاہ کو یہان کا حال لکہا ہے اگر دس روز تک وہ ہماری
خبر نہ لیگا تو ہم شہر آپکو سپرد کر دینگے ۔ غرض انہین قول و قرار مین برسات آگئی مینہہ
اس کثرت سے برسا کہ ترکون کا حال بیحال ہو گیا بہت سے مر گئے آخر سلیمان نے محاصرہ
چہوڑا اور شہر اوفن مین آکر تہوڑے دن قیام کیا پہر قسطنطنیہ آگیا جو عیسائی اس جنگ
مین گرفتار ہوئے تہے انکو بلا کر قتل کیا بعض کا بیان یہہ ہے کہ وزیر اعظم نے عیسائیون سے
رشوت لیکر ترکون کو لڑائی سے باز رکہا تہا جو برسات آگئی تہی سلطان نے قسطنطنیہ مین آکر
اپنے فرزندونکی ختنہ کی شادی بڑی کر و فر سے کی کہ دفعۃً خبر آئی کہ فردی نند نے قابو پاکر
شہر بودا کو گہیر لیا قلعہ کے محافظون نے بڑی دلیری سے مقابلہ کیا مگر پسپا ہوے
احمد بیگ سمندرہ کے حاکم اور یحییٰ پاشا کے بیٹے کو مدد کے واسطے لکہا ہے احمد بیگ کو جو مقابلہ
کی تاب نہوئی تو اوس نے اون قیدیونکو جو عیسائی اور عثمانیہ کے علاقون مین سے گرفتار
کئے تہے سامنے بلا کر یہہ کہا کہ مین سلطانکا وزیر اعظم ابراہیم ہون مجھے پہلے بہیجا ہے اور سلطان
بہی آتا ہے مین تمہاری جانبخشی کرتا ہون تم بہاگ جاؤ قیدی جو چہوٹکر اپنی فوج مین گئے اور
سلطان کے آنیکی خبر سنائی دشمنون کے ہوش جاتے رہے اور ایسے بہاگے کہ تمام مال و اسباب
چہوڑ گئے سلطان نے دشمنون سے اس گستاخی کا عوض لیا فردی نند کے ملک پر حملہ کیا سلیمان
کا لشکر جہان جاتا دشمنونکو مار کر اون کے شہرون کو جلا دیتا فردی نند کچہہ لڑتا رہا جب
لشکر اسلام نے شکست دی تو بہاگ کر گراڈسکا مین پناہ لی اون کے تین شہر عثمانیہ
مملکت مین شریک ہوے فردی نند کے ملک کی سرحد کے حاکم گہبرا کر سلطان سلیمان کے
مطیع ہوے ابہی اس جہگڑے سے فرصت نہوئی تہی کہ اطالی کے رئیسون نے اور حاکمون
کی مدد سے صوبہ موریہ پر یورش کر کے شہر کورن کو فتح کیا سلیمان نے سمندرہ کے حاکم
احمد بیگ کو موریہ کا صوبہ دار کیا اور وہ مینہہ اور آندہی کی طرح فوج لیکر دشمنون کے سر پر
موت کی طرح آگیا اور موریہ کو ایسا گہیرا کہ دشمنونکو بچنا محال ہو گیا آخر شہر کو خالی کر کے
بہاگ گئے سنہ ۹۴۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۳۳ع مین آزربایجان کے حاکم نے ایرانیون سے منحرف
ہو کر سلطان سے پناہ لینے کو حاضر ہوا جب پناہ ملی تو سلطانکو بابل لینے کے ترغیب لائی

سلطان کے حکم سے ابراہیم پاشا ایشیا کو روانہ ہوا اور یہہ حکم ہوا کہ بارش کا موسم حلب مین
تمام ہو اور بہار کے آغاز مین بابل کی تسخیر شروع کیجائے ابراہیم سلطان کا حکم بجالایا بابل
کو چھوڑ شہر وان کو لے لیا سلطان اور فرد ی بند مین بہی ۱۵۳۳ء کو صلحنامہ ہوگیا ہنگری
کا ملک زپولیا اور فرد ی بند مین سلطان کے حکم سے تقسیم ہوگیا انہین دنون مین خیر الدین
پاشا نے جو پہلے بحر ابیض مین لوٹ کہسوٹ کرتا تہا سلطان سے عرض کی کہ اگر امیر بحری
کی خدمت مجہے عطا ہو تو جان و دل سے خدمت مین سرگرم رہون ٹونس اور جزیرہ کے
شہرون کو فتح کر کے سلطانی مملکت سے شامل کر دون گا سلطان نے اوسکو مصلحتہً ابراہیم پاشا
کے پاس حلب مین بہیجدیا اوس نے وہان جاکر وزیر کو سب حال سنایا ابراہیم نے امیر
بحری کا وعدہ اوسکو دیا دوسرے برس سلطان نے فوج لیکر ابراہیم کی مدد کے لئے شہران
کا قصد کیا شہر طارس پر گیلان کا شاہ سلطان مظفر دس ہزار جمیعت کے ساتہہ شاہ ایران
سے لڑنے کو سلطان سلیمان کے پاس آیا اور محمد خان بہی سلطان کی ملازمت مین آیا دونون نے
یہہ اقرار کیا کہ زندگی بہر آپکی اطاعت سے باہر نہون گے سلطان دونون کو ہمراہ لیکر سلطانیہ
مین آیا اور چند روز وہین ٹہرا بارش کے موسم کے شروع مین شہر بغداد کا خیال کیا بغداد کے
حاکم نے جو سُنا فرار ہوگیا پہر تو ورانا بغداد مین داخل ہوا کچہ دن ٹہرے ایکروز حضرت امام
ابو حنیفہ کی قبر نظر آئی یہہ تجویز کی کہ شہر مضبوط ہو اور رہنے والونکو آرام ملے ذخیرہ جمع کیا
جاوے شہر کی محافظت کو فوج موجود رہی جب خزانونکا جایزہ لیا تو خزانچی چعد نکلا اور
اوس نے سلطان کی یورش کی خبر شاہ ایران کو دی تہی ان دو جرمون کے سبب سے قتل کیا
گیا مگر اوس نے مرتے وقت ایک عرضی سلیمان کو لکہی کہ ابراہیم پاشا نمک حرام نے بہی
ایرانیون سے رشوت لیکر آپ کے قتل کی تجویز کی ہے سلطان نے یہہ راز ظاہر نکیا اتنے مین
متواتر خبر آئی کہ شاہ ایران شہر وان کے محاصرہ کو بہت فوج لیکر آتا ہے سلطان نے سنتے
ہی ایران کا قصد کیا اور تبریز مین داخل ہو کر سلطان حسین کی مسجد مین اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا
اور شہر دان کے محاصرہ سے شاہ ایران کو روکا آخر ایران کے شاہ نے گہبرا کر صلح کرنیکے
لئے سفیر بہیجا سلطان نے پیام سُنکر جواب ندیا اور سفیر کو رخصت کیا ۹۴۲ھ ہجری مطابق
۱۵۳۶ء مین جب سلطان کو ایرانیون سے کچہ اندیشہ نرہا تو یورپ کی طرف قصد کیا رستہ
مین بطلس خان سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا اور اطاعت کا اقرار کیا اور اپنے ماتحت

شہر ونکی کنجیان سلطان کے نذر کین سلطان نے اوسکی بڑی عزت کی اور حلب جاکر ماہ رجب مین داخل قسطنطنیہ ہوا تیسرے دن ابراہیم کو قتل کردیا تیسرے سال جو پہر ایران پر یورش کی تو محمد خان کو جو کئے سال پہلے سے مطیع تہا سر لشکر کرکے گرجستان کی طرف روانہ کیا اور اپنا ملک عثمانیہ سلطنت کے شامل کردیا سلطان نے درخواست منظور کی اسی سال مالدیو دبوہیمیہ و جرمنی کی و اسپین فوج نے متفق ہوکر باسینا پر یورش کی شہر سلین پر محاصرہ کیا حسرت بیگ سجیع باسینا کے حاکم نے سلطان کی مدد کے انتظار مین ایسا مقابلہ کیا کہ دشمن کافور ہو گئے احمد بیگ نے اونکا تعاقب کیا اور قلیس کے متصل ایسے زور و شور سے انپر حملہ کیا کہ مدعیون نے زک اوٹھائی۔ احمد بیگ نے شہر قلیس پر بھی فتح پائی اس اثنار مین خیرالدین پاشا نے (جو پہلے سلطان کے ہان میر بحری کے عہدے پر مقرر ہوا تھا) **بنادر** علاقہ افریقیہ جو بحر روم کے کنارہ پر واقع ہے ترکی جہازون کے بیڑے سے تباہ و تاراج کیا اور اپنا قبضہ کرلیا آتے ہوے راستہ مین شہر خوسلوپ پر بھی فتح پائی اور لاانتہا قیدی اپنے ساتھہ لایا سال کے اخیر مین سلطان نے لطفی پاشا ابراہیم کے قایم مقام کو ایک اور جہازی بیڑہ کا سردار بناکر بحر آدریاٹیک کی طرف روانہ کیا اور پاشا خیرالدین کپتان کو وینس کے لوگون کے ساتھہ جزیرہ خیارفس کی فتح کو بہیجا اور خود معہ دو فرزند بحری فوج کے سپہ سالار ہوکر **البینیا** سے ہوتا ہوا شہر **ارناد** کے باغیون کو ٹہیک بنانے کو آیا شہر کے باشندون نے آیاز پاشا کے سمجہانے سے سلطان کی اطاعت کی جب صوبہ آوناد آسانی سے ہاتہہ لگا تو صوبہ البینیہ کے انتظام کے واسطے تہوڑے دن وہین قیام کیا پہر جزیرہ مذکور کی جانب روانہ ہوا جب وہ بھی فتح کرلیا تو بہت سے شہر اور گاؤن کو پہونکدیا برسات کے آتی ہی قسطنطنیہ کو واپس آیا سنہ ۹۴۷ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۰ع مین پہر فساد کی آگ لگی اسکی وجہ یہہ ہوئی کہ زپولیا شاہ ہنگری ۱۵۴۰ع مین مرگیا تہا اسکا لڑکا شیرخوار اسٹیفن نامی تاج و تخت کا وارث باقی تہا فردی نند اسٹریا نے اس بچہ کو تخت و تاج سے محروم کرنے کیلئے آٹہہ ہزار فوج سے شہر **بودا** پر محاصرہ کیا اوسوقت زپولیا کی بی بی نے سلطان سے مدد چاہی سلطان نے وزیر صوفی پاشا کو جرار فوج دیکر روانہ کیا اور ایک فرمان اس مضمون کا بہیجا کہ توچپکی بیٹہی رہو مین کل فوج لیکر تیری امداد کو آتا ہون محمد پاشا شہر **بودا** پہ پہنچا اور مقابلہ کیا بڑی سخت جنگ وقوع مین آئی۔ آخر فوج عثمانیہ تنگ ہوگئی سلطان یہہ سنتے ہی مع لشکر کے وزیر کی مدد کو آگیا ابھی سلطان کا لشکر یہان سے

دو تین منزل پر تھا کہ عیسائی ڈر کر نوک دم بھاگے محمد پاشا ہ نے اونکا تعاقب نہ چھوڑا ہزارون
قتل کیے لاکھون گرفتار کیے بعد سلطان نے شہر بودا مین جا کر اسٹیفن کو پرورش کی واسطے
معہ اسکی ماکے صوبہ ٹرانسلوینیا کو روانہ فرمایا سلیمان پاشا کو ایک دستہ فوج دیکر شہر بودا
کی حفاظت کے لیے چھوڑا اور آپ قسطنطنیہ کو آگیا سلطان سلیمان کی ان متواتر فتحون سے عثمانیہ
سلطنت کے دشمنون نے خود حلقہ بگوشی اختیار کی اور بعض عیسوی حاکم اپنے قرب وجوار کے
بادشاہون کے ظلم سے تنگ ہو کر مدد کے واسطے سلطان کی اطاعت مین آئے چنانچہ شاہ فرانس
نے شاہ اسپین سے جو شکست کھائی تو ۹۴۹ھ ہجری مطابق ۱۵۴۲ء مین سلطان کے دربار مین سفیر
کو حضور مین بلا کر صلحنامہ فی مابین کیا پھر خیر الدین پاشا کو بحری فوج دیکر اسپین کیطرف روانہ کیا
اور خود لشکر لیکر اور یونوپل مین برسات تمام کی اور جرمن پر یورش کرنے کے قصد سے چلا ادہر
سے فرانس کے لوگون نے جرمن کی خبر لی اودہر سے سلطان ہنگری مین داخل ہو کر لیپوسیا
بگزادی۔ شاق لوداس۔ نامی شہرونکو جنکو اہل جرمن نے پہلے فتح کیا تھا اب۔
سلطان فتح یاب ہوا۔ وہان سے تاتار حصاری اور دوسرے قلعون کے لینے مین شجاعت
ودلیری ظاہر کی جب اسطرح دین اسلام کی ترقی سے فراغت پاکر قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور
مورخین ترکی کا بیان ہے کہ ۹۵۵ھ ہجری مطابق ۱۵۴۸ء مین ایران کے شاہ نے کاسب مرزا
کی زوجہ کو جبراً چھین لیا کاسب مرزا سلطان سلیمان کے دربار مین حاضر ہوا اور فریاد کی اور
اور ایرانیون کے جنگ کی ترغیب دیکر کہا کہ اگر سلطان مجھے فوج کا سردار کرے تو تھوڑے
دنون مین ایران کا تمام ملک حضور کی نذر کردون سلطان نے مرزا مذکور کو بہت سا سامان جنگ
فوج وسپاہ وروپیہ دیکر روانگی کا حکم دیا اور بہار کے موسم مین خود بھی مع لشکر ایران کو روانہ ہوا
رستہ مین سلطان کے دونون فرزند اکونیم کا حاکم بایزید اور امیشیا کا حاکم مصطفے قدمبوسی کے
لیے حاضر ہوے سلطان نے اونہین اون کے صوبونکو رخصت کیا اور آپ اذربایجان مین داخل
ہوا وہان سلطان برہان جو شہروان کے قدیم سلطانون کی اولاد مین سے تھا حاضر ہوا اور اپنے
ملک کو سلطان کے سپرد کیا اور شہر تبریز کاسب مرزا کو دے دیا شاہی عمارتین ڈہا دین پھر
سلیمان نے سلطان برہان کی فوج سمیت شہروان پر حملہ کیا محصورون نے ۱۹۔ رجب الجب
کو شہروان سلطان کو سپرد کیا وہان سے آگے جا کر رستے مین ایرانیون کو شکست دی اور حلب
کو آیا کہ جاسوسون نے خبر دی کہ اصفہان وکشان وکاشان مین بڑے بڑے خزانے دفن

ہین اور خزانہ کے محافظ غائب ہین سلطان نے **کاسب مرزا** کو حکم دیا اوس نے جاکر خزانون
پر قبضہ کرلیا **شہروان** اور کادن کو جلا دیا اور سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا جو لایا تہا
نذر کیا اور کچھ خفیف خزانہ **عزیز اللہ** وزیر کے نذر کو خفیہ بہیجا اور عرض کی کہ مجہے **بابل** کے حاکم
کی مددگاری کا حکم ہو وزیر مذکور نے اسکو حکم نامہ لکھدیا **بابل** کو روانہ ہوا اور شاہ ایران کو
ایک عرضی مخفی روانہ کی جسمین اپنی روگردانی کا عذر اور اایندہ کی ثابت قدمی کا اقرار اور ترکون
کی سلطنت کے حالات کا ذکر تھا بابل کے حاکم محمد شاہ نے جو یہہ خبر سُنی تو فوراً سلطانکو اطلاع
دی اور اوس مکار کو قید کر کے قسطنطنیہ بہیجنے کا حکم سنگایا ابہی سلطان نے کچہ حکم ندیا تہا
کہ مرزا مذکور کو دوستون نے جتایا اب جان کے لالے پڑے تو گرجستان کو بہاگا سلطان نے
محمد پاشا کو بہت سی فوج دیکر گرجستان کو روانہ کیا اوس نے وہان جاکر دشمنونکو شکست دی
اور سات قلعہ فتح کر کے جلا کر خاک کر دی بارش کے موسم کی وجہ سے تہوڑے دن دیار بکر مین رہا
بہار کے موسم مین پہر گرجستان گیا اور بیس شہرون پر قبضہ کر کے عثمانیہ سلطنت کے شامل کر دیا
بعض بعض قلعون پر ترکی فوج متعین کر کے قسطنطنیہ گیا اور سلطان سے سب کیفیت عرض کی
سنہ ۹۵۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۵۲ع مین سلطان نے رومیلی کے حاکم محمد پاشا کو ترکی فوج دیکر ہنگری کے
علاقہ مین **شہر تمسور** کی تسخیر کو روانہ کیا اس نے شہر ابغی و بلغرجی در تنزہ دقنا دکو فتح کیا اور
شہر تمسور پر محاصرہ کیا شہر مذکور کے کمک کے واسطے جو اور فوج آئی تو محمد پاشا کے دلمین
دہشت بیٹہہ گئی سلطان سے کمک کی درخواست کی سلطان نے اور فوج وزیر اعظم محمد پاشا
کی ہمراہ روانہ کی دونون فوجون نے متفق ہو کر گولی مارنی شروع کی پہر تمسور پر اور اوس کے
قریب کے ملکونپر قبضہ کرلیا جب ترک کامیاب ہو کر پہرے تو شاہ اسمعیل نے حملہ کر کے **اروش**
اور اعلش کو جو ترکون نے فتح کیا تہا چہین لیا اور وہان کے محافظونکو مارڈالا اسکندر پاشا نے
سلطان کے حکم سے ایرانیون پر حملہ کیا پہر بہی ترکونکو شکست ہوئی سلطان نے وزیر اعظم محمد
پاشا کو بارش کے موسم تک توغا مین رہنیکو روانہ کیا اور خود سنہ ۹۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۵۳ع رمضان
المبارک مین بیشمار لشکر لیکر شہر آخیل کے قریب وزیر مذکور کے پاس آیا اسمین یہہ خبر آئی کہ
شاہزادہ مصطفے آپ کے قتل کرنے کی تجویز مین ہے اس امر مین اور لوگ بہی شریک ہین سلطان
یہہ سنکر بہت غمگین ہوا اور اس امر کی تحقیقات کرنی شروع کی آخر کامل ثبوت ہو گیا وجہ اس
دشمنی کی یہہ ہوئی کہ عثمان کی بی بی ددیمی خرم نام روسی نسل کی تہی اس کے دو بچے ایک لڑکا

سلیم دوسری لڑکی جسکی شادی سلطان نے وزیر رستم پاشا سے کردی تھی خرم کو یہہ خیال آیا کہ سلطان کے بعد میرا بیٹا تخت پر بیٹھے اور مصطفے نہ بیٹھے یہہ سوچکر اوس نے اپنے داماد رستم پاشا سے سازش کی اور سلطان کو شہزادہ مصطفے کی طرف سے لگا بجھا کر اوس کے قتل پر آمادہ کردیا جب سلطان ایرانیون کے مقابلہ کو چلا جب شہر آرخیل کے قریب آیا تو مصطفے نے باپ کے آنے کی خبر سُنکر قدمبوسی کو آیا چہہ لشکر پر فوج کو چھوڑکر پیدل چند وزیرون کے ساتہہ سلطان کے خیمہ تک آیا اور خیمہ کے دروازے پر انکو بھی چھوڑکر اکیلا خیمہ مین گیا جاتے ہی سات جلادون نے سلطان کے اشارہ سے اوسکو گھیر لیا اور پکڑکر پھانسی دیدی یہہ ہر چند چیخا اور فریاد کی مگر کسیکو رحم تک نہ آیا۔ سلطان نے ایسی بیدردی سے بیٹے کو قتل کیا کہ جس کا بیان قلم سے محال بعد اس کے ہمراہیون کو بھی قتل کیا اس خبر کے مشہور ہوتے ہی جان نثار ترکی شہزادے کے عیوض لینے کو تیار ہوے اور رستم پاشا کے قتل پر آمادہ ہوے اس وجہ سے کہ اسی نے شہزادہ کو قتل کرایا سلطان نے مجبور ا رستم پاشا کو وزارت کے عہدے سے موقوف کیا اور احمد پاشا کو وزیر کیا تو یہہ بات ٹلی اور لڑائی موقوف ہوئی اِس کے بعد سلطان **شہروان** مین داخل ہوا اور شاہ ایران کو جنگ کے واسطے پیغام بھیجا جب شاہ نے جواب ندیا تو سلطان نے اوسکی دار السلطنت یعنی شہر **اروان** کا محاصرہ کیا اُسکو فتح کر کے شہر کو مسمار کردیا اور آگ لگا کر خاک کردیا پھر **تبریز** اور مراد غانئے بیچ کے شہرونکو تاراج کیا اس عرصہ مین موسم بارش شروع ہوا سلطان آمیشیہ مین آنکر قیام پذیر ہوا بہار کے آتے ہی پھر ایران کو چلا رستہ مین **ارض روم** کے قریب شاہ قلی سلطان کے دربار مین آیا اور اطاعت اختیار کی پھر سلطان **بغداد** کو چلا اِتنے مین شاہ ایران کے سفیر صلحنامہ کے واسطے دربار مین آیا بہت سی گفتگو کے بعد صلح نامہ تحریر ہو گیا شہروان و مراش عثمانیہ سلطنت کے شامل ہو گئے جنگ کی گرمی صلح کی سردی سے بدل گئی انہین دنون فرانس اور **اسپین** مین جنگ شروع ہوئی فرانس کے شاہ نے عاجز ہو کر سلطان سے مدد چاہی سلطان نے قاری علی بیگ کو بحری فوج کا سردار کر کے اسپین کو روانہ کیا اُنھون نے دریا سے پار ہو کر دشمنون کو ملکر پار اوتار دیا اسپین کے بہت سے بندر اور جزیرونکو تاراج کردیا اور بہت سے جزیرونپر اپنا قبضہ کرلیا اور جس مقام پر قبضہ نہوا اُنکا محاصرہ کر کے گولے مار مار کر نیست و نابود کردیا اسپین کی چالیس ہزار فوج کام آئی ترکی فوج کے سردارون کا یہہ حال تھا کہ سوائے لوٹ اور مار کے کچھ کام نتھا ادھر سلطان کے امیر بحر ترکی پیری نام رئیس کو ایک جہازہی

بیڑی کے ساتھہ بحر فارس کی طرف روانہ کیا اوس نے وہانکی بندر اور جزیرونکو تباہ کرکے مال واسباب لوٹ کر قسطنطنیہ کا ارادہ کیا بحر مصر پر دشمنون نے اوسکو آن گھیرا اور کئے جہاز عثمانی ڈبو دے مگر امیر مذکور نے مردانہ وار مقابلہ کیا اور انکو خوب ٹھیک بنایا پھر قسطنطنیہ کو آیا اس کے بعد سلطان سلیمان نے ملکی انتظام پر رجوع کئے اور جدید قوانین مقرر کئے جنکے سبب سے ملک کی تحصیل مین ترقی ہوئی رعیت کو آرام ملا فوجداری کے معاملون کی تدجیرب کی سنہ ۹۷۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۶۶ع مین بہت سی فوج جمع کرکے قسطنطنیہ سے اڈریونوپل کا قصد کیا وہان سے وزیر پرتو پاشا کو بہت فوج جرار دیکر شہر غیول کے لینے کو بہیجا اور اس کے پیچھے آپ بھی روانہ ہوا شہر صنعتور مین پہنچتے ہی سلطان کو بخار ہوا اور روز بروز زیادہ ہوتا گیا فوج کو حکم ہوا کہ شہر کے قلعہ کے محافظونکا مقابلہ کرو اہل قلعہ نے بہی نہایت جوانمردی سے مقابلہ کیا سلطان نے اوسی حالت مین پڑے پڑے آسمان کی طرف ہاتھہ اٹھاکر دعا دی کہ اے زبردست زبردستان وائے محمد و معاون بیکسان اہل اسلام محمدیون کا نگہبان تو اپنی عنایت سے اس شہر کو بھی ترکون سے فتح کرا ہنوز دعا ختم نہوئی تہی کہ اسکی زندگی ختم ہوگئی ۱۲ صفر المظفر کو اس جہان فانی سے کوچ کیا افسوس کہ اسکی امید دلکی دلمین ہی رہی - قاعدہ کے موافق اس کے مرنے کی خبر سنتے ہی میاگنیشیہ سے شاہزادہ سلیم لشکر کی طرف آیا اور وزیرون نے اس خبر کو چھپایا کل حکم سلطان ہی کے نام سے جاری رکہے اور سپاہ کو شہر کی تسخیر پر ابہار رکہا ماہ مذکور کی ۱۸ - کو جو سپاہ نے حملہ کیا تو شہر کو چھین لیا اور اوسی روز خبر آئی کہ شہر غیول فتح ہوگیا اتنے مین شاہزادہ سلیم بھی آگیا اب سلیمان کے مرنے کی خبر عام ہوگئی سلطان کا قایم مقام سلیم ہوا اور سلیمان کی لاش کو قسطنطنیہ کی جامع مسجد مین لاکر سب نے جنازہ کی نماز پڑہی اور وہین دفن کیا مورخین کا بیان ہے کہ سلطان سلیمان شجاعت و فراست زور و طاقت مین طاق تہا فارسی و عربی مین بے نظیر فن شعر مین عدیم المثال فصاحت و بلاغت مین شہرۂ آفاق تہا جہات ہنگری مین جو نیک نامیان حاصل ہوئین اس سے اور زیادہ شہرت ہوئی قوانین عدالت کو خوب ترقی دی ۴۸ سال سلطنت کی ۷۶ برس کی عمر مین قضا کی فی الحقیقت سلطان سلیمان کے زمانے مین عثمانیہ سلطنت کو خوب ترقی ہوئی اور یہہ شہر زیر فرمان سلطنت عثمانیہ تہی - کاریج - مم فیس تیر - نینوا - بابل - پالمیرا - اسکندریہ - بیت المقدس - دمشق - سمرنہ - مینس -

شبیہ سلطان الغازی سلیم خان ثانی



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

بروصہ - اتھنیس - گیلی پولی - اور یونوپل - جزائر - خیرد - مکہ معظمہ - مدینہ منورہ - بصرہ - بغداد - بلگریڈ - دریائے - رود نیل - فرات - دجلہ - ڈانیوب - بحر روم - پروپان ٹلیش - یوکسین - احمر پہاڑ - جبل اطلاس - کوہ قاف - کل دو سو پچاس صوبے ۲۱ حصّون پر منقسم تھے تفصیل اونکی یہ ہے - رومیلی - جزائر یونان - ملک جزایر - ترتونی - ادفن یعنے مغربی ہنگری - ذوالقدر - تربیزاند - دیار بکر - وان - حلب - دمشق - مصر - مکہ معظمہ - مدینہ منورہ ملک عرب - ملک یمن - بغداد - موصول - بصرہ - مملکت مین ایک کروڑ پچاس لاکھ ترک آباد تھے والیشہ و مالدیویہ و رگوسیہ - کریمیہ سلطنت عثمانیہ کے خراج گزار تھے تیس لاکھ یونانی فرہنگستانی ترکستانی جنوبی حصہ مین رہتے تھے اور دوسری قومین بھی بہت زیادہ آباد تہین انہین عثمانی تاتاری - عرب گبرد - ترکمان - اور جزیرون کے باشندے بہی مسلمان ہی آباد تھے غرضکہ اس سلطان کے وقت مین سلطنت عثمانیہ کو خوب ترقی ہوئی - + + + + + + + + + + + +

بارہوین فصل سلطان الغازی سلیم خانی کی سلطنت کے حال مین

مظفران مملکت بلاغت و منصوران کشور فصاحت یون بیان کرتے ہین کہ سلیم خان ثانی شراب پینے کی وجہ سے مست مشہور تھا ۹ - ربیع الاول ۹۷۴ ہجری مطابق ۲۵ - دسمبر ۱۵۶۶ء مین کہ اوس دن مریخ کی بادشاہت تہی یہ ہی تخت پر بیٹھا - یہ سلطان بالکل عیش کا بندہ تھا اکثر لڑائیاں لڑا مگر کچھ کامیاب نہوا سلطنت کا انتظام وزیرون اور سپہ سالارون کے سپرد تہا یہہ ہمیشہ شراب کے نشہ مین چور رہتا تہا لیکن ایسی بدواہی پر ملک کے انتظام اور بند و بست مین کچھ خلل نہوا ۹۷۵ ہجری مطابق ۱۵۶۷ء بنی عمر کے قبیلہ قوم عرب نے سلیمان کے مرنے کے سبب سے عثمانیون کی اطاعت سے منہہ پہیرا اور اپنے پاس پاس کی اور قومون سے سازش کرکے بغداد کے اطراف مین ہنگامہ برپا کیا اکثر باشندونکو ہلاک کیا اور کئے شہر جلادے سلطان کو جو خبر ہوئی تو اپنے بوڑہی کاٹرد جرار رسالہ کو روانہ کیا اور بغداد و بصرہ کے حاکمون کو حکم بہیجا کہ اپنی اپنی فوجون سے باغیون کی گوشمالی کرو سلطان کے حکم کے موافق دونون حاکمون نے اون پر حملہ کیا اوس قوم کو پریشان کردیا اسی سال مین سلیم نے اوس پل کو بالکل تیار کردیا جس کی تعمیر اس کے باپ نے پانچ برس پہلے قسطنطنیہ کے قریب شروع کی تہی اوس پل پر بزبان ترکی یہ عبارت لکھوائی کہ سلطان سلیمان نے اس پل کا آغاز کیا اور تیار ہونے سے قبل

فردوس کی سیر کو تشریف لے گئے مگر سلطان سلیم ظل اللہ تعالیٰ نے ۹۷۵ ہجری مین تیار کرا دیا ۹۷۶ ہجری مطابق ۱۵۶۸ء کو عثمانیہ سلطنت اور آسٹریہ سے ایک ہنگامی صلحنامہ ان شرطون پر ہوا کہ اپنے عہد تک اپنی حدون پر قایم رہین آگے قدم نہ بڑہائین سلیم خان ثانی کے عہد مین ترکون نے شہر آسترخان کی فتح کرنے مین تدبیر یہ کی کہ **وان** اور **وانگا** ندیون کو ایک جدید نہر کے ذریعہ سے ملانے کی تجویز نکالی - جزیرہ **قبرس** کو فتح کیا لیپانٹو پر بحری لڑائی کا ارادہ کیا آسترخان ہی کی لڑائی مین پہلے پہل عثمانیون نے روسیون کے مقابلہ کا ارادہ کیا سولہوین صدی مین جو عثمانیہ سلطنت کی ترقی بہت ہوئی تو اون روسیون نے جو ڈہائی سو برس سے تاتاریون کے زیر حکم تکلیف پا رہے تہے اپنے صوبونکو جو ترکون نے فتح کئے تہے چہین لینے کی فکر کی - خاص روسی دو بادشاہون نے درمیان ۱۵۵۲ء اور ۱۵۵۴ء کے شہر ماسکو کو جس نے یہ تاتاریون کو خراج دیتے تہے اسکو انہون نے چہڑا لیا اور کئی صوبہ روسی شہر مذکور سے شامل ہوگئے **سیبریہ - الیاپ لیاند** - بہی اسمین داخل ہوگئے روس کے بادشاہ جو اسوقت مین زار مسکوی کے خطاب سے مشہور تہے اونکا ارادہ قسطنطنیہ کو فتح کرنے کا ہوا زار روس ایوان ثانی نے بہی روم کی طرح اپنے علم پر بہی عقاب دو سری کی شکل کی بنائی - **آسترخان** اور **خاسان** شہر ونکو تاتاریون سے چہین لئے انہین دنون قزاقونکی وہ قوم جو نہر وان کے جنگل مین رہتے تہے روس کی اطاعت مین آئے - سلطان سلیم ثانی کے تسلط کے وقت کریمیا کے حاکمون تاتاریون سے جو سلطان کے خراج گزار تہے روسی لڑتے رہے سلطان نے اس لڑائی مین دخل نہ دیا جب سلطان نے ایران پر یورش کا ارادہ کیا تو سکالی وزیر اعظم نے نئی نہر کے ذریعہ سے وآن اور وآنگا کو ایک کرکے ترکی فوج کو ایرانیون سے لڑنے کے لئے **بحر ایراف** - **وانگا - بحر الخزن** سے ہوکر شہر تبریز تک لیجانیکا قصد کیا چونکہ اون دنون مین دونون نہرون مین تیس میل کا فاصلہ تہا اسواسطے استرخان کے گہیرنے کو اول تین ہزار جان نثار مین ہزار سوار بہیجے اور تیس ہزار تاتاریون کو جدید نہر کے کہودنے اور اون کے ساتہ جنگ مین شریک ہونے کی تاکید کی پانچہزار فوج خاص اور تین ہزار بیلدار کو حکم دیا کہ بحر ایراف پر جاکر نہر کہودین جب ترکون نے استرخان کو گہیر لیا تو قلعہ کے لوگون نے حملہ کیا ترکی بہت مارے گئے آخر بہاگنے سوا اور کچہ چارہ نہوا اور فوج جو تاتاریون کی طرفسے ترکون کی مدد کو آئے اس نے بہی شکست کہائی چونکہ آب وہوا ماسکو کی موافق نہ آئی تو عثمانی وہان ٹہیر نہ سکے اور یہی وجہ شکست کی ہوئی

وزیر اعظم کی تدبیر ے کام ندیا اوسی جنوب کی طرف نہ آئے اور عثمانی دآن اور وانکا اور بحر حزن کے کنارے پر جان کہیا تی ۹۷۶ھ ہجری مطابق ۱۵۶۹ء یمن کی ریاست کے شریف مظہر نامی نے چند عربونکو بہکا کر مرا دیا شا یمن کے صوبہ دار پر حملہ کیا اور اوسکو مع فوج قتل کیا یمن عثمانیہ اطاعت سے باہر ہوا سلطان سلیم نے جو یہہ سُنا تو پریشان خاطر ہو کر مصر کے حاکم سنان پاشا کو یمن کی روانگی کا حکم دیا اور ازومے اوغلی کی فوج سے شریک رہے سنان پاشا نے بموجب حکم سلطانی یمن مین جاکر باغیون کو ٹہیک بنایا مصر کی ریاست دوبارہ عثمانیون کے ہاتہہ آئی ۹۷۷ھ ہجری مطابق ۱۵۶۹ء کو اسپین کے مسلمان جو باقی رہے تہے اونہون نے عیسائیون کے ظلم سے تنگ ہو کر لڑائی کا قصد کیا اور لڑبہڑ کر صوبہ غربی چہین لیا بنی احمر کی قوم سے ایک شخص منصور نام کو اپنا بادشاہ بناکر اسپین پر حملہ کیا ہزارون عیسائیون کو قتل کیا مگر اپنی نسبت عیسائیون کو طاقت اور قدرت زیادہ تہی اسواسطے انہون نے ایک سفیر سلطان سلیم کی بارگاہ مین روانہ کیا سلیم جزیرہ قبرس پر حملہ کا ارادہ کو ہی رہا تہا انکی کمک کی درخواست منظور کر لی لیکن یہہ کہا گیا کہ بعد فتح جزیرہ قبرس کے تمہاری دلکیجا دیگی اور سفیر سے یہہ کہکر رخصت کیا کہ تم اپنی حفاظت مین بالاتفاق کوشش کرو اور مقابلہ زیادہ نکرو بعد اوس کے وزیر مصطفے پاشا و کپتان علی پاشا کو بہت سی فوج دیکر جزیرہ قبرس کی طرف روانہ کیا وزیر کو یہہ حکم دیا کہ لشکر خشکی مین اُترتے ہی وہان کے سب قلعونکو گہیر لے اور کپتان کو یہہ تاکید کی کہ دریا کا انتظام ایسا ہو کہ جزیرہ مذکور پر یورش کی وقت کچہ خلل ہو وزیر نے وہان پہنچکر قلعہ نکوشیا پر محاصرہ کیا قلعہ کے لوگون نے اپنی مردانگی سے قلعہ نہ لینے دیا وزیر نے مجبوراً ترکی سپاہ کو بارش کے موسم مین آرام دیا اور محاصرہ بدستور رکہا دوسرے سال یعنے ۹۷۸ھ ہجری مطابق ۱۵۷۱ء مین علی پاشا نے جہاز اور سامان وغیرہ سے خوب انتظام کر لیا اور کمکی فوج پر تو پاشا بہی لیکر آگیا اب تو محاصرہ کی ترقی ہو گئی ایک ہی حملہ مین قلعہ لیلیا جزیرہ مذکور بہی قبضہ مین آگیا اور شہر وہان کے باشندون نے بہی اپنے اپنے شہر سلطان کے سپرد کر کے مطیع ہو گئے اسی پر خلیج علی پاشا صوبہ جزائر کے حاکم نے ٹیونس کو فتح کیا جب عثمانیہ سلطنت کو جنوب کی طرف ترقی ہوئی تو تاتاریون نے بہی شمال کی طرف معقول ترقی کی دولت گیرخان کریمیہ کے حاکم نے اپنی ماتحتی تاتاریون سمیت روس کے ملک مین داخل ہو کر ماسکو جو دارالسلطنت تہا اوسپر حملہ کر کے فتح کر لیا اور لوٹنا شروع کیا شہر کے لوگ جو گرفتار ہوئے

اونکو قتل کرا دیا بعد لوٹ کا مال لیکر اپنے ملک کو آگیا اودہر کپتان علی پاشا جزیرہ قبرس کو فتح
کرکے کچھ فوج حفاظت کے لئے مقرر کرکے قسطنطنیہ کو آیا رستہ مین عیسائیون کے بحری فوج
کی کمی سے بجوانمردی سے لڑا آخر اون کے ہاتہہ سے ہلاک ہوا پہر تو اہل اسلام کے باقی جہاز پریشان
ہوے اور بہاگنے کا قصد کیا مگر اونہون نے پیچہا نہ چہوڑا بہت سے گرفتار کئے اور سیکڑونکو
ڈبو دیا سلطان سلیم نے جو یہ خبر سُنی تو جتنا جزیرہ قبرس کی فتح سے خوش ہوا تہا اوتنا ہی اس
شکست سے رنجیدہ ہوا تین روز تک نہ کہایا اور نہ پیا روتا ہی رہا اور خدا سے دعا مانگتا رہا
تو اہل اسلام کا مددگار ہے تو رحم کر اور اس شکست کے غم کو فتح کی شادی سے بدل دے
چوتھے روز قرآن شریف کہولکر جو دیکہا تو پہلے ہی ایک آیت اوس کے مطلب کے موافق نکلی
اُسیوقت سجدہ شکر بجالایا مورخین کا بیان ہی کہ اس حادثہ کے پہلے کعبہ کی چہت چوبی گر پڑی
تہی سب نے یہ کہا تہا کہ مسلمانونپر کوئی بڑا صدمہ یا بڑا نقصان پہنچے اور وہ بہی درست تہا جو ہوا
دوسرے سال ۹۸۰ ہجری مطابق ۱۵۷۲ء کو خلیج علی پاشا نے امیر بحر علی پاشا کا قائم مقام
ہوکر دو سو چالیس جہاز تیار کئے اور قسطنطنیہ سے عیسوی ملکونکا ارادہ کیا جہان جاتا عیسوی
بندرونکو تاراج کرکے جلا دیتا بندر رادارین پر جسکو عیسوی نادارنیم کہتے تہے عیسویون کے
جہازی بیڑے سے مقابل ہوا بہت لڑائی کی بعد فتحیاب ہوا دشمنونکو مارا اور مال لوٹ کر
قسطنطنیہ مین داخل ہوا اسی سال جرمن کے لوگون نے فوج اکٹہی کرکے شہر بودا باسینہ کے
صوبہ پر محاصرہ کیا باسینا کے رئیسون نے متفق ہوکر مقابلہ کیا جرمنونکو شکست دی بہت سے عیسائیون
کو پکڑکر قسطنطنیہ سلطان کے دربار مین بہیجدیا اب سلطان کو وہ وعدہ جو اسپین کے لوگون سے
مدد کرنے کا کیا تہا یاد آیا بحری لشکر کو وزیر کے تحت مین کرکے روانہ کیا وزیر نے بندر سیناپر جاکر
محاصرہ کیا اور اوسکو تاراج کردیا مگر موجون تلاطم نے باشندونکی جان بچائی مجبور فوج واپس
آئی اسپین کے شاہ کو جو ترکون کے واپسی کی خبر ہوئی تو اوس نے مع فوج افریقہ کی طرف
قدم بڑہایا شہر ٹیونس پر ترکون سے لڑکر بہت سے مسلمانونکو شہید کیا اور بہت پکڑے
گئے کچھ فوج شہر کی نگہبانی کو مقرر کی سلطان نے وزیر کو اس جرم مین موقوف کیا کہ اوس نے
افریقہ کے کنارہ پر حفاظت کے واسطے فوج نہ چہوڑی تہی اور سنان پاشا نے ۹۸۲ہجری
مطابق ۱۵۷۴ء مین سلطان کے حکم سے فوج کثیر لیکر ٹیونس کو روانہ ہوا اور قلعہ غالطہ پر جو
جو شہر مذکور اور خلیج ٹیونس کے جانے کی جگہہ پر ہے حملہ کیا اور بعد کئے حملون کے فتح یابی کی

شبیہ سلطان الغازی مراد خان سیوم



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

جو دیوار قلعہ شکستہ ہوئی تہی اسکی مرمت کرادی ایک حصہ فوج حفاظت کو چہوڑی اور آپ قسطنطنیہ آیا انہین دنون ہنگری مین پندرہ ہزار فوج اکٹھی ہوئی اور قلعہ شبغتو پر جنگ کی ٹھہرائی غیلا کے حاکم جعفر پاشا پانسو بہادرونکو لیکر گہات مین لگا رہا جب موقع ملا تو اون پر حملہ کرکے اون کے منہہ پہیر دے جو عیسائی گرفتار ہوے انمین سے منتخب کرکے قسطنطنیہ بہیجدیا سنتہ مذکور کے بالا کے آخر مین سلطان نے محل کے شرقی طرف ایک عالیشان حمام بنوایا ادسمین چالیس کوٹھریان تہین ابہی تیار نہوا تہا اور پہترونکی بدبو بہی نہ گئی تہی کہ سلطان خود ملاحظہ کے واسطے حمام مین گئے بدبو نے دماغ مین اثر کیا اوس کے دور کرنے کو شراب پی لی اُسکے پیتے ہی سر مین درد ہوا آخر رفتہ رفتہ مالیخولیا ہوگیا گیارہ روز کے بعد ۲۰ شعبان کو جنت فردوس کی سیر کو تشریف فرما ہوے بیالیس ۴۲ برس کی عمر تہی آٹھہ برس پانچ مہینے اُنیس روز بادشاہت کی۔ یہ سلطان قوی ہیکل۔ نیک نام خوش مزاج۔ فیاض۔ رحم دل۔ عالم دوست تہجد گزار عابد وزاہد۔ بعض مورخین کا قول ہے کہ وہ عیاش تہا اور رات کو چہپکر شراب پیتا تہا + + + + +

تیرہوین ۱۳ فصل سلطان الغازی مراد خان سوم کی سلطنت کے بیان مین

حاکیان صداقت شعار و راویان راست گفتار زبان سحر بیان سے یون بیان کرتے ہین شعر
کہ سلطان چون جان بجان بخش داد + پسر تاج شاہی بسر بر نہاد۔ جب سلیم خان لحد کے کونے مین گوشہ گزین ہوا تو اوسکا فرزند مراد خان ثالث جو اسوقت مین صوبہ میگنیشیہ کا حاکم تہا ۹۸۲ھ ہجری مطابق ۱۵۷۴ء مین قسطنطنیہ مین آکر تخت نشین ہوا اس نامراد نے تخت پر بیٹھتے ہی اپنے پانچون بہائیون کو مروا ڈالا۔ شعر
بہاگ ان بردہ فروشون سے کہان کے بہائی + بیچ ہی ڈالین جو یوسف سا برادر ہووے۔
پہلے بہائیونکی جان نذر لی اور پہر سب وزیرون اور امیرون کی نذرین لین بعد دربار برخواست کرکے آپ محل مین آیا اور فوجون کے سردار سے کہا کہ مجھے سفر کی تکان بہت ہے اور مین نے کہانا بہی نہین کہایا ہے

بھوک بھی خوب لگ رہی ہے جو کچھ موجود ہو جلد ہی لے آؤ

کہتے ہین کہ سوائے اس بادشاہ کے کسی اور بادشاہ نے یہ حرکت نہین کی کیونکہ یہ رعیت کے فائدہ کے لئے بدفالی تہی قحط کی دلیل ہے اور ایسا ہی ہوا کہ اس کے تخت پر بیٹھنے کے دو برس بعد قسطنطنیہ مین عالمگیری قحط ہوا ۹۸۴ھ ہجری مطابق ۱۵۷۶ء کو ترکون اور ایرانیون مین

لڑائی ہوئی شاہ طہماسپ کے مرتے ہی اس کے جانشینون نے ظلم اور بے انتظامی کی اسی وجہ سے ایران کے ملک کی طاقت کم ہوگئی اور عثمانیہ سلطنت کا حوصلہ زیادہ ہوا ترکون کے سپہ سالار مصطفے پاشا جس نے جزیرہ قبرس کی لڑائی مین نام حاصل کیا تھا یہہ ارض روم اور دیار بکر کو فوج لیکر سلطان کے حکم سے ایرانیونکی سرحد پر چلا پہلے تو وہ قلعہ جو ترکون اور ایرانیون کی سرحد پر تہی ٹہیک بناکر قلعہ قارض کو روانہ ہوا اوسکی بہی مرمت کراکر رسدخانی کو درست کیا اور کچہ فوج قلعہ کی محافظ کو دی اور آپ آگے بڑہا صوبۂ گرجستان کو جسکا حاکم ایرانیون سے ملا ہوا تہا فتح کیا پہر داغستانیونکو داغ حسرت دیکر داغستان پر قبضہ کرلیا پہر بحر الخزن کے کنارہ تک جاکر شہر خالدرن کو جاگہیرا اور تسخیر کرکے ایرانیونکو پست کیا اتنے مین یہہ خبر آئی تہماق خان ایران کا سپہ سالار فوج کثیر لیکر شہر کی مدد کو چلا آتا ہے مصطفے نے ارض روم اور دیار بکر کے حاکمونکو کچہ فوج دیکر اوس کے روکنے کو روانہ کیا اونہون نے جاکر ایسا مردانہ وار مقابلہ کیا کہ اونکو شکست دی اور پہر شہر تیفلس پر حملہ کیا جب وہ بہی ہاتہہ لگا تو وہان کے باشندونکو قتل کیا گہرونکو تاراج کیا مصطفے پاشا نے اپنی فوج لیکر سماخی کا ارادہ کیا مگر بارش کے موسم نے مہم کی ترقی کو روکا اور میراد غلی عثمان پاشا اور صوبہ دار ارض روم کو فتح کیے ہوئے شہرونکی حفاظت کے واسطے تعین کیا تکماق خان کو شکست دینے کے بعد جو مصطفے پاشا تیفلس کے قریب پہنچا تو منوچہر نامی خاندان عیسوی جو ایرانیونکی طرف سے گرجستان کا حاکم تہا یہ مصطفے پاشا کے پاس آیا اور عثمانیہ سلطنت کی اطاعت کے خیال سے اپنی حکومت کے شہرونکی کنجیان نذر کین مصطفے نے اوسپر بہت مہربانی کی اور منوچہر سلطان مراد کے عہد مین مسلمان ہوا صوبہ اخسکا ـ صوبہ داری تیفلس کی حکومت اسکو ملی مصطفے پاشا کے واپس آنے کے بعد بارش کی کثرت اور جاڑے کی شدت سے تمام عثمانی لشکر پریشان ہوا اور بہت سے مرگئے اور میراد غلی پاشا نے فوج کو اور مقامون مین سے روانہ کردیا ایران کی فوج کے سردار نے جو یہ خبر سُنی عثمانیونپر حملہ کیا بہت ہلاک کئے عثمان پاشا گہبرایا اس خیال سے کہ سلطان کو میری غفلت کا نتیجہ لوگ سمجہا دین یہہ سوچکر بدلا لینے پر آمادہ ہوا بارش ہی کے موسم مین فوج کو جمع کرکے متفرق مقامون پر ایرانیون سے لڑا چار لڑائیان ایسا لڑا کہ خون کا دریا بہگیا اور اوسمین سر حباب کی طرح پہرتے تہے اخیر ترکون کی گرمجوشی اور سخت دلی نے ایرانیون کو موم کیطرح پگلا دیا جب ترکی سفر کی مصیبتون

اور لڑائی کی سختیون سے تہک گئے تو عثمان پاشا نے شماخی مین اونکو چہوڑے دیا اور شہر
اور قلعہ کی دیوار بنانے کے بعد جعفر پاشا کو چند ترکون کے ساتہ وہان چہوڑ کر آپ قسطنطنیہ آیا
سلطان سے لڑائی کا حال بیان کیا انہین دنون مین خان کریمیہ نے عثمانیون کی تابعداری سے
سر پہیرا سلطان نے مصطفے پاشا کو مع فوج روانہ کیا اس نے نہر تانیر سے پار جاکر خان مذکور
سے مقابلہ کیا بڑی لڑائی کے بعد تاتاریون کو شکست ہوئی خان کا سر کاٹکر قسطنطنیہ روانہ کیا
۹۸۸ھ ہجری مطابق ۱۵۸۰ء مین ابراہیم خان شاہ ایران کا سفیر سلطان کے دربار مین آیا اور
عرض کی کہ ایرانی اور ترکون مین صلح ہو جائے سنان وزیر اعظم نے ایک خط کہ جسمین صلح کا
مضمون تہا لکہدیا مگر سلطان نے منظور نکیا اور وزیر مذکور کو اس جرم مین معزول کردیا اور
اسکی جگہہ فرہاد پاشا کو مقرر کیا ۹۹۱ھ ہجری مطابق ۱۵۸۳ء کو ترکی فوج لیکر ایران کو روانہ
ہوا قلعہ روان کی مرمت کی لیکن رشوت یا تہڑدلی کے سبب لعنت کا تیشہ سر پر کہایا شہر
تبریز کو ترکون کے قبضہ سے کہویا سلطان نے اسے بہی وزارت سے موقوف کیا۔
اور میرادغلی پاشا کو وزیر بنایا اور بہت سی فوج دیکر ایران روانہ کیا اس نے شہر قسطمونی
مین بارش کا موسم گذرا ۹۹۳ھ ہجری بہار کے موسم کے شروع مین شہر تبریز مین داخل ہوا
اور ایرانیون کو پامال کردیا یہ جدید بات ہوئی کہ تبریز ترکون کے ہاتہ آیا عثمانیون نے شہر
شہر کے سامنے ایک پہاڑ پر دہینا بہر مین چہوٹا سا قلعہ تیار کیا عثمان پاشا تو قلعہ کی مضبوطی اور
رسد کے جمع کرنے مین رہا شہر کے باشندون نے خاص فساد شروع کیا اور چند ترکی زخمی
ہوئے اور بہت سے مارے گئے عثمان پاشا نے سنتے ہی قتل عام پکارا اور لوٹ کا حکم دیا بعد
شہر کو نئے لوگون سے آباد کیا پھر جعفر پاشا کو تبریز کے سپرد کیا اور آپ قسطنطنیہ روانہ ہوا
رستے مین صوبہ اصفیان پر ایران کے سپہ سالار حمزہ مرزا سے آدہی رات تک خوب جنگ
ہوئی اسمین عثمان پاشا شہید ہوا سنان پاشا اوسکی جگہہ قایم ہوا مگر حمزہ نے پیچہا نچہوڑا
گہات سے حملے کرتا رہا آخر شہر سلیمان مین ایرانیون نے جو حملہ کیا تو بڑی لڑائی ہوئی اسمین
ایران کا سپہ سالار مارا گیا فوج بہاگی اور بہاگ کر تبریز جاکر جعفر پاشا کو مع فوج کے گہیر لیا
سلطان نے فرہاد پاشا کو فوج جرار دیکر شہر تبریز کی مدد کو روانہ کیا فرہاد نے جاکر ایرانیونکو
پریشان کردیا اور تبریز و روان کے بیچ مین ایک نیا قلعہ بنایا چار برس اپنی فتح کیے ہوئے شہرون
کی حفاظت کے لئے وہین رہا بعد عثمان پاشا ترکون کو لیکر گرجستان مین آیا یہان کے قلعے بچا لئے

اور دو شہر نئے لے لئے ایرانیون نے پھر سلطان سے صلح چاہی سلطان نے منظور نکی اور یہ کہا کہ جن ملکون کو عثمانیون نے فتح کیا ہے اگر تم اون کے حقوق سے دست بردار ہو تو مضائقہ نہین ورنہ تمہاری کوشش صلح مین بیکار ہے آخر ایرانیون نے مجبور ہو کر سنہ ۹۹۸ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۰ع مین ترکون سے صلح نامہ کر لیا گیا۔ صوبہ گرجستان و تبریز اور اوس کے قریب کے بندر آذربایجان و شیر ہرل وغیرہ عثمانیون کے قبضہ مین دیدئے سنہ ۱۰۰۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۴ع مین سلطان مراد نے وزیر سنان پاشا کو فوج دیکر ہنگری کو روانہ کیا اوس نے وہان کے چند شہر لے لئے اتنے مین موسم بارش آگیا سنان پاشا نے صوبہ رومیلی مین فوج کو رہنے کا حکم دیا فصل ربیع مین شہر بانج کو اٹھارہ دن تک گھیرے رہا جب یہ بہی ہاتھ آیا تو پھر ضروری کامون کے انتظام کے واسطے قسطنطنیہ آیا اسمین سلطان مراد خان سوم نے جمعہ کے دن ۶ تاریخ جمادی الاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری مطابق سولہوین جنوری سنہ ۱۵۹۵ع کو پچاس برس کی عمر مین رحلت کی بیس برس آٹھ مہینے حکمرانی کی۔

چودہوین فصل سلطان الغازی محمد خان سوم کی سلطنت کے ذکر مین

قدر شناسان گوہر سخن و حسن و فتحہ دانایان جواہر فکر اسطرح کہتے ہین کہ جب مراد خان سوم کے انتقال کے بعد اسکا بڑا بیٹا شاہزادہ محمد جو الیشالی کوچک کے صوبہ کا حاکم تہا اپنی ما سلطانہ کے بلانے سے قسطنطنیہ مین آیا اور جمعہ کے دن جمادی الاول کی ۲۔ سنہ ۱۰۰۳ ہجری کو تخت پر بیٹھا پہلے ہی اپنے انیس بہائیون کی جان نذرانہ مین لی اور اسپر بہی صبر نکیا بعد اپنے باپ کے دس حرمون کو جو حاملہ تہین دریا برد کرا دیا۔ تخت نشینی کے آٹھ دن بعد جامع مسجد مین آیا اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا نماز کے بعد ترکون کی فوج کو لاکھون روپئے انعام دئے اب اس فوج کی مدد کو جو ہنگری مین لڑ رہے تہے اور فوج روانہ کرنے کی تدبیر کی وزیرون نے عرض کی کہ دو دفتر کی رسالہ انعام سلطانی سے خوش نہوئے فرہاد پاشا وزیر اعظم سے کہا کہ ہمکو انعام اور دلواؤ وزیر نے کہا تم اگر جنگ کی سرحد پر بہیجے جاؤ گے تو تمہارا حق ضرور دیا جاویگا سپاہ نے وزیر کی نمانی وزیر نے غصہ ہو کر کہا کہ تم نہین جانتے جو لوگ اپنے سرداروں سے پھر جاتے ہین وہ اسلام سے خارج ہوتے ہین اور لعنتی کا طوق پہنکر جان دیتے ہین اس کے علاوہ اونکی عورتین بانجھ ہو جاتی ہین سپاہ ان باتون سے اور بگڑی اور شہر کے سفتی کے

شبیہ سلطان الغازی محمد خان ثالث



یہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

پاس وزیر کے سزا کا فتوی مانگا مفتی نے کہا تم خاطر جمع رکھو وزیر ان کہنے سے کہ عورتین بانج ہوتی ہین کافر نہین ہوا اس پر بھی اون فسادیون نے فساد اوٹھایا ترکی سردار بہت زخمی ہوے خاص رسالہ نے ان پر حملہ کیا اور شکست دی اور فتنہ کی آگ کو بجھایا اور سنو ترکی فوج نے جو ہنگری و ایشیا مین عیسائیون سے صدمہ اوٹھایا تو وزیرون نے سلطان سے عرض کی کہ حضور اپنے بزرگونکی طرح لڑائی مین شریک ہون اور ترکی سپاہ کی دلداری کرین مگر اسکی ما سلطانہ صفیہ نہوئی اس نے سلطان کو جانے نہ دیا جب بہت دنون تک اس فوج کی کمک نہ پہنچی تو اونہون نے شکست کہائی اور کئے قلعہ اور بہت سے صوبہ عثمانیہ سلطنت کے قبضہ سے نکل گئے عیسوی عثمانیون پر غالب ہوگئے کہتے ہین کہ عیسویون نے **گران وسگراد - بابوکسا** نامی شہرونکو سخر کیا - ابرائیل - دوارنہ - فلق - اسمٰعیل - سلسٹرہ رسچک - بکارسٹ - اگرمیان - پر بھی اپنا قبضہ کرلیا سلطان اس خبر کے سنتے ہی غفلت کی نیند سے چونکا اور مفتی کو بلاکر رائے لی اوس نے چند شعر علی قلبی کے جنکا مضمون ہنگری کی لڑائی اور عثمانیہ سلطنت کے تنزل کے مطابق تہا پڑہے سلطان کے دلپر اوس مضمون کا اثر ہوا تمام شہر کی خلقت کے ساتھ تین روز تک عاجزی اور انکساری سے درگاہ الہی مین التجا کی بعد آٹہہ روز قسطنطنیہ مین ایسا بہونچال آیا کہ بڑے بڑے مکان گر پڑے صوبہ اناطول کے کئے شہر اور کتنے قصبہ تباہ ہوگئے شہر کے لوگون کے دلپر دہشت بیٹھہ گئی سلطان کی مرضی یہ ہوئی کہ مین خود سپاہ کے شریک ہوکر کافرون سے جنگ کرون اور سلطان کے اوستاد سعیدالدین مورخ اور شہر کے مفتی اور وزیر اعظم نے سلطان سے کہا حضور بھی فوج کے سردار ہوکر دشمنون سے لڑین - غرض سلطان نے فوج کے ساتھ جناب سرور کائنات کا علم مبارک لیکر سنہ ۱۰۰۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۵ع مین ہنگری پہنچکر شہر اگری کا محاصرہ کیا ترکون نے دلیری سے چہین لیا - سنہ ۱۰۰۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۶ع مین سرس تیس کی دلدل کے قریب تین دن ترکون اور عیسائیون مین لڑائی رہی جعفر پاشا کے تخت کی فوج خوب جان توڑ کر لڑی آخر گیارہ سو ترکی شہید ہوے اور بیتالیس ۴۲ توپین عیسائیون کے ہاتھ آئین سلطان نے خوف کے مارے الٹا پہرنیکا ارادہ کیا اوستاد سعیدالدین نے عرض کی عثمانیہ سلطانونمین سے آجتک کوئی بغیر کامیابی غنیم سے واپس نہین گیا آخر سلطان مجبوراً شریک لشکر رہا دوسرے روز پہر سخت لڑائی ہوئی تیسرے روز عیسائیون نے پہلے تو فتح

پالی پھر سگالی پاشا نے اپنے ترکی قواعد دان رسالے کے سوارون کے ساتھ عیسائیون پر حملہ کیا تو شکست دی ہزارون دلدل مین پھنسکر مر گئے پچاس ہزار عیسائیون کو قتل کیا. بچانوے توپین اور کچھ خیمے واسباب وغیرہ ترکون کے ہاتھ آیا اوستاد سعید الدین کو اس تدبیر کے باعث سلطان نے سربلندی بخشی اور سگالی پاشا کو وزیر کیا بعدہ سلطان قسطنطنیہ مین آیا مگر اس کے زمانے مین ہنگری کا فساد قایم ہے رہا سنہ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۹ع عبدالحمید الیشائی کوچک کے زمیندارون کے سردار نے خود مختاری کا فکر کیا اور اقوام ترکمانی اور ہیرسیتیس کے معززون کو جمع کر کے بغداد کے حاکم کی مدد سے عثمانیون کو چند بار شکست دی سنہ ۱۰۱۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۰۱ع کو ایران کے بادشاہ شاہ عباس نے عثمانیہ سلطنت کو ضعیف دیکھکر اپنے گئے ہوے صوبونکو ترکون سے جنگ کر کے چھین لینے کا ارادہ کیا کہتے ہین کہ کسی بزرگ نے سلطان سے کہا تھا کہ ایک نیا سلطان بہت جلد تیرا قایم مقام ہوگا سلطان اسی فکر مین تھا کہ ایشائی کوچک مین ہنگامہ ہوا اس کے بڑے بیٹے محمود نے سلطان سے درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو غلام فوج کا سردار ہو کر باغیون کو ٹھیک بنائے سلطان اس بات سے ناراض ہوا پہلے تو اسکو اور پھر اسکی ماکو مع رفیقون کے قید کیا ایک مہینے کے بعد سبکو قتل کرا دیا انہین دنون سلطان کے محل پہ ایک فقیر نے آکر کہا کہ پچیس دن مین سلطان پر آفت آویگی سنا ہے کہ سلطان درویش کے کہنے کے وقت علیل تھا بقول فقیر پچیسوین دن سلطان کو اس سرائے فانی سے کوچ کرنا پڑا —

پندرہوین فصل سلطان الغازی احمد خان اول کی سلطنت کے بیان مین

راویان اخبار و ناقلان اسمار کا بیان ہے کہ سلطان محمد خان ثالث کے وزیرون نے ۹ رجب سنہ ۱۰۱۲ ہجری مطابق ۲۲ دسمبر سنہ ۱۶۰۳ع مین سلطان کے دوسرے بیٹے احمد خان کو تخت سلطنت پر بٹھایا ۔ یہہ سلطان بہت رحمدل اور بامروت تہا اس نے اورون کی طرح اپنے بھائی شہزادہ مصطفےٰ کو قتل نہین کیا اس نے اپنے وزیر اعظم کو بہت سی فوج دیکر ہنگری کی لڑائی پر کہ جو اسکی باپ کے حیات مین شروع ہوئی تھی روانہ کیا وزیر نے رستہ مین سلطان سے بہت سا روپیہ منگایا اور یہہ دھمکی دی کہ جبتک روپیہ

شبیہ سلطان الغازی احمد خان اوّل



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

نہ آویگا تب تک آگے نہ جاؤنگا سلطان نے جواب لکہا کہ اگر تمکو اپنی جان پیاری ہے تو حکم کی تعمیل مین دیر نکرو ورنہ خیر نہوگی ترکی مورخ بیان کرتے ہین کہ محمد خان ثالث کے زمانے مین جو ایشائی کوچک کے صوبہ سے فساد کی خبرین آئین تو سلطان مرحوم نے ترکی فوجین مع سپہ سالارون کے روانہ کین تہین مگر اونہون نے رشوت کے سبب یا غفلت کی وجہ سے حکم کے بجالانے مین قصور کیا اس لئے وہان کے باغیون نے ترقی پاکر صوبہ اناطول کے تمام شہرون کو تباہ و تاراج کردیا اب قلندر میرزا وغلی اور طویل قزاقون کے سردارون نے بڑے زور شور سے سلطان کے فوج پر حملہ کیا اپنے مرید خواجہ مراد کو خاص اپنے دوستون کے ساتھ اون دونون قزاقون کو مارنے اور ہنگامہ کے دور کرنے کو حلب روانہ کیا اور کہدیا کہ بارش کے موسم مین حلب رہو اور بہار مین ایشیا کے فوج کے ساتھ اونکی خبر لو پاشا مذکور نے سلطان کے حکم کے موافق قلندراوغلی کو جنگ مین پس پا کیا اور اوسکی فوج کو پریشان کردیا طویل بھی عاجز ہوا اور ایران کو بہاگا سلطان نے شاہ ایران سے ان دونو لڑاکو نکو طلب کیا شاہ نے دینے سے انکار کیا سلطان نے وزیر مراد پاشا کو ایران جانے کا حکم دیا وزیر معہ لشکر کثیر کے تبریز پہنچا مگر بارش کے سبب اپنی فوج کے ایک حصہ کو دیاربکر مین ٹہرادیا شروع موسم بہار ۱۰۲۰ ہجری مین فوج جمع کرکے لڑائی کا قصد کیا اس اثنا مین وزیر مراد پاشا کی قضا آگئی اور اوسکو نامراد رکہا سلطان نے ناصح پاشا کو اسکا قایم مقام کیا یہ ایک سال ایران مین رہا پہر فوج کی بیماری کے سبب سے معہ لشکر قسطنطنیہ آگیا جب یہ شہر مین داخل ہوا تو اسکی سستی اور کاہلی کے سبب سے سلطان نے اوسکو قتل کرا یا محمد پاشا کو وزارت کا منصب ملا اور سلطان کے حکم سے حلب مین بارش کے موسم کو تمام کیا ۱۰۲۵ ہجری مطابق ۱۶۱۶ع کو حد ایران مین داخل ہوا اور قلعہ روان کو گہیر لیا چالیس تک حملے کئے مگر قلعہ والونکی مردانگی نے مُنہ پہیر دیے آخر بہت سا نقصان اٹھاکر محاصرہ چہوڑ دیا اور قسطنطنیہ آیا پہر سلطان نے خلیل پاشا کو اپنا وزیر کیا اور بہت سی فوج دیکر روانہ کیا رستہ مین فوج نے بغاوت اختیار کی اور پہلے پہل ایشائی کوچک کے صوبہ مین شکست کہائی اسی برس اسٹریہ اور دولت عالیہ مین صلحنامہ ہوا اور طرفین کے ملکون کے قبضہ مین کچہ تغیر و تبدل نہوا مگر ترانسویشیا کے حاکم جو صلحنامہ مین شریک ہوا

تو اس کے ملک کو عثمانیہ سلطنت سے ایک طرح کی آزادی حاصل ہوئی۔ سلطان کے وزیر اعظم مراد پاشا نے ایشائی کوچک مین دشمنون پر فتح پائی مگر فتنہ کی آگ کچھ باقی رہگئی تھی ترک ایرانیون سے کئی سال تک لڑتے رہے لیکن کچھ نتیجہ نیک نہوا قزاقون کے فرقہ نے عثمانیہ سلطنت کے گھٹانے مین کوشش کی اور سنہ ۱۰۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۳ء کو ایک جہازی بیڑے کے ساتھ بحر اسود کے جنوبی کنارہ پر جا کے شہر سینوپائی کو تاراج کر دیا اور شہر کے لوگون پر حد سے زیادہ ظلم کیا اور سنہ ۱۰۲۶ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۶ء مین سلطان احمد خانکو بخار آیا اور دن بدن مرض کو ترقی ہوتی گئی آخر انتیس سال کی عمر مین جہان فانی سے رخصت ہوا چودہ برس بادشاہت کی اس کے تین بیٹے عثمان ـ مراد ـ ابراہیم نے اس مملکت کی حکمرانی کی مگر سلطان احمد خان اول کا سگا بہائی مصطفے خان اوس کا قائم مقام ہوا احمد خان دل سخاوت مین پہلے بادشاہون سے زیادہ تہا اس نے قسطنطنیہ مین ایک جامع مسجد بہت عمدہ بنوائی سونے کے دو سو تختون پر قرآن شریف کی آیتین اور اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کندہ کرا کے ہر ایک تختے مین اکتیس اکتیس نگینہ یاقوت جڑوا کر مسجد مین لگائے ہر تختے کی قیمت پچاس ہزار ڈالر تھے دنیا کی مشہور عمارات مین گنی جاتی ہے ـ

سولوین فصل سلطان الغازی مصطفے خان فرزند محمد خانکی سلطنت کے بیان مین

مورخین راست گفتار کا بیان ہے کہ جب سلطان احمد خان اول نے اس جہان فانی سے رحلت کی تو اوسکا چھوٹا بہائی سلطان مصطفے خان سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین تخت پر بیٹھا اسوقت اوسوقت عثمانیہ خاندان مین باپ کا جانشین بیٹا ہوا کرتا تہا اصل مین یہہ طریقہ چنگیز خان کے خاندان کا تہا اسی وجہ سے عثمان کی اولاد سے جو کوئی تخت پر بیٹھا اپنے بہائیون کو قتل کرتا یہہ ہی وجہ تھی کہ چچا اور بھتیجون مین فساد نہوتا تہا مگر سلطان احمد خان اول نے جو اپنے بہائی مراد کو قتل نکیا تہا تو اوسکا بیٹا عثمان تخت سے محروم رہا اب سنئے کہ مصطفے خان سے بسبب دیوانگی کے انتظام سلطنت مین قصور رہا تو اس صورت مین وزیر دن نے اوسکو معزول کیا ـ سلطان نے خود اس دنیا ناپائیدار سے کنارہ کر کے عظم بیت اللہ شریف کا کیا ـ اور بجائے اس کے عثمان خان کو تخت پر بیٹھایا + + + + + +

شبیہ سلطان الغازی مصطفٰے خان اوّل



یہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

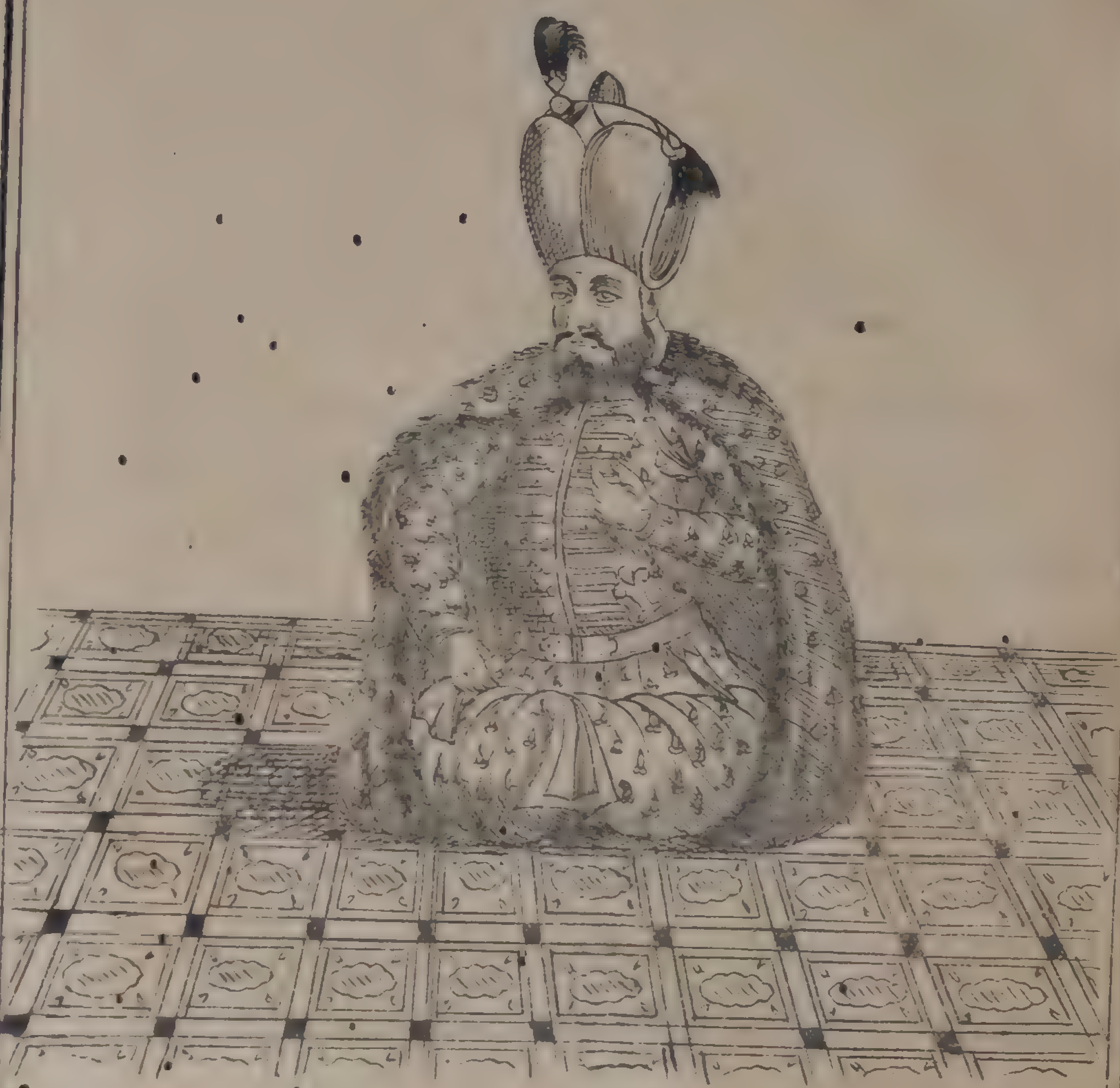
سترہوین فصل سلطان الغازی عثمان خان ثانی کی سلطنت کے بیان مین

منتظمان علم رایت اخبار و کارپردازان مملکت اسما یون تحریر کرتے ہین کہ جب مصطفے خان معزول ہوا تو وزیرون نے عثمان خان کو جسکی عمر چودہ برس کی تہی سنہ ۱۰۲۸ ہجری مین تخت پر بیٹہایا اِس کے زمانہ مین ترکون نے کئے بار شکست کہائی آخر صلحنا نہ کیا جب ایران کی لڑائی موقوف ہوئی اٹہارہوین ربیع الاول سنہ ۱۰۲۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۰ع کو قسطنطنیہ مین ایک ستارہ تلوار کی شکل آسمان پر بوقت شام نکلتا تہا اسکی چمک بہت ہوتی تہی بوقت غروب مغرب کی طرف چلا جاتا تہا نجومیون نے کہا کہ اس سے عثمانیہ سلطنت کو ترقی ہوگی دشمن مغلوب ہون گے ـ چنانچہ سلطان عثمان نے سنہ ۱۰۳۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۱ع کو پولنڈ پر یورش کرکے شہر قوطن کو لے لیا تاتاریون کے خانکو تہوڑی ترکی فوج دیکر اندرونی حصہ کے تاراج کرنے کو روانہ کیا اور خود دشمن کی فوج کو چارون طرف سے گہیرا اور ایسا تنگ کیا انہون نے صلح کی درخواست کی سلطان نے منظور کی اور ایک صلحنامہ اپنے مطلب کے موافق تحریر کیا بعدہ لوٹ کا مال اور قیدیونکو لیکر قسطنطنیہ آگیا دوسرے ہی سال سنہ ۱۰۳۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۲ع موسم بہار مین مکہ معظمہ جانے کی خبر اوڑادی اور غرض اس سے یہ تہی کہ دمشق جاکر وزیر اعظم دلاور پاشا کی فوج اگر زیادہ ہو تو جنگی فوج قواعد سکہا کر قسطنطنیہ مین آکر خاص رسالہ کو جس نے رعیت اور مجہے ظلم سے تنگ کر رکہا ہے خوب گوشمالی دیجیے انگلنڈ کا سفیر سر تامس رو جو اندنون ترکون کی دار السلطنت مین مقیم تہا اپنے مراسلہ مین لکہا ہے کہ اگر سلطان عثمان خان کی یہہ تدبیرین پڑتی تو ترک کی سلطنت کبہی نہ گہٹتی ـ جب یہہ خبر شدہ شدہ رسالہ خاص نے سنی تو سلطانکو کعبہ جانے سے روکا آخر سلطان بیچارہ مصیبت مین پہنسا داؤد پاشا کے بہکانے سے باغیونکا مجلس ہفت منارہ مین قیدی ہوا ـ ادہر مصطفے دیوانہ قید سے رہا ہوتے ہی دوبارہ تخت پر بیٹہا اور داؤد پاشا وزیر ہوا اور اس کے روبرو مجلس مین مارا گیا سلطان مصطفے خان پہر ملک رانی سے عاجز رہا سلطنت کے انتظام مین سلطان موصوف کی والدہ صاحبہ کا حکم جاری رہا پہر لوگون کے دلمین فساد برپا ہوا مصطفے خان کو معزول کیا اور سلطان عثمان خان کے بیٹے مراد خان کو بادشاہ بنایا ـ

اٹھارہوین فصل سلطان الغازی مراد خان چہارم کی سلطنت کے ذکر مین

راویان سماط حکایات و وظیفہ خواران گنج روایات یون کہتے ہین کہ سلطان مراد خان چہارم سنہ ۱۰۲۱ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۰۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۲ع بماہ ذیقعدہ مصطفے کی معزولی کے بعد تخت نشین ہوا ارض روم کا ابازی پاشا جو مصطفے سے باغی ہوکر ایشیائی ترک کے صوبون کو تاراج کرتا پہرتا تھا سلطان مراد خان کے زمانہ مین بھی ویسا ہی رہا سلطان مراد خان چہارم نے تخت پر بیٹھتے ہی دو برس بعد جرکس محمد پاشا وزیر کو فوج کا سپہ سالار کر کے باغیونکی تنبیہ کو روانہ کیا ابازی پاشا نے وزیر کے مقابلہ سے عاجز ہوکر شکست کہائی اور ارض روم کو بہاگا اور سنی کہ سلطان نے حافظ علی پاشا کو بہت سی فوج دیکر ایشیا روانہ کیا اس لیے کہ دشمنون سے لڑین اور ایشیائی فوج سے متفق ہوکر بغداد پر چڑہائی کرین پاشا نذکور نے پانچ مہینہ تک شہر کو گہیرے رکہا بہت نقصان ہوا ناچار واپس آنے کا قصد کیا جب حلب آیا تو سلطان نے اوسکو موقوف کیا اور خلیل پاشا کو وزیر کیا انکو بھی حکم ہوا چنانچہ جب ایرانیون سے لڑنیکو ارض روم کے قریب گیا تو ابازی پاشا بہاگے ہوے نے یہ جانا کہ ترکی ایرانیونکی لڑائی کا حیلہ کر کے میری گرفتاری کو آے ہین یہ خیال کر کے ارض روم آیا اور جنگ کا سامان جمع کیا خلیل پاشا نے اوسکی واپسی پر بہاگنے کا یقین کیا ایران کے سفر کو چہوڑ کر ارض روم کو آیا اور شہر کا محاصرہ کرلیا ابازی پاشا نے پہلے تو شہر کی حفاظت جوانمردی سے کی بعد ایک فوج چیدہ لیکر حملہ کیا لشکر کے محافظون کو مارا ترکی سب بہاگے خلیل اپنے دوستون کے ساتھ بڑی محنت اور مشقت کر کے اوس آگ سے بہاگا سلطان نے جو سنا اسے بھی موقوف کیا اور وزارت خسرو پاشا کو دیکر کہا دیار بکر مین جاؤ اور بہار کے موسم مین ابازی پر حملہ کر کے فساد کی آگ بجہاؤ خسرو پاشا نے نہایت ہوشیاری سے ارض روم پر حملہ کیا اور مارے گولونکے شہر پناہ کو چہلنی کر دیا آخر شہر کے لوگون نے تنگ ہوکر پانچ ہی دن مین شہر مع ابازی کی وزیر کے قبضہ مین دیدیا خسرو نے باغیون کو قید کر کے قسطنطنیہ روانہ کیا سلطان نے ابازی کی جان بخشی کی اور صوبۂ باسینا کی حکومت مرحمت ہوئی مگر باین شرط کہ اینده ایسی

شبیہ سلطان الغازی مراد خان چہارم



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

حرکت نہوا اور ہمارے دشمنون سے لڑنے مین تعمل نہ کرے۔ سنہ ۱۰۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۹ء
کو خسرو سلطان کے حکم سے بغداد گیا موصول مین جاتے ہی بارش شروع ہوگئی مجبورا
قیام کرنا پڑا بہار کے موسم مین عراق عرب کے صوبہ مین جہان زین الخان شاہ ایران
کی طرف حاکم تہا دخل کرکے کئے قلعون کو سخر کیا جو تصرف کے لایق نہ تھے اونکو تاراج
وتباہ کردیا اس لئے کہ بغداد کی کمک کا رستہ بند ہوجائے پہر بغداد پر جاکر اکتالیس روز
تک محاصرہ رکہا جب بہت نقصان ہوا تو محاصرہ توڑدیا اندنون ایران کی سرحد مین
ایک جدید فتنہ اوٹھا یعنے الیاس پاشا نے جسکو سلطان نے ابازی پاشا کے قایم مقام
ارض روم کا حاکم کیا تہا اس نے سپاہ ورعیت کی سازش سے سلطان کی مخالفت پر کمر باندہی
سنہ ۱۰۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۳۱ء مین محمد پاشا کوچک نے اسکو پکڑ کر قسطنطنیہ بہیجدیا سلطان
نے اسکو سر بازار قتل کرایا ان خانہ جنگی مین اسلام کی فوج کا حوصلہ پست ہوگیا رستم
خان ایران کے سردار نے عثمانیون پر یورش کرکے اپنے ملک کے دور ونزدیک کے شہر
تک تاراج کرکے شہر اوان کا محاصرہ کرلیا ایشیا کی ترکی فوج جو عاجز ہوئی تو سلطان نے
یورپی ترکی فوج کا سردار رومیلی کے صوبہ دار کو سپہ سالار کرکے مدد کے واسطے روانہ کیا
اس نے آوان پر ایرانیونکو شکست دی پہر سلطان نے کل فوجونکو ادرنہ شہر اور پونوپل مین جمع
ہونے کا حکم دیا بعد جمع ہونے کے مرتضے پاشا سپہ سالار رومیلی کے حکم کرکے پولینڈ کو تاراج
کرنے کے لئے روانہ کیا یہ دریائے ڈینوب سے اترکر شہر گرخبو پر قیام کیا اور سلطان کے حکم
کے منتظر رہے اتنے مین پولینڈ کے سفیر صلح کی درخواست کو حاضر ہوے مرتضے پاشا نے
اسمین کچہ جواب ندیا اور سفیرونکو سلطان کے دربار مین بہیجدیا سلطان نے اونکی منت
پر رحم کیا اور اپنے مطلب کے موافق صلحنامہ لکہوالیا اور سلطان کو ایران کی لڑائی کا کچہ
خیال تہا اور بغداد اولنے چہینے اور اپنی ریاست کو ترقی دینے کا فکر تہا لہذا سلطان نے
مع فوج خود بغداد کا ارادہ کیا رستہ مین شہر اوان پر جسکو ایرانیون نے لے لیا تہا محاصرا
کیا اور بڑی جوانمردی سے فتح کیا حاکم کو پکڑکر قسطنطنیہ بہیجدیا تہوڑے دن تبریز مین قیام
کیا اس کے قریب کے قلعون کی مرمت کے بعدہ تہوڑی سی فوج یہانکی حفاظت کو چھوڑی
اور آپ قسطنطنیہ کو واپس آیا اس کے جاتے ہی ایرانیون نے قلعہ اوان کو گہیر اتر کی چار
مہینے تک بہادری سے لڑتے رہے مگر ابازی پاشا شہر کا حاکم جو مر گیا تو شکست ہوئی اور

قلعہ ایرانیون کے قبضہ مین آیا سلطان نے سُنتے ہی وزیر محمد کو جو سرحد پر حفاظت کے لئے موجود تہا موقوف کیا اور بہرام پاشا کو اسکی جگہہ مقرر کرکے مع فوج روانہ کیا دوسرے سال خود لشکر لیکر بغداد کو گیا اور سنہ ۱۰۴۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۳۸ع مین بغداد پر جاکر محاصرہ کیا قلعہ کی فصیل بہت مضبوط تہی اور شہر کی حفاظت کے واسطے ایرانیونکی تیس ہزار فوج جمع تھی اونھون نے خوب مقابلہ کیا جب قلعہ کے لوگ باہر نکلے تو ایک دیوتن ایرانی نے ایک ترکی سے لڑنے کی درخواست کی جب سُلطان اوس کے روبرو ہوا تہوڑی دیر تک دونو لڑتے رہے آخر سلطان کی تیغ سے دو ٹکڑے ہوا اس عرصہ مین ترکی گولہ اندازون نے قلعہ کی دیوار توڑ دی اور عثمانیہ فوج نقب کی راہ سے قلعہ مین جا پہنچے سلطان نے قتل عام کا حکم دیا تیس ہزار ایرانی قتل ہوئے پہر قلعہ کی دیوار بنواکر بارہ سو سپاہی اور ایک سپہ سالار بغداد کی محافظت کو مقرر کرکے آپ صوبہ عراق کے ملکی کامون کے انتظام مین مشغول ہوا بعد قسطنطنیہ کو آیا ایک ترکی مورخ کہتا ہے کہ مین نے اپنی آنکہہ سے دیکہا ہے کہ سلطان جب قسطنطنیہ مین داخل ہوا تو فولادی زرہ پہنے ہوئے کندہون پر چیتے کی کہال گہوڑے پر سوار تین کلغیان پگڑی پر دائین بائین نظر کرتا سات گہوڑے عربی سجے ہوئے ساتہہ بائیس ۲۲ شتر سوار ہمراہ جلوہ مین فتح کا نقارہ بجتا ہوا شہر کی خلقت تماشا دیکہتی تھی اور اللہ کی تعریف کرتی تہی شہر مین داخل ہوتے ہی سلامی ہونے لگی اور توپین چلنے لگین یہان تو یہ عیش و عشرت اور اودہر البنیہ اور اوس کے متصل کے صوبونمین فتنہ کی آگ لگی سلطان نے پہر جنگ کا ارادہ کیا کہ دفعتہً بیمار ہوا اور بیماری کو روز بروز ترقی ہوتی گئی آخر پندرہ روز کے عرصہ مین ۱۵ شوال سنہ ۱۰۴۹ ہجری مطابق ۹ - فروری سنہ ۱۶۴۰ع کو دنیا سے کوچ کیا - عمر اٹھائیس برس کی تھی سترہ برس حکمرانی کی - یہ سلطان خوش مزاج فن سپہ گری مین طاق تیر اندازی مین بے بدل مشہور رہے -

انیسوین ۱۹ فصل سلطان الغازی ابراہیم خان کی سلطنت کے بیانمین

سحر بیان صادق گفتار و جادو نگاران راست کردار نے معشوقان مضامین سے اس داستان کو رشک صنم خانۂ آذر ہی بنایا ہے کیونکہ اسمین ابراہیم کا ذکر ہے یہہ سلطان سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۰۴۹ ہجری مین تخت نشین ہوا سلطان مراد کے مرنے کے وقت اس کے

شبیہ سلطان الغازی ابراہیم خان



یہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

قتل کا حکم دیا اسلیئے کہ میرے بعد یہ تخت کا وارث نہو مگر وزیرون نے قبول نکیا اور کہدیا کہ مار ڈالا۔ چنانچہ مراد کے مرنے کے بعد یہ خبر ابراہیم کو سنائی تو اوس نے ڈر کے مارے اپنے محل کا دروازہ بند کر لیا وزیرون نے ہر چند التجا کی مگر اوس نے ایک نسنی آخر ناچار ہو کر سلطان مراد کی لاش لاکر رکہدی اس کے دیکھتے ہی دروازہ کہولا اور تخت پر آبیٹہا بیٹہنے کے تہوڑے عرصہ کے بعد بحر اسود کے قزاقونکو بہگانے اور جہازونکی آمد رفت کے رستونکو صاف کرنیکا خیال کیا چنانچہ بہت سی فوج ترکونکی جمع کر کے انکی سرکوبی کے واسطے روانہ کیئے شہر آساک کا محاصرہ کیا کئی حملون کے بعد اسکو فتح کر لیا قلعہ کے لوگ بہت قتل ہوے بحر روم کے جزیرے عثمانیون کے قبضہ مین آے مگر جزیرہ کریٹ جسمین وہ قزاق رہتے تھے بچا رہا یہ جزیرہ لمبائی مین دو سو میل اور چوڑائی مین تیس میل ہے آب و ہوا بہت عمدہ اور جزیرہ دلکشا اور شاداب ہے بہشت پر طعنہ زن علم و ہنر کا مخزن۔ یہ جزیرہ وینس کے علاقہ مین تھا لیکن ترکی جہازون کے لٹنے کی جو خبر آئی تو عثمانی اسکی فتح کرنے کو آئے ایک جہاز مین چند اہل اسلام مکہ شریف و مصر کو جاتے تھے یہ جہاز جب اس جزیرہ کے قریب آیا تو پوشیدہ جہازون نے گہیر لیا اور سبکو پکڑ کر قید کر لیا اور اسباب بھی لوٹا۔ اس ظلم کے سنتے ہی سلطان ابراہیم نے اوس صلحنامہ کے خلاف جو پہلے سلطانون اور اسپین والونمین ہوا تہا اپنے مشیرون سے تجویز کر کے جنگ کی شہرت مچائی بعدہ سلطان ایک جہازی بیڑہ کے ساتھ جسکا سردار یوسف پاشا تہا اوس فوج کو لیکر جو موسیٰ پاشا آغا مراد کے زیر فرمان تھے جزیرہ مذکور کو روانہ ہوا ۲۰۔ ربیع الثانی ۱۰۵۵ہجری مطابق ۱۶۴۵ع کو وہان جا پہنچا دوسرے دن ترکون نے خشکی پر اتر کے ۵۴ روز تک قلعہ جانبہ کا محاصرہ رکہا آخر اہل قلعہ نے مجبور ہو کر قلعہ اہل اسلام کے سپرد کر دیا سلطان نے اسکی دیوار کی مرمت کا حکم دیا اور فوج کا ایک حصہ اوسکی محافظت کو چہوڑ کر قسطنطنیہ آیا پہر حسین پاشا سلطان کے حکم سے نئی فوج لیکر جزیرہ مین آیا شہر کیا بلکہ تمام جزیرے پر قبضہ کر لیا سلطان کو کیانڈا کے لینے کا خیال ہوا مگر عمر نے وفا نکی۔ ۱۸۔ رجب ۱۰۵۸ہجری مطابق ۱۶۴۸ع کو عالم فانی سے کوچ کیا۔ اس سلطان کے نو فرزند تھے۔ سلیم۔ عثمان۔ محمد۔ احمد سلیمان۔ مراد۔ جہانگیر۔ آرخان۔ بایزید انمین سے محمد خان و سلیمان۔ احمد باری باری سے حکمران ہوے اونکا حال آگے بیان کیا جائیگا

بیسوین فصل سلطان الغازی محمد خان کی سلطنت کے بیان مین

قصہ پردازان سلاطین پیشین و حکایت کنندگان شاہان نخستین نے تحریر کیا ہے کہ سلطان ابراہیم کے بعد وزراء نے اس کے بیٹے محمد خان کو کہ یہ سات برس کا تھا سنہ ۱۰۵۸ ہجری مین تخت پر بیٹھایا اس نے بچپن مین وہ کام کئے کہ بڑون کے کان کترے سب نے خیال کیا کہ یہ نہایت عقلمند ہوگا اور عثمانیہ سلطنت کو ترقی دے گا عثمانیہ خزانہ جسکو اس کے باپ نے عیش و عشرت مین خالی کردیا تھا اس نے پھر بھر لیا اور گھر کے فساد مٹا دئے سلطان کی نانی صاحبہ جو فتنہ کے شریک تھین اونکو پھانسی دیدی اور شریکون کو قتل کیا تینی ڈوبرس اور لمنائس کو وینس والون سے چھین لیا حلب کے حاکم نے جو سرکشی کی مع اوس کے رفیقون کے گرفتار کیا گیا اور مارا گیا سنہ ۱۰۷۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۶۶ء مین ہنگری کے جنگ پر مستعد ہوا علی پاشا نے واردین کو لے لیا سنہ ۱۰۷۴ ہجری مین وزیر فاضل احمد نے شہر دیوار کو فتح کیا اور صوبہ ترانسلوینیا پر چڑھائی کی وہان کا حاکم میکائیل کو زیر کرکے عثمانیہ سلطنت کا خراج گذار بنایا شاہ جرمن نے یہہ فتح دیکھکر خوف کیا اور سفیرون کو وزیر کے پاس روانہ کیا اس لئے کہ سلطان ہمسے صلح کرلے اس شرط پر کہ جو ملک ترکون نے فتح کئے ہین وہ سلطان ہی کے قبضہ مین رہین وزیر سفیر کو ساتھہ لیکر سلطان کے دربار مین آیا سفیر نے شاہی آداب بجایا اور عجز کے ساتھہ عرض کیا کہ دس برس کے واسطے صلح چاہئے سلطان نے اپنے حسب دلخواہ عہد نامہ لکھوا لیا پھر جزیرہ کریڈ کی لڑائی پر امادہ ہوا اور کھانڈا کو بھی لینے کا خیال کیا وزیرون اور سپہ سالارون اور شیخ اسلام سے کہا کہ اگر تم سب اتفاق کرو تو عثمانیونکا دشمن تام کو نرہے سب نے اتفاق کرکے مہم مذکور کی مدد کا اقرار کیا وزیر نے جھٹ پٹ خزانہ اور رسد کا انتظام کیا جب فوجین جمع ہوگئین تو بہار کے موسم مین جزیرہ کریڈ گیا ترمینر پر فوجونکا مقام کرایا وہان سے بندر حانیہ مین داخل ہوا کہ بارش کا موسم اگیا وزیر وہین پڑا رہا کچہ ضرورت کی چیزین جمع کرکے کھانڈا یا فریہ خالو خار کے قریب جاکر لشکر کو اتارا دوسرے دن فوج کو صف آرائی کا حکم دیا اس لئے کہ دشمن فوج کو دیکھکر گھبرا جائین یکایک مقابلہ کو نہ آئین تیسرے دن سب سردارونکو جمع

شبیہ سلطان الغازی محمد خان چہارم



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

کر کے شہر کے لینے مین مشورہ کیا بہت سے تدبیرون کے بعد یہہ صلح قرار پائی کہ قلعہ کے سُرخ برج کو نقب سے گرادین اور اسی طرف سے شہر پر حملہ کرین ترکون نے قلعہ کے ڈہانے اور محاصرہ کرنے پر کمر باندہی اور حملہ کیا عیسویون نے دو برس اور پانچ مہینے جان توڑ کر مقابلہ کیا اہل فرانس وینسی عیسائیون کے مددگار تھے ہر روز قیامت برپا ہوتی تھی لاشون کے پشتے لگ جاتے تھے آخر تنگ ہو کر چند شرطون پر قلعہ عثمانیون کے سپرد کر دینے کا پیغام بہیجا وزیر نے جمادی الاول سنہ ہجری ۱۶۶۹ء کو عثمانی علم قلعہ پر گاڑ دیے اور گرجا مین جا کر آذان کہوائی یہہ شہر دنیا کے مشہور شہرون مین سے آٹھوان تہا چوبیس برس کی لڑائی کے بعد جسمین دو لاکہہ سپاہ کام آئی عثمانیہ سلطنت مین شامل ہوا ایک روز سلطان محمد خان کا دل شکار کو چاہا تو اڈریونوپل سے سنی شہر مین آیا شکار مین قزاقون کے سفیر نے آکر نہایت عاجزی سے اپنے شہر کے امن کی درخواست کی سلطان نے قبول کی اور اوسکو خلعت دیا اور کہا کہ قسطنطیہ کے قصبون کے لوٹ سے ہاتہہ اٹھاؤ اور ہماری اطاعت کرو اور جب تم پولنڈ یا روس والے چڑہائی کرین گے تو ہم تمہارے ساتہہ ہون گے بعد سفر کے جب یہہ شہر کو گئے تو شاہ پولنڈ نے جسکی یہہ رعیت تھی فوج اون کے مقابلہ کو روانہ کی پھر آپ بھی آیا اور اون کے ملک کو تباہ و تاراج کر دیا سلطان نے یہہ خبر سنتے ہی ایک فرمان پولنڈ کے شاہ کو اسمضمون کا لکھا کہ جب اور سلطنت عثمانیہ مین صلحنامہ ہو گیا تو پہر قزاقون کو ہمارے سایہ مین آگئے تھے کیون تباہ کیا یہہ امر صلحنامہ کے خلاف ہوا لہذا تجہکو لکھا جاتا ہے کہ تو بموجب شرع شریف ہمارا دشمن اور اس دشمنی کا عیوض تجہسے لیا جائے گا مگر تیری کمزوری پر رحم آتا ہے اسواسطے نصیحت کرتے ہین کہ قزاقون کو رہائی دی اور اونکی سرحد سے اپنی فوج ہٹالے ورنہ پچہتائے گا شاہ پولنڈ نے شاہ جرمن کے بہروسے پر سلطان کو جواب ندیا سلطان نے جنگ کی شہرت دی فوج جمع کر کے خان کریمہ کو شامل ہونیکا حکم ہوا ۱۰ صفر سنہ ۱۰۸۳ ہجری مطابق سنہ ۱۶۷۲ع کو اڈریونوپل سے پولنڈ کو روانہ ہوا دریائے ڈانیوب کی چوبی پل سے اتر کے شہر ساکچی کے قریب صوبہ مالدیویا سے ہوتے ہوئے شہر قوطن کے قریب نہر تیراس کے کنارہ پر قیام کیا سلطان کے حکم سے فوج نے نہر سے اتر کے ایک ہی حملہ مین شہر

نزائق کو فتح کرلیا جب سلیم گیری یعنے خان کریمہ مع فوج تاتاری سلطان کے لشکر مین
آیا تو سلطان نے نہر پر ایک بڑا پل بنانے کا حکم دیا مالدیویہ کے حاکم نے جو پل
تیار کرانے مین کاہلی کی تو سلطان کو دشمن سے سازش کا گمان ہوا اور جب سازش
معہ رشوت ثابت ہوئی تو اسکو موقوف کردیا ساتہہ ہی جان بخشی کی اور مال وغیرہ بھی ضبط
کرلیا اور زپہیر نامی عیسائی کو وہان کا حاکم کردیا غرض پل طیار ہونے کے بعد سلطان
پار ہوکر شہر چہی ینگ کو گیا اور سردارون کی صلاح سے شہر کے گرد خندقین کہدواکر
حملہ کیا ترکون نے دس روز تک گولے مارے دیوارین ڈہادین اور سیڑہیون سے
شہر پناہ پر چڑہ گئے قلعہ کے لوگ قلعہ مین چہپ گئے جب وہان بہی نہ چہپ سکے
تو تابعداری اختیار کی جب سلطان نے اونکو آزاد کردیا وہ اپنے سردار کے ساتہہ
پولنڈ کو روانہ ہوئے سلطان محمد خان نے ۱۲- جمادی الاول کو شہر فتح کرلیا اور
بڑے گرجا کی جامع مسجد اور گرجاؤنکی مسجدین بنواکر قلعہ کی دیوار بنوائی اور خلیل
پاشا کو وہان کا حاکم کرکے کچہہ فوج دی اور شہر کی حفاظت کے واسطے مقیم کیا پہر
محمد پاشا حلب کے حاکم اور خان کریمہ کو بہت فوج دیکر لیوپولی کے لینے کو روانہ کیا
اور آپ شہر بکاچ مین مقیم رہا خان مذکور نے لیوپولی جاکر محاصرہ کیا اور اتنی
گولہ باری کی کہ شہر کے باشندون نے تنگ ہوکر صلح کی درخواست کی اور یہہ
شرطین کین کہ اڑتالیس شہر اور صوبہ کمنیک کے قصبے عثمانیونکو دین گے اور تیس
ہزار ڈالر (ایک سکہ کا نام ہے) خراج کے نذر کرین گے قزاقون کو دوست جانین
سلطان کے حکم کی تعمیل ہر وقت کرین سلیم گیری خان نے سنکر سفیر ونکو سلطان کے
پاس بہیجدیا سلطان نے ان شرطون پر صلحنامہ شاہ پولنڈ سے تحریر کرالیا اور ۱۰۸۳ھ
مین اڈریونوپل واپس آیا اسمین یہہ خبر آئی کہ داروشنگو نامی قزاقون کے سردار
نے بہت سی جمعیت کے ساتہہ مملکت عثمانیہ کی سرحد پر فساد مچایا اور شاہ پولنڈ
کے ایک مشیر نے احمد پاشا کو لکہا کہ پولنڈ کے صوبہ دارون نے وہ صلحنامہ جو سلطان
اور شاہ پولنڈ مین ہوا ہے جہوٹا قرار دیا ہے اور کہتے ہین کہ شاہ نے بغیر مشورہ ہمارے
سلطان کی اطاعت کیون قبول کی اب ایک کوڑی بہی خراج کے نام سے دینے
مین بڑی شرم کی بات ہے اس سے مرنا ہی بہتر ہے سلطان کو عیسائیون کے

کے فریب پر غصہ آیا اور عیوض لینے پر آمادہ ہوا وزیر نے مراسلہ کا یہہ جواب لکہا کہ تم
لوگ بڑے دغاباز ہو صلح کی شرطین پوری کرنے مین انکار کرتے ہو ہمنے تمہاری جان
اور ملک کے ویرانے پر رحم کیا تہا رعایا کی نارضامندی کا حیلہ کرتے ہو یہہ بیجا ہے
مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ اگر تم اپنے اقرار سے پہر وگے تو اچہا نہو گا سب ملک تباہ
ہوگا تمہاری جان جائے گی ان گمراہون نے وزیر کے لکہنے پر کچہ خیال نکیا پہر تو سلطان
نے تمام فوجونکو جمع کرکے بماہ ربیع الاول ۱۰۸۴ھ سنہ ہجری مطابق ۱۶۷۳ء مین پولنڈ پر یورش کی
ادہر عیسائیون کی فوج جس کا سپہ سالار جان سوبیکے تہا نہر تراس سے اتر کر ترکون
کے آنے سے پہلے شہر قوطن پر جمع ہوگئے ترکی فوجون کے آتے ہی لڑائی شروع ہوئی
جنگ کے موقع مین مالدیویہ کے حاکم والیشہ کے بیٹے نے سلطان کی اطاعت
سے منہہ پہیرا پولنڈ والون سے مل گئے میمنہ اور میسرہ کی ترکی فوج نے توپین
چہوڑ دین رسد سے ہاتہہ اوٹہا کر بہاگنے کا ارادہ کیا پولنڈ کی سپاہ نے بے مزاحمت
شہر رسک پر جاکر محافظونکو گہیر لیا عثمانی فوج رسد کے بند ہونے سے پریشان
خاطر ہوے کہ دفعتہً میکایل شاہ پولنڈ مر گیا اب تو عیسائیون کی کمر ٹوٹ گئی عیسائیون
نے پہر تو جنگ مین دیر کی اور نئے بادشاہ کے منتخب کرنے مین بہت دن لگائے
بہت سی تدبیر دن کے بعد جان سوبیکی کو تخت پر بٹہایا اب سلطان نے یورپ اور
ایشیا کی ترکی فوج جمع کی اور سلیم گیرخان کو تاتاری فوج روانہ کرنیکا حکم کیا غرض
عثمانی لشکر ماہ ربیع الاول ۱۰۸۵ھ سنہ ہجری کو دریائے ڈانیوب سے اتر کر شہر ساکجی
کے قریب غنیم کے مقابلہ مین دس روز صرف کئے پولنڈ والون نے گہبرا کر جاسوس
عثمانیہ لشکر مین بہیجے جب شہر قوطن کے قریب سلطان کی آمد سنی، تو محاصرہ چہوڑ کر
کافور ہوگئے سلطان نے جو سنا فوج کو حملہ کا حکم دیا دم بہر مین قوطن کو فتح کر لیا
اور شہر کمنیک کے اندر قیام کیا تہوڑے روز غنیم کا انتظار کیا جب وہ نہ آئے
تو آگے صوبہ پادولیا کے شہر ہمان کو لوٹ لیا کچہ دن وہین قیام کیا اسمین قزاقونکا
سردار دارو شنکو چار ہزار فوج لیکر بے بلائے لشکر کی مدد کو آیا سلطان نے جانا
کہ اونکی سازش سے آیا ہے لہذا واپسی کا حکم دیا اس بات سے سردار مذکور بگڑ گیا
اور سلطان کی اطاعت سے منہہ موڑ کر زار روس سے مل گیا سلطان نے کمنیک کے

لوگون کوڈانیوب سے اوس پار زمین دیدی اور شہر سے نکالدیا اتنے مین بارش
کا موسم آگیا سلطان نے ششمن ابراہیم پاشا کو مع فوج شہر کی حفاظت کے
لئے چھوڑکر آپ اوڑیونوپل آگیا چونکہ سلطان سیر و شکار مین مصروف رہتا تھا
اور اکثر جنگی معاملات سے غافل اسوجہ سے شاہ پولنڈ نے فوج جمع کر کے کمیناک
سے ہوتا ہوا صوبہ مالدیویہ مین آگیا ابراہیم پاشا جو ششمن کے بعد لشکر کا سردار ہوا
تھا پولنڈ کی فوج سے مقابل ہوا اور اونکو ایسا عاجز کیا کہ اونھون نے صلح کی درخواست
کی ابراہیم نے منظور کر لی اور پولنڈ کے شاہ کی ضمانت کے لئے ان کے تھوڑے سے
سردارونکو اپنے پاس رکھا جب یہہ خبر مشہور ہوگئی تو ترکانون کی محافظت سے
بےخوف ہو گئے اسی وقت مین شاہ پولنڈ نے خفیہ فوج لیکر تاتاریونکو جا مارا چونکہ
یہہ غافل تھے شکست ہوئی ابراہیم پاشا اپنے خیمہ مین پولنڈ کے ایلچیون کے ساتھ
کچھہ کہہ رہا تھا کہ یہہ خبر پہنچی کہ ایک دستہ سوارون کا تاتاریون کی مدد کو روانہ کیا
١٩ رجب ١٠٨٦ہجری مطابق ١٦٧٥ء مین تاتاری اور ترکون نے پولنڈ کی فوج
پر حملہ کیا سترہ روز تک خوب جنگ ہوئی بعد عیسوی سفیر قسطنطنیہ گئے اور ١٢ صفر
١٠٨٨ہجری مین صلحنامہ کر لیا اور شاہ پولنڈ کمینک سے دست بردار ہوا قزاقونکی سردار
نے سلطان کی اطاعت قبول کی اور جو تاتاری کہ پولنڈ کے زیر حکم تھے اونکو چلے
جانے کی رخصت دی اس صلحنامہ کے دو برس بعد روسیون اور عثمانیون مین جنگ
برپا ہوئی قزاقون کے سردار داروشنگو نامی ترکون سے لڑنے کو آمادہ تھا مگر عثمانیہ
سلطنت سے مقابلہ کی قدرت نہ تھی اسواسطے اس نے اپنی ہمقوم سردارون سے
مشورہ کیا سب نے متفق ہوکر زار روس کی اطاعت کا ارادہ کیا اور ایک خط اس نے
اپنی تابعداری کا اوسکو لکھا زار تو اپنے ملک کو ان لوٹیرون کے ہاتھہ سے بچانا
چاہتا ہی تھا اس نے داروشنگو کو نہایت مروت کے ساتھہ لکھا کہ ہمنے تیری پہلی
خطائین معاف کین اور اب تیری مدد موقع و محل پر ضرور کیجائیگی لیکن تجھے اور
تیری قوم کو چاہئے کہ دغابازی چھوڑ دین اور روس کے بادشاہون کی محبت مین
رہین جب یہ خبر سلطان کے دربار مین پہنچی تو سلطان نے زار روس اور قزاقون
سے جنگ کی تیاری اور جارج کیمیل عسکی جو پہلے قزاقونکی قوم کا سردار تھا

اور سلطان کی قید مین تہا اب سلطان نے اسے رہا کر دیا اور دار وشنگو کی جگہ پر
اوسکو مقرر کیا اس لئے کہ قزاقونکی قوم اسکی مطیع ہو جائے جارج نے ایک خط
اپنی طرفسے اپنی قوم کو لکہا اونہون نے یہہ جواب دیا کہ ترک ہمکو فریب دیتے
ہین ہمارے سردار کو قتل ہوئے بہت عرصہ ہوا جب اس خط سے کچہ کام نہ نکلا
توسلطان نے ابراہیم پاشا کو مع فوج حکم دیا کہ جارج کو اسکی قوم پر تسلط کرا دو اور
شہر جہرن بھی اسکو دلا دو ابراہیم پاشا نے حکم سلطانی کے موافق ۶- جون ۱۶۷۸ء
کو ڈانیوب سے اتر کر مالدیویہ اور پادولیا سے ہوتا ہوا شہر جہرن پر آیا
جب روسی اور قزاقون نے ساٹہہ ہزار فوج ایک مقام پیر دیکہی تو تاتاری فوجونکا
انتظار کیا یہہ تین روز کی راہ پر تہین روسیون نے جو اونکی آمد کی خبر سُنی تو انکو رو کا
جب یہہ قریب پہنچے تو روسیون نے حملہ کیا تہوڑی دیر مین خون کا دریا بہگیا تاتاریونکی
سردار کا بیٹا معہ آٹہہ سردار اور دس ہزار سپاہ سمیت مارا گیا باقی فوج سب پکڑے گئے
کچہ بہاگ گئے ترکی بھی یہہ خبر سُنتے ہی لمبی ہوئے پہر خان تاتاریون نے ایک سفیر
زار روس کے پاس روانہ کیا اور یہہ پیغام دیا کہ شہر جہرن ترکون کے ملک بھی
سلطانکو واپس کرو اور قزاقون کی قوم کی مدد سے ہاتہہ اٹہاکر صلحنامہ کا ارادہ کرو
ورنہ سلطان محمد خان جیسا سلطان بیس برس تک لڑنے مین کمی نکرے گا اور ایک
گز زمین اپنی وہ ندیگا زار روس نے اس کے جواب مین دو خط ایک سلطان کے
نام دوسرا وزیر کے نام قسطنطنیہ روانہ کئے اِن دونونکا مضمون یہہ تہا کہ ایسے
مکاری کے خط روانہ کرنا تمہارے لایق نہین تمہی اس جنگ سے دست بردار ہو
اور اگر نیسیا کو چہوڑ دو اور جو تم جنگ پر امادہ ہو تو جان لو کہ جبتک مین اون مقامونکو
نہ لے لونگا ہرگز صلح نکرونگا وزیر نے جون ہی یہہ خط پڑہا مفتی اور قاضی اور خاص
رسالے کے افسر عالی کو بلاکر رائے لی سب نے سُنتے ہی کہا کہ صلح کر لینی اچہی ہے
کیونکہ روس کا ملک بہت دور ہے عثمانیونکو لڑائی مین نقصان ہے وزیر نے کہا
روسیون نے ہزارون تاتاری مارے ہین اگر ہم اونکا عیوض نہ لین گے تو حقیقت
ہین نامرد ہین الغرض ربیع الاول ۱۰۸۹ھ ہجری مطابق ۱۶۷۸ء مین سلطان مع فوج
تاتار بازارجق پہنچا سب فوج وزیر کو دیکر غنیم کی طرف روانہ کیا وزیر مالدیویہ سے ہوتا ہوا

نہر باہر پر پہنچا وہان تاتاریون اور قزاقونکی قوم جو مدد کے واسطے انتظار مین تھے
(یہہ فوج اسوقت بغداد مین اسی ہزار عثمانی اور تیس ہزار تاتاری اور چار ہزار قزاق
تھے) ہمراہ وزیر موصوف بسمت شہر جہرن قدم بڑہائے ۸- جمادی الاول کو
متصل شہر جہرن جا پہونچے - روسیون اور قزاقون نے جو قلعہ کی حفاظت کے
لئے شہر کے باہر ایک جدید گڑہی بنا رہے تھے ترکون کی فوج کو دیکھکر شہر
مین چلے گئے وزیر مذکور نے اوسی وقت حملہ کیا فریقین جوانمردی سے لڑے آخر
ترک نقب لگاکر تین طرف سے شہر مین داخل ہوگئے قلعہ کے محافظ بہاگ کر
سیئن چلے گئے وزیر رسد کی کمی اور بارش کی زیادتی کی وجہ سے فوج کو ہمراہ لیکر
اوڑیو نوپل آگیا قزاقون نے بحر لوکیس کے کنارہ پر لوٹنا شروع کیا وزیر ممدوح
نے اُن غارت گرون کے جہازونکی آمدرفت بند کردی شہر اکزا کے قریب نہر
بارستینر پر ایک قلعہ بنانے کا ارادہ کیا اور اس کی تعمیر آغا مشیر عمارت کے سپرد
کی بوڈسی گارڈ کے رسالے کے کچہ جوان آغا کی حفاظت کے لئے چہوڑے جب قزاق
تاتاریون پر یورش کرکے آئے اور اونکی نظر اس جدید قلعہ کی طرف پڑی تو بے
دہڑک حملہ کیا اور ترکون اور معماریونکو ہلاک کیا اور اس امر کی اطلاع زار روس کو
دی اوسنے یہہ خبر سنتے ہی اپنے سپہ سالار کو بہت سی فوج دیکر قزاقون کے ساتھ
ترکون سے جنگ کرنیکو روانہ کیا وزیر سلطانی نے جب یہ خبر سُنی تو قرین مصلحت
خیال کرکے صلح کی تجویز کی اودہر زار روس کو بھی صلح کی خواہش تھی آخر صلحنامہ
ہوگیا اندنون ہنگری مین فساد ہوا ہنگری کے صوبہ کا ایک حاکم امرک تکلی نامی
جرمن کے شہنشاہ سے باغی ہوگیا تہا اور اسی عرصہ مین ہنگری کی رعایا کو جو اسکی
صوبہ سے خارج تھی بغاوت پر آمادہ کرلیا جب شہنشاہ جرمن نے اوسکی تنبیہ
کو فوجین روانہ کین تو اسکا نقشہ ہرن ہوگیا آخر ترکون سے مدد چاہی اس اقرار سے
کہ چالیس ہزار ڈالر سالانہ خراج دونگا اور ضرورت کے وقت تیس ہزار فوج
سے ساتہ دونگا سلطان کے دربار مین چند روز تک ابھی امر مین مشورہ رہا کہ حاکم
مذکور کی مدد ظاہر کرین یا پوشیدہ کیونکہ وزیر احمد نے ۵ سنہ ہجری مین بیس
برس کے وعدہ پر ایک صلحنامہ تحریر کرالیا ہے اسوجہ سے سلطان نے عالمون

سے دریافت کیا کہ ایسے بادشاہ سے لڑنا جو صلحنامہ کے موافق رہا ہو انصاف نہین جو اوس سے جنگ کیجاوے مگر شیخ الاسلام اور وزیر کی یہہ رائے ہوئی کہ علانیہ لڑنا چاہئے اس لیے کہ دین اسلام کی ترقی ہو اور ملک ہنگری ہمارے خراج گذار ملکو نمین شریک ہو جائے چونکہ آج کل جرمن کے لوگ فرانس کے جنگ سے کم روز ہو گئے ہین ہمسے مقابلہ نکر سکین گے دوسرے یہہ اگر ملک فتح ہوا تو اور عیسوی ترکستان کے رہنے والے مطیع ہو جاوین گے سلطان نے فرمایا کہ اسوقت ہمارا خزانہ پُر ہے اور رسد کی فراہمی بخوبی ہو سکتی ہے مگر جی یہ چاہتا ہے کہ عیسوی مسلمان ہون اور عثمانیہ سلطنت کی ترقی ہو نیک چری فوج اور اوس کے سرداروں نے سلطان کی رائے سے اتفاق کیا اور پکار کر کہا کہ ہمسے عثمانیہ رعایا پر شہنشاہ جرمن کا ظلم نہین دیکھا جاتا سلطان کی والدہ و شیخ الاسلام نے بھی یہ رائے پسند کی شہنشاہ جرمن کو یقین تھا کہ ترکی ایسے موقع پر ضرور جنگ کرین گے لہذا اوس نے ایک سفیر قسطنطنیہ بھیجا اور یہ کہدیا کہ جسطرح ممکن ہو صلح قایم رہے وزیر نے سفیر کے آنے کا انتظار نکیا سنہ ۱۰۹۳ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۲ع کو بودا کے حاکم ابراہیم پاشا کو چھہ ہزار ترکی فوج دیکر تکلی کی مدد کو روانہ کیا اور ترانسلوینیا کے حاکم کو یہہ تاکید کی کہ اپنی قوم کو ہنگری کی فوج سے شامل کر کے تکلی کو جوان فوجون کی مدد پہنچی اوس نے گرمی مین مقابلہ شروع کر کے چند شہر اور قلعون کو لے لیا اور جو سپاہ جرمن کے محافظ تھی اوسکو قید کر لیا ترکون نے ابراہیم کے کہنے سے تکلی کو ہنگری کے تخت پر بٹھا دیا اور شہر کے رئیسون کو اسکی اطاعت کرنے کا حکم دیا اور جزیرہ صیت پر حملہ کرنے کو کہا سلطان کے وزیر نے ہنگری کے سفیر کو صلح کرنے کے بھروسے پر قسطنطنیہ مین ٹھیرا رکھا جب تکلی کا مطلب ہو چکا تو وزیر نے سفیر کو صاف جواب دیا اور خود اڈریونوپل مین آیا اور سلطان بھی اڈریونوپل سے ہوتا ہوا ستائیسوین ۲۷ ربیع الاخر سنہ ۱۰۹۴ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۳ع کو بلگریڈ گیا اور شہر حصارجق مین ٹھرا یہان اپنی فوجون کا جائزہ لیا اور وزیر مصطفی پاشا کو سپہ سالار کر کے عیسویون پر روانہ کیا جب سلطان قسطنطنیہ کو آیا وزیر شہر بلگریڈ کے قریب کی نہر سے اتر کر اسک کی طرف چلا وہان ہنگری کا شاہ تنیسو عمائدین

کو لیکر ترک مین آیا وزیر نہایت تعظیم سے پیش آیا اور بہت تحفے پیش کئے اور
بادشاہ بھی مہربانی سے پیش آئے وزیر نے شاہ ہنگری کو جو جرمنی حال سے
خوب واقف تھا بلایا اور اس مشورہ کے بعد شہر ویانہ کے محاصرہ کی تجویز ٹہرائی
ساری فوج یاوارن گئی اور جمادی الاخر مین پہونچی اب سواتر کی شاہ مذکور کے
شہر کی دیوار کے سامنے جاتے ہی خندقین کھدوادین قلعہ کی دیوار توڑنی شروع
کی کہ خبر آئی شہنشاہ جرمن دیانہ سے بھاگ کر لستیہ کو گیا وہان کے قلعہ کی ٹوٹی
ہوئی دیوارون کے سبب محافظین خستہ خاطر تھے وہان نہ میگزین نہ رسد باشندے
خوف سے لرزان اور سپاہ ڈر سے ترسان وزیر نے چند ترکی سپاہ حسین پاشا کو دیکر
یاوارن کے محاصرہ پر مقرر کردیا اور خود دیانہ کو چلا رستہ مین شہنشاہ جرمن کے کئے
سردارونکا اسباب وغیرہ ضبط کرکے غنیم کی سرحد مین جا پہونچا بہت سے عیسائیونکو
گرفتار کیا ۱۸-جمادی الثانی کو ترکون کا لشکر ظفر پیکر دیانہ جا پہونچا جب ترکون نے خندقین
کہودلین اور محاصرہ کا سامان درست کرلیا تو وزیر نے جلدی سے دشمنون کے دمدمون
پر قبضہ کرلیا اور گولے مار کر اور نقب کہود کر قلعہ کی فصیل ڈھادی اور شہر پر حملہ کیا اگر وزیر
تھوڑی اور کوشش کرتا تو ترکون نے قلعہ فتح کر ہی لیا تہا مگر اوس نے آسانی سے لینے
کے خیال مین سلطان کو عرضی لکھی کہ شہر کی کنجیان بارگاہ سلطانی مین مرسل ہین اور
اس سے یہ غرض تھی کہ جرمن کی دارالسلطنت دیانہ کو آہستگی سے لیکر اسلام جاری
کیجے اور خود ہی شہنشاہ جرمن کہلائے مگر بودا کے صوبہ دار ابراہیم پاشا اور جانثار
فوج کے سردارونکو اپنی ترقی کا مانع جانکر حیران تہا کہ کیا تدبیر کرون کہ یہ سب متفق ہین
آخر دلمین یہ خیال کہ یہ چال چل جائے تو بہتر ہے ابراہیم پاشا کو ہنگری کی ریاست سلطان
سے مرحمت ہوگی اور سردارونکو صوبجات تقسیم کیے جائینگے اگر یہ دیانہ کے شہرون کی
حفاظت کے لئے عمدہ انتظام رکھین اور اس انتظام کے لئے فوجین بھی مقرر کی سپہ سالار
اعظم نے جرمن اور فرانس اور ترانسلویشیا کی حدون پر فتح پانے اور اونکو افواج طیار
بنانے مین کوشش کی اتنے مین عیسائیون نے اون دونون شہرون کے بیچ کے
پل کو توڑدیا اور شہر پناہ پر چارون طرف سے گہیرا ڈالدیا اور آٹھ دن تک مردانگی سے
لڑتے رہے اسمین جاسوسون نے بلگریڈ سے وزیر کے آنے کی جو خبر سنی تو محاصرہ چھوڑدیا

اور اسٹریہ اور ہنگری کی حد ونپر قایم ہو کر کتنے ہی رسالون سے مدد لی اس اثنا مین
وزیر نے دیانہ پر محاصرہ اگرچہ قایم رکہا مگر ہر کام اپنے ہی رائے سے کرنے کی وجہ سے
ترقی نہوئی ۲۰ رمضان المبارک کو عیسائی فوج کی آمد آمد سنکر تیس ہزار تاتاری قیدیونکو
قتل کر ڈالا اور اپنی فوج جو محاصرہ سے علیحدہ تھی اس کے تین حصہ کیئے ایک حصہ ابراہیم
پاشا کو دوسرا محمد پاشا کو اور باقی خود لیکر مقابلہ کو آیا جرمنی سپاہ کے پہلے ہی حملہ مین
دو بادشاہون کی فوج پست ہوئی اور وزیر نے جو یہ حال دیکھا خیمونکی طرف آیا وہان
کسیکو نہ پایا تو خوب رویا اور بہاگتون کے پیچھے خود بھی بہاگا آخر گران کی حفاظت کو ایک
فوج مقرر کر کے باقی فوج لیکر بودا آیا محمد پاشا کو وہانکا حاکم بنایا ۱۰ عید کو گران کے
قریب چھہ ہزار ترکی اور دو ہزار نیک چریون نے مصطفے پاشا اور خلیل پاشا کے ماتحت
پولینڈ والون سے ایسا مقابلہ کیا کہ اون کے چھکے چھوٹ گئے لیکن جرمنی فوج جو امداد
کو آگئی تو عیسایونکی جان مین جان آئی دوسرے روز پولینڈ اور جرمن کی فوج نے
ترکون کے اوس لشکر پر جو بارکن سے ایک یا دو میل کے فاصلہ پر تہا حملہ کیا بعد ایک جنگ
عظیم کے ترکون نے شکست کہائی اور دریائے ڈینیوب سے پار ہوتے وقت پل ٹوٹ
گیا اور چہارم فوج غرق ہوگئی باقی جو بارکن مین آئی تو جرمینون نے اونکو بھی نہ چھوڑا
ایک سخت لڑائی کے بعد شہر کو لے لیا اس کے بعد عیسائیون نے گیران کے محاصرہ کا
قصد کیا مگر ستاویز پاشا نے دوبارہ اسی ہزار فوج ملیکر جنگ کو تازہ کیا تو جرمنی پیچھے
ہٹے اور شہر کا محاصرہ کر لیا اہل قلعہ کو تنگ کیا مگر شہر کے حاکم نے جس کے پاس ۵ ہزار
ترکون کی فوج تھی چار و ناچار عیسائیون سے صلح کرنی پڑی اور شہر اون کے قبضہ
مین دیدیا جب اسطرح ہنگری کے قلعے عیسائیون کے ہاتھ آگئے اور شاہ پولینڈ
دیانہ کے باشندونکی مدد کو گیا مالدیویہ کے حاکم کو جس نے چہرن کی لڑائی مین
ترکون سے باغی ہو کر اہل پولینڈ سے مل گیا تہا اطمینان سے اپنی فوجونکو جمع کر کے
قزاقون کے سردارون سے مل گیا نہر پراس سے اتر کر لسناریا کے صوبہ کو گیا قزاقونکو
اپنے لشکر کی حفاظت کو چھوڑا اور آپ آگے بڑہکر شہر کے لوگونکو پریشان کرنا شروع کیا
بچون کے سر کچلے حاملہ عورتون کے ٹکرے ٹکرے اوڑائے غرضکہ صدہا آدمیون کا خون
ناحق کیا تاتاری جو دیانہ کے جنگ سے اپنے ملک کی طرف چلے آئے یہان مالدیویہ

کے حاکم کا ظلم سُنا سوائے جنگ کے کچھ چارا نہ دیکھا اور خوب سزا دی اور قزاقون کو
چارون طرف سے گھیر لیا صدہا کو قتل کیا اور کتنون کو قید کیا غرض وزیر سلطانی جو جنگ
کے کامو نمین تجربہ نہ رکھتا تھا سلطان اسکوان بداندیشونکی وجہسے ۶ محرم الحرام سنہ ۱۰۹۵ھ
مطابق سنہ ۱۶۸۴ء مین پھانسی دیکے سزا دی - اور اسکا سر قسطنطنیہ بھیجدیا اور ابراہیم پاشا کو وزیر
اعظم مقرر کیا انہین دنون مین وینس کے لوگون نے شہنشاہ جرمنی اور شاہ پولنڈ سے سازش
کر کے عثمانیون سے جنگ کی ٹھرائی ابراہیم پاشا کی کوشش جو وینس کے لوگون کی نسبت کی
تھی بیکار ہوئی سلطان نے ابراہیم پاشا کو جرمن اور سلیمان پاشا کو ہنگری بھیجدیا امیر بحر ترک کو وینس
کے لوگون کی سرکوبی کا حکم ہوا اتنے مین جرمن کی فوج کے سپہ سالار ڈیوک چارلس نے
جمادی الثانی کے آخر مین ہنگری جا کر شہر وسگرا کا محاصرہ کر کے لے لیا ترکی فوج عیسایو نکے
گولہ بازی سے عاجز ہو کر والشیہ گئے اور بودا کے صوبہ دار کی فوج کے شریک ہو کر جرمنی
فوج کے روکنے کی سعی مین مصروف ہوے مگر عیسایون نے انکو یہان بھی نچھوڑا اور الشیہ
کو آگھیرا اور کتنے ہی حملے کئے بڈن پاشا نے عیسایونپر حملہ کیا اور پندرہ ہزار ترک شہید ہوے
قلعے کے حاکم نے نا امید ہو کر چند شرطون پر صلح کر لی پھر جرمنی سپاہ شعبان کی پہلی کو شہر بودا
گئے اور شہر پشت پر جو ڈانیوب کے دوسرے کنارے پر ہے حملہ کیا اور تھوڑی دیر مین
لے لیا پھر شہر بودا پر محاصرے کی ٹھرائی سلطان ابراہیم پاشا نے جو یہ سُنا تو اپنے کل
علاقہ کی فوج لیکر بودا کے محافظونکی مدد کو آیا اور جرمنی فوج سے بہت مدت تک لڑتا رہا
آخر تیئسوین ذیقعدہ کو عیسوی لاچار ہو کر محاصرہ چھوڑ بیٹھے رمضان کی بارہوین کو شاہ پولنڈ
کی فوجون کو جمع کیا اور قلعہ کو انکرہ کو جو قوطن کے سامنے نہر تراس پر ہے حملہ کر کے لے لیا
پھر صوبہ بالدیویہ مین فوج کو لانے مین کوشش کی نہر مذکور پر پل بنایا ترکون نے منع کیا
اور ترس کے لشکر کو گھیر لیا اور آمد و رفت رسد و غلہ بند کردے جب یہ حال ہوا تو شاہ ناچار
ہو کر بھاگا اس عرصہ مین جرمنی کی قوم نے بارش کے موسم مین شہر دیوار کو گھیرے رکھا اور رسد
بلکل بند کر دیے ایک مہینے مین بہت سے ترک فاقون کے مارے مرگئے ابراہیم پاشا
نے سنتے ہی مدد کو آیا گران اور دسگراد کے قلعون کو آگھیرا اس لئے کہ غنیم ان قلعونکی مدد کو
آئیں گے تو وہان کا محاصرہ ٹوٹ جائیگا تھوڑے ہی دنون مین وسگراد لے لیا اور پھر گران
کو محاصرہ کر کے اہل قلعہ کو ستانا شروع کیا آخر رمضان کی دوسری تاریخ جرمنی فوج وہان کا

محاصرہ چہوڑکر ترکون سے مقابلہ کو آئے عیسویون کا سپہ سالار جو فوج کے ساتہ بہاگنے پر
آمادہ ہوا تو ترکون نے پیچہا کرکے رمضان کی چودہوین شب کو انپر حملہ کیا بہت سی لڑائی
کے بعد ترکون کو شکست ہوئی عیسویون نے دوبارہ دیوار کو آگہیرا اور ماہ مذکور کی انتیسوین
کو حملہ کیا اور گولے مارنے شروع کئے آخر شہر مذکور کو لے لیا کئی ہزار ترک معہ حاکم مارے
گئے کچہ پانی مین ڈوب گئے باقی قید ہوے چونکہ ترکون کو اس قلعے کے چہنین جانے مین
بہت خوف ہوا لہذا لشکر کے سردار نے احمد قلی کو عیسویون کے سپہ سالار کے پاس صلح
کے واسطے بہیجا اور سردار مذکور سے عہدنامہ ٹہیرا ئے چلا آیا رجب کی چہبیسوین ۱۰۹۷ھ
مطابق ساتوین جون ۱۶۸۶ع کو جرمنی فوج نے شہر بودا پر محاصرہ کرکے خفیف مقابلہ کے
بعد شعبان کی دوسری کو شہر کا ایک حصہ قبضہ مین کر لیا اور قلعہ کی فصیل دو دمدمون
کو توڑ ڈالا اکیسوین کو شہر پر یورشش کی ترکیون نے مردانگی سے انکو ہٹا دیا عیسویون نے
پہر حملہ کیا رمضان کی چوتھی اور جولائی کی پندرہوین کو قلعہ کی دیوار توڑکر دوبارہ حملہ کیا
پہر تو ترکی بہی جان توڑکر لڑے تینسو عیسائی قتل ہوے مگر حصار کی دیوار پہلے چہین لی
اور دوسری پر گولے مارنے شروع کئے جب دیوار خوب شکستہ ہوگئی تو سلیمان پاشا مع
فوج آپہنچا اور غنیم پر حملہ کرنا مناسب نہ سمجہکر قلعہ والون کی مدد کا ارادہ کیا رمضان کی بائیسوین
اور اگست کی تیسری کو آٹہ ہزار سوار اور دو ہزار ینکچریون کو ترکی چار سردارون کے
تحت مین غنیم پر روانہ کیا مگر جرمنی کے سپہ سالار نے سوارون کا ایک دستہ ان کے رد کرنے
کو بہیجا اونہون نے ترکون پر حملہ کیا تو تہوڑی سی لڑائی مین تاتاری بہاگ گئے رمضان
کی انتیسوین سلیمان پاشا نے پہر دو ہزار ینکچریون کی فوج معہ چند سوار بہیجی اونہون نے نہایت
ہوشیاری سے غنیم کے ایک لشکر کے ایک حصہ پر حملہ کیا اور بہت خونریزی کے بعد شہر مین
داخل ہوے جرمن قوم نے عید کی تیرہوین کو شہر مذکور لے لیا عبدی پاشا قلعہ دار جو جنگی
کامون مین بہت ہوشیار تہا اس نے باقی قوم کے ساتہ شہر کی حفاظت مین کوشش
کی مگر جب وہ مارا گیا تو ترکی سپاہ نے پسپا ہوکر سپید علم بلند کیا اور قلعہ کو سونپ دیا بعد جو
ترکیون کو مقابلہ کی تاب نرہی تو جرمنی سپہ سالار نے اپنی قوم کے دو حصہ کئے اور منگری
کے دو حصون پر روانہ کیا وزیر جو بہت سی فوج لئے ہوے آتا تہا اوس نے بہاگتے ہوے
تاتاریون کو شریک کر لیا سکدرین پر عیسویون سے ایسی لڑائی ہوئی کہ جہانتک نظر جاتی تہی

گشتہ ہی نظر آئین آخر ذی الحجہ کی پانچوین کو ترکون نے شہر مذکور جرمنیون کے حوالہ
کیا اب قسطنطنیہ کے باشندون اور عالمون نے جو عثمانیہ فوج کی شکست کی خبر سُنی
تو پہلے خفیہ پہر اعلانیہ سلطان سے فساد کرنے کی تجویز کی عالمون نے رعایا سے کہا کہ
خزانہ خالی ہے اور عیسائیون کے ہزار ہا سپاہی مارڈالے ملک ہنگری اور صوبہ موریا ترکون
کے ہاتہ سے جاتا رہا اور سلطان سیر و شکار مین مشغول ہے اسکو ہزار نصیحت کر دیہ نمانیگا
ادہر تو یہان یہ ذکر ہوا ادہر سلطان کو جو خبر پہنچی جہٹ پٹ قسطنطنیہ آیا اور مفتی کو اُسکے
عہدے سے معزول کرکے اپنے نائبون کی زبانی رعایا کو کہوایا کہ عیسیون کے جنگ کا
بانی سلطان محمد نہین بلکہ وزیر کارزار مصطفے پاشا ہے ادر مفتی وزیر تو قتل ہوا اور مفتی قموں
اِس کے بعد سلطان نے اپنے خزانہ کے زیورات منگوائے اور انکو بیچا اور کچہ شہر کے
لوگون سے لیکر فوج کی تنخواہ بانٹی پہر جو فتنہ برپا ہونے والا تہا موقوف ہوا اس اثناء
مین جرمنی فوج کے سپہ سالار نے سلیمان پاشا پر جو شہر اسک مین ٹہیرا ہوا تہا حملہ
کرنے کی تجویز کی لیکن رستہ کی سختی کی وجہ سے جو فوجکو دیر ہوئی تو پاشائی مذکور نے
ایسے اچھے موقعون پر اپنی قوم کو مقرر کیا کہ جرمنی سپہ سالار مجبور ہوا آخر لڑائی شروع
ہوئی آخر عیسوی بہاگے ترکی ڈانیوب تک اِن کے پیچہے گئے وہان بھی کچہ جنگ ہوئی
اور وہان سے بھی بہاگے اور شہر جہاج مین کچہ دم لیا زکلی اور پیچ کلیسا کے حصار کی دیوار
توڑکر البا رگالس کے لینے کا ارادہ کیا رمضان کی تیسوین ۱۰۹۸ہجری مطابق اٹہارہوین
جولائی ۱۶۸۷ع کو زکلی کے جانے وقت ترکیون نے عیسائیون کو گہیر لیا تین روز
سخت لڑائی رہی اسمین سلطان پاشا بھی آن پہنچا اپنی سپاہ سے یون کہنے لگا کہ مجھے
سلطان نے جرمنیون سے لڑنے کو بہیجا ہے جو بہادر اپنی شجاعت دکہائیگا وہ بڑا امیر
منصب اور انعام پائے گا غرض عید کی چوتھی مطابق بند تاریخ اگست کو پاشائی مذکور
نے فوجون کی صف بندی کرکے پہر تو ترکیون نے غنیم پر بڑے زور سے حملہ کیا آخر سلیمان
پاشا پسپا ہوا اور استک اور پیٹرواردین پر کچہ رستے بنا کر فوج کو مقرر کرکے آپ بلگریڈ
کو چلا عیسوی سپہ سالارون نے ان قلعون کی مضبوطی سے گہبرا کر تمسوار کے محاصرہ
کی شہرت دی وزیر احمق اِن کے دم مین آگیا ساری فوج کو ادہر بہیجدیا عیسویون
نے ذیقعدہ ذ دسری کو شہر بران کو گہیر لیا اور لے لیا اور وہان سے جلدی آستک

کو جلدے روانہ ہوا اور یہ بھی ترکون سے چھین لیا وینس کے لوگون نے صوبہ موریا پر
چڑھائی کی رمضان کی تیس وین کو باترس پر بڑی لڑائی ہوئی ترکی لشکر کا سردار زخمی
ہوکر بھاگا محمد پاشا نے جو چھ ہزار ترکون کے ساتھ قلعہ رومالیہ کی حفاظت کو آیا تھا قصبہ نکو
توڑدیا قلعہ دار موریا محمد نے عیسوی جہازون کے آنے کی خبر سنکر اپنا قلعہ بھی عیسویون
کے سپرد کیا تو سنگس مارک وینس کی فوج کا سردار معہ فوج شہر اتھنس آیا اور اسکا
محاصرہ کیا پھر لے لیا کہتے ہین کہ سلیمان پاشا ترکی فوجکی بغاوت اور نافرمانی کے سبب سے
راتکو چھپکر لشکر سے بھاگا اور قسطنطنیہ آیا سلطان سے سارا قصہ کہا سلطان کو اس کہنے کا
یقین آگیا اور اس امر کی تحقیق ہونے تک روپوش رہنے کا حکم دیا اب سو سیاوش پاشا
نے وزیر سلیمان پاشا کے بھاگنے کے بعد سلطان سے عرض کی کہ عثمانی فوجین میری فرمانبردار
ہوکر قسطنطنیہ آنکر سلیمان پاشا کے مکر و فریب کے حضور سے فریاد کرنی چاہتے ہین سلطان
نے سلطان نے اسیوقت سیاوش کو وزارت پر مقرر کیا اور سلیمان کا سر کٹوادیا جب بھی
رعایا کی تشفی نہوئی سب جامع مسجد مین جمع ہوکر فساد پر آمادہ ہوے شیخ الاسلام نے
حاضرین سے کہا کہ اندنون عثمانیہ سلطنت کا گھٹاؤ ہے کتنے قلعے قبضہ سے باہر ہوے اور بہت
سے صوبہ ہاتھ سے جاتے رہے اگر عثمانیہ سلطنت محمد خان کے ہاتھ رہی تو اس سے زیادہ
آفتین آوین گی کیونکہ سلطان ملک اور سپاہ سے غافل ہے رات دن سیر و شکار کیطرف
مائل خوجی اور چھوٹے نہال ہین سپاہی بھوکے مرتے ہین اسمین کسی نے یہ خبر دی کہ سلطانکو
اس مشورہ کی خبر ہوگئی ہے اوس نے اپنے رفیقون کو اپنے بھائیون کے قتل کو بھیجا ہے
یہ سنتے ہی ایک ترکی رسالے نے سلطان کے مخالفون کے کہنے سے رفیقون کو رستے مین
روک لیا اور سلطان کے بھائیون مین احمد و سلیمان کو اپنی حفاظت مین کر لیا غرض اوسوقت
عجب عالم ہوا سب مجمع درہم برہم ہوا سلطان محمد کو خارج اور سلیمان کے تخت نشین
کرنے کی شہرت کے لئے سب نے شیخ الاسلام اور نقیب سے درخواست کی اس کے بعد شیخ
مذکور نے سلطان کے سامنے آکر پہلے اپنی گستاخی کا عذر کیا اور پھر عرض کی کہ رعایا اور سپاہ
نے متفق ہوکر مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور اسکی معزولی کا حکم دیا ہے سلطان نے سنکر کہا تم جو
کہتے ہو یہ بات نہین کیونکہ علمانے سلطان کی تبدیلی چاہی ہے اور رعیت کو بھکا دیا ہے مجھے
پہلے ہی معلوم ہوگیا ہے مگر یہ غلطی مجھسے ہوئی کہ مین تمکو جلاوطن کر کے اس فساد کو بجھاتا کیونکہ مین نے

ہر ایک کام کو راستے سے شروع کیا اور اسیطرح انجام کو پہنچایا کیونکہ مین نے سات برس کی عمر مین پچاس برس تک اس سلطنت کی حکمرانی کی کوئی بات مین نے بے انصافی سے نہین کی بیدینون کی طاقت توڑی دین کی قوت بڑہائی کیا تم مین کچھ شبہہ ہوا ہے مین نے وہ نئے نئے صوبے اور شہر عثمانیہ سلطنت مین شامل کئے ہین کہ جو پہلے سلطانون نے نہ کئے تھے اس پر تم مجھے تحسین نہین کرتے اور حرف رکھتے ہو مین سمجھتا ہون کہ شہنشاہ جرمن سے عہد شکنی کرنے اور میری سلطنت کے عہد مین ترک سپاہ کی شکست چار سال ہونے کے سبب تمنے میری معزولی مین کوشش کی ہے اگر مین اس خطا پر سزا کا مستحق ہون تو کیا تم نہین جانتے کہ تمنے فتوے دیکر مجھے جنگ کی ترغیب دی اور سپاہ نے مردانگی کے عوض بے وفائی کی اسمین میرا کیا قصور ہے مجھ بڑہے کو دنیا کی تکلیف اور سلطنت کا بگاڑنا کیا اچھا معلوم ہوتا ہے مین نے سپاہ کی دلداری کے لئے اپنا زیور بیچا اور اونکی تنخواہین بانٹی اور اون کے کہنے سے اپنے وزیر کا سر کٹوایا اسپر بھی سپاہ و علما نے میرا کہا نہ مانا میرے باپ کی میراث مجھسے چھین لیتے ہین خیر کیا مضائقہ ہے اللہ تعالی سمجھے گا نقیب نے کہا حضور عذرخواہی ہوچکی تخت سے اترئے اور اپنے بھائی سلیمان کو تخت پر بٹھایئے سلطان محمد نے اقبال کیا اور کہا کہ بھائی سے کہدو کہ زبان خلقت سے خدا کا حکم صادر ہوا عثمانیہ ریاست کا مالک تو ہوا غرض محرم کی ساتوین ۱۰۹۹ سنہ ہجری اور ۱۶۸۷ سنہ کو سلطان محمد خان تخت سے اترکر پانچ برس تک قید رہا اور جمادی الاول ۱۱۰۴ سنہ ہجری مین ملک الموت نے اسکو قید سے چھڑادیا اسکی عمر باون برس کی تھی چالیس برس پانچ مہینے چھ دن بادشاہی کی اس کے سات بیٹے ہوے اونمین مصطفے اور احمد شاہ بادشاہ ہوئے اور لڑکپن مین مرگئے

ایکسوین فصل سلیمان خان ثانی کی سلطنت کے بیان مین

قصہ خوانان سلاطین باوقار و حکایات کنندگان ذوی الاقتدار کا بیان ہے کہ محمد خان چہارم کی معزولی کے بعد ایک سرداور زندان مین سلیمان کے پاس گیا اور کہا کہ تشریف لے چلئے اور تخت پر جلوس کیجئے تمام سپاہ اور رعایا کی رائے آپکی تخت نشینی سے ہے سلیمان نے کہا کہ تم لوگون نے میرے ارام مین خلل ڈالا مین تو اپنی یونہین بسر کرنی چاہتا تھا سردار مذکور نے عرض کی کہ حضور سب علما اور وزرا اور امرائے آپکی سلطانی کی شہرت مچائی ہے اب

شبیہ سلطان الغازی سلیمان خان ثانی



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

آپ کے انکار کرنے مین خرابی ہے سلیمان نے کہا کہ میرے بہائی نے سلطنت اپنی
خوشی نہین چھوڑی مین اوس کے تخت پر بیٹھون یہ میرے حق مین اچھا نہین مجھے اس سے
ڈر لگتا ہے سرداروں نے کہا آپ شیخ اسلام کے کہنے پر عمل کیجئے یہ کہکر اوسکو تخت پر بیٹھا دیا
لوگون نے نذرین دین شاہی کی رسمین ادا کین اس کے بعد سلطان سلیم خان ثانی نے
سیاوش پاشا کو وزارت کے عہدے پر بحال کیا جب دربار برخاست ہوا اور سیاوش
گھر آیا تو ینگچریون نے پہلے تو وزارت کے قاعدہ کے موافق اسکی تعظیم کی اور انعام مانگا
جب اس نے کچہ ندیا تو اوسکو مع اوس کے رفیقون کے قتل کیا اور اوسکی جورو اور بیٹی
کے ہاتہ پیر کاٹکر بازار مین کھینچتے پہرے اس ہنگامے کے بعد خواجہ اسمعیل پاشا کو وزیر کیا
اور سلطان کے کہنے سے خفیہ طور پر مفسدون کی گرفتاری پر آمادہ ہوا ینگچری سنتے ہی
جامع مسجد مین جمع ہوے اور یہ تجویز کی کہ وزیر اور سلطان دونون کو قتل کیجئے سلطان
یہ سنتے ہی گھبرایا اور مصطفے کی رائے سے اپنے وزیر ہی کو خطاوار ٹھرایا اور اپنی بیجا حرکتی
کا جرم اوسپر رکھکر وزارت سے موقوف کر کے جلاوطن کیا پھر تقی اروغی پاشا وزیر ہوا
صوبہ رومیلی مین بازان عثمان پاشا نے سلطان محمد کی موقوفی اور سلیمان کی سلطان ہونے
کی خبر سنکر ترکون کو وزیر سے جلوس کا انعام مانگنے کی ترغیب دی جب وزیر نے انمین
دیر کی تو صوبے کے رہنے والون سے روپیا وصول کر کے صوبہ یلغار کو لوٹ لاٹ کر ویران
کر دیا اقلیم ایشیا مین خیدق پاشا نے فساد کے واسطے اپنی قوم جمع کی اور ہزارہون ٹیرون
کے شریک ہو کر قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کی دہمکیان دین کہتے ہین صوبون کو لوٹ کر ازمد کیجد
کا ارادہ کیا کر یسوبولی کو گھیرنے کا حکم دیا ینگچریون نے جب طور پہر ادیکہا اپنے فساد سے
ہاتہ اوٹھاکر اوسطرف روانہ ہوے اور پاشا ئی مذکور سے لڑکر شکست دی جن دنون قسطنطنیہ
کی مملکت خانگی بغاوت سے تباہ ہوے تہے اونہین دنون جرمنی فوج نے ہنگری کے
بڑے بڑے مضبوط شہر لے لئے چنانچہ قلعے اگری کو چار مہینے تک گھیر نے رکھا جب رسد
نہ پہنچی تو محرم کی بیسوین ۹۹ سنہ ہجری عیسوئیون کی تحویل مین ہوا اگرا وسکا جو صوبہ باسینا کے
حد پر ہے انکو بیدن کے حاکم نے فتح کیا الاک اور پیٹر و دارد ین کے قلعون کو بھی ترکون
نے ہاتہ سے کھویا بلگریڈ کا رستہ بغیر روک ٹوک عیسائیونکو ملا سلطان سلیمان نے قسطنطنیہ
سے آڈریہ نوپل کا ارادہ کیا عیسویون سے لڑنے کو جی چاہا ذوالفقار افندی نے ایک

ترکی سردار اپنا سفیر بناکر شہنشاہ جرمنی کے پاس بہیجا اس سے یہ مطلب تہا کہ شہنشاہ کو
میری تخت نشینی معلوم ہو اور جسطرح ہوسکے صلح کرلین اور تقی اروغی کے عیوض مصطفے
پاشا رجب پاشا ہنگری کی قوم کا سردار ہوکر جرمنیون سے لڑنے کو روانہ ہوا مگر ترکون کے
لشکر پہنچنے سے الیاس گالسین کو گہیر لیا تہا رجب کی اُنیتسوین سنہ ۱۰۹۹ ہجری اور مطابق
۸ مئی سنہ ۱۶۸۷ مین اہل قلعے کو فاقون سے تنگ کرکے شہر کی چٹان اونسے لے لین عیسویون
کے سردار کارفانی مکاری سے شہرلیہ پر حملہ کیا اور لے لیا اور سالمار ولوگاش کو
ترکون سے چہین لیا اِن فتحون کے بعد شہنشاہ نے اپنی فوجین زیر فرمان حاکم بویریہ بلگریڈ
روانہ کین اس لئے کہ اون ترکون پر حملہ کرین جو شہر کے گرد رہتے ہین اور لشکر کی حفاظت
کے واسطے خندقین کہدوادین ہین مگر ترکیون نے عیسویون کے آنے سے پہلے خیمون
مین آگ لگا کر سمندرہ کو چلے گئے جرمنیون نے وہان پہنچکر عید کی تیرہوین کو محاصرہ کرلیا جب
یہ خبر آئی کہ ترکی سمندرہ سے دست بردار ہونے تو اونہون نے قبضہ کرنیکو ہنگری کی فوج
اوسطرف روانہ کی اور ذیقعدہ کی گیارہوین کو عیسویون نے بلگریڈ کی دیوار توڑ دی
چہہ گہینٹے خوب لڑائی رہی پہر شہر مین جاکر نوہزار محافظون کو قتل کیا اتنے مین ترکون
کے سفیر دیانہ مین آئے اور شہنشاہ جرمن کے سامنے گئے سلطان سلیمان کا مراسلہ دیا اور
صلح کی درخواست کی اس شرط پر کہ ہنگری سب تمکو اور ترانسلوینیا کو شرکت مین رکہو ملک
گوپولنڈ والون کو دیدو اور بلگریڈ ہمارے پاس رہے شہنشاہ نے اپنے متفق حاکمون کے
سفیرون سے صلاح مشورت کرکے کہا کہ ملک ہنگری تو کیا بلکہ تمام عثمانیہ سلطنت کو فتح
کرنیکی قوت ہے مگر صلح پر راضی ہون کہ مصلحت ہے مگر اس شرط پر کہ ریاست ہنگری
معہ صوبجات مجہیے ذوالیشیا مین خودمختار رہین بیت المقدس عیسویون کے سپرد کرو مذہبی باتون
مین رومن کیتہالک ترکون سے روکے نجاتے وینس کے لوگ بھی اپنے فتح کئے ہوے
شہرون اور جزیرون پر قابض رہین شاہ پولنڈ کو تمام ملک نہر پارستینس سے دریائے
ڈانیوب تک معہ صوبہ کریمیہ واپس دیا جائے ترکی سفیرون نے یہ سب سُنکر سلطان کو
خبر دی اتنے مین فرانس کو جو جرمنونکا جانی دشمن ہے عثمانیہ سلطنت کے تنزل کی خبر
پہنچی آگ ہوگیا اور دونا حسد ہوا اور شہنشاہ کے مقابلہ کا غل مچا دیا جرمنی فوج کو ڈانیوب
سے دریائے رین کی طرف بلوایا اور سلطان کے سفیر کی زبانی کہلا بہیجا کہ جرمنیون سے

صلح نہ کرنا کیونکہ تین لاکہہ فوج میرے پاس موجود ہے اگلے برس جرمن پر چڑہائی کا قصد ہے اس جنگ مین اب بہی مجہسے اتفاق کرلین جب ہمکو فتح ہو گی تو مین جرمن کو اپنی مملکت سے شامل کرلونگا اور ہنگری آپ کو دیدونگا یہ پیام سُنکر سلطان نے صلح نکی اور اور جنگ کا ارادہ کیا مگر اپنے ہی ملک کے فساد ہونے کی سبب باغیون کے گرفتاری کو بہت سی فوج بہیجی عثمانی دلیرون نے یازان عثمان پاشا اور خیدق پاشا کو جو بانی فساد تہے شکست دیکر قید کیا اور بڑی ذلت سے قسطنطنیہ بہیجدیا اس کے بعد سلطان نے خود فوج کا سردار ہوکر جرمینون سے لڑنے کو سرویہ کی طرف روانہ کیا جب وہان پہنچا تو سُنا کہ عیسویون نے سفِتور کو لے لیا اور آگے بڑہے سلطان کو خوف ہوا اور رجب پاشا کو فوج دیکر آگے بہیجا اور کہدیا کہ یکایک نہ لڑنا بلکہ اُنکی آمد کو روکنا پاشائی مذکور کو متصل نہر موزا دار غنیم کے سامنے جا پہنچا اور جرمنیون سے اپنی فتح کا حال دریافت کیا جب انہون نے صلاح دی تو حملہ کیا جب بہت ترک مارے گئے تو پسپا ہوکر شہر نسا کو روانہ ہوا پھر فوج جمع کرکے آن لڑا پھر شکست پائی جرمنیون نے اِس فتح کے بعد صوبہ سرویہ پر حملہ کیا شہر ویدین و نشا و خیو کو لے لیا اور ریلغار کے صوبے سیوبیا کو آگ لگادی اسمین استسقا ہو گیا اور طبیون کے کہنے سے قسطنطنیہ چلا گیا وہان رجب پاشا جس نے جرمنی سپاہ سے سلطان کی بے اجازت مقابلہ کیا تہا مروا ڈالا تقی اروغی مصطفے کو ناتجربہ کے سبب موقوف کرکے کپرلی مصطفے کو وزیر کیا اس نے مفتی اور قاضی اور عالم اور سپہ سالارون سے جنگ کے معاملون مین مشورہ کیا مفتی نے کہا کہ ضرورت کیوقت بیدینون سے صلح کرلینے شرع کے خلاف نہین رومیلی کے قاضی نے بہی مفتی سے شرکت کی ترکی قاضی نے کہا کہ بیدینون کے صلح سے مسلمانون کا قتل ہونا اون کے ہاتہ سے اچہا ہے اور صلح گناہ کا باعث اور بڑے برائی ہے وزیر کو اسکی بات پسند آئی اور کہا بارہ ہزار مومن نیک نیت جو قرآن شریف پر عمل کرتے ہین جمع ہوںن ہین اون کے ساتہ عیسائیون سے ایسی جوانمردی سے لڑون کہ تہوڑے ہی دنون مین فتح نصیب ہو۔ مفتی مذکور نے جواب دیا کہ تمنے جو کہا ٹہیک ہے مگر خزانہ خالی اور جو لوگ مردہ ہیں اسکا کیا علاج دوسرے یہ کہ سفیر دکلو جو دیانہ روانہ کیا ہے تو شہر کے لوگون نے صلح کی اس مین ہین وزیر یہ سُنکر لال ہو گیا اور کہا کہ سفیرون کو جہوٹی صلح کے لئے بہیجا ہے وہ سب بیدین ہین یقین ہے کہ خدا کے نزدیک

پہر اون کے لئے یہی فتوی ہے الغرض فرانس کے سفیر نے بھی اس بات مین شرکت کی پہر تو اہل شورہ نے بالاتفاق جرمنیون سے جنگ کی ٹہرائی وزیر نے شہنشاہ جرمن کو لکھا ہے کہ مین نے سُنا ہے کہ چند لوگ سفیر بنکر تمہارے پاس سلطان کی طرف سے صلح کا پیام لے گئے ہین اونکو بالکل جھوٹا جاننا اس کے بعد وزیر مصطفے پاشا نے ترکی فوج کو اکٹھا کیا اور آپ سپہ سالار ہوکر اڈریہ نوپل کو گیا وہان سے عید کے ۱۷ ار سنہ ۱۱۰۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۹ع مین بلگریڈ روانہ ہوا جبل ہملیسن جسکا نام ترکون نے خزدربند رکھا ہے اسنے اُترتے وقت بڑی خرابی کی کہ جرمنی فوج بہت سے قلعہ لسنا کی حفاظت کیواسطے بلگریڈ سے آرہی تہی وزیر نے اُسی وقت اپنے لشکر کا ایک حصہ کا حاکم سلیم گیری خان کو کرکے اون کے روکنے کو روانہ کیا خان مذکور نے قلعہ مذکور کے قریب دشمنون سے مقابلہ کیا اور عیسویون کو شکست دی ترکی لشکر خوشی کے مارے پہولا نہ سمایا وزیر نے خدا کا شکر کیا قسطنطنیہ کے رہنے والون اور اڈریہ نوپل کے باشندون کو مع لشکر فتح کی دعا کرنے کا حکم دیا اور آپ سرویہ مین داخل ہوکر شہر خیو پر محاصرہ کیا چوتھے دن آسانی سے لے لیا قلعہ کے لوگ جو لسنا کو گئے تو اونکا پیچھا نہ چھوڑا پچیس ۲۵ دن تک لسنا کو بھی گھیرے رکھا آخر اوسکو بھی لے لیا جرمنی فوج جو سمندرہ اور دیدین کی حفاظت کرتے تہے ناچار ہوکر بلگریڈ کی طرف بہاگے یہ سب شہر وزیر مصطفے پاشا کے ہاتھ آئی پہر ذیقعدہ کے مہینے مین بلگریڈ پر محاصرہ کیا اور اہل شورہ کی راے سے کئی دن محاصرہ رکھا دفعتہً یہ خبر آئی کہ تمام عیسوی فوجین اس شہر کی مدد کو آرہی ہیں وزیر نے آدہا لشکر اون کے روکنے کو روانہ کیا اور آٹھوین روز اسقدر گولے مارنے شروع کئے کہ قلعہ کی فصیل اور برج چورا کردے اور ترکون کو نقب کے رستہ سے قلعہ مین داخل ہونے کا حکم دیا قلعہ کے لوگ مقابلہ کی تاب نہ لائے بہت سے مارے گئے باقی اپنے سپہ سالار کے ساتھ کشتیون مین بیٹھکر دریائے ڈانیوب سے پار جاکر پناہ لی اور وہان پہنچتے ہی وزیر نے اپنی سپاہ کو تھوڑے دن آرام دیا قلعہ بلگریڈ کی مرمت کی پہر ڈانیوب اوترکر شہر لیہ بھی عیسائیون سے چھین لیا اور شہر آسک پر محاصرہ کرکے حملے کرنے شروع کئے لیکن بارش کے موسم کے سبب محاصرہ چھوڑ دیا اور خود ادہر کی طرف چلا آیا کہتے ہین کہ میکائیل اپافی جو لاولد مر گیا تو اوسکی ریاست کا وارث

جرمن ہے ٹہیرا لیکن ترکیون نے تکلی کو وہان کا حاکم مقرر کرکے اوسکی مدد کو دس ہزار
فوج بہیجی تاتاریون کے خان اور قسطنطین پرنکوون والیشیہ کے حاکم کو بھی تکلی کی کمک
کا حکم دیا یہ سب فوجین والیشیہ سے ہوتی ہوئین ترانسلویشیا مین داخل ہوئین
اور جرمنی فوجون کو جو صوبہ مذکور کو گہیرے ہوے تہین گہیر لیا عیسوی مقابلہ نکرسکے
بہاگے بہت سے مارے گئے کتنے ہی گرفتار ہوے اس فتح کے بعد صوبہ کے رہنے
والون نے تکلی کی حکومت کو مانا مگر تکلی ابہی اس ریاست پر ہنوز قابض نہوا تہا کہ
بیدن کا حاکم جو بلگریڈ کی مدد کو گیا تہا یہ سُنکر معہ فوج صوبہ ترانسلویشیا مین گہر گیا۔
شہر مسخر کیا تکلی کے قید کرنیمین سعی کی تکلی نے دوبارہ ترک کی راہ لی شاہ پولنڈ ابہی
جنگ کے ارادہ سے معہ فوج کثیر داخل صوبہ مالیکلویہ ہوا مگر وہان کا حاکم کہا نیمر نام
پہلے لڑائیون اور پولنڈ کے ظلم وستم سے آرہی آرہا تہا غلہ کی بکری کی ممانعت
کردی اور کہا جو میرا حکم نمانیگا وہ سزا پائیگا اسوجہ سے پولنڈ کی فوج گہبرائی مگر
اس کے تہوڑے سے لوگون نے شہر سارہ کو جو نہر تیر اس پر ہے فتح کرلیا اور وہان سے
کچہ غلہ لاکر باقی لشکر کی جان بچائی پہر پولنڈ کے لوگ قریہ یاقولی کو پہنچے مگر باتاغی
مصطفے پاشا اور نورالدین سلطان کے آنے کی خبر جو سُنی تو اپنے ملک کو بہاگے لیکن
تاتاریون نے اونکا پیچہا نچہوڑا کتنون کو مارڈالا اور کتنے ہی قید کرلئے انہین دنون
وینس کے لوگون نے جو صوبہ موریا پر قابض تہے مانم بیشیا پر ایک سال محاصرہ رکہا
رسد کی آمدورفت بند کردی اور نگہبانون بہوکے مرتون کو پکڑ لیا اور دانیال نفینیس
وینس کے امیر بحر نے دریا مین تنلین کے پاس کپتان پاشا پر حملہ کرکے شکست دیکے
جہاز ڈبو دیے اور کشتیون کو جلادیا پہر بکار نار و وینس کے سپہ سالار نے کانینا
اور الو کو ترکون سے چہین لیا اور وینس نے شامل کرلیا صوبہ والمیشیا مین جنعلی
پاشا ہرزگودنہ کے حاکم نے فوج اکہٹی کرکے تسکا اور کرز اس پر حملہ کرکے وینس کی سپاہ
سے شکست کہائی اور خود قید ہوا اتنے مین وزیر اپنی فوج کر لئے ہوے آدرنوپل
سلطان کی خدمت مین آیا لیکن سلطان کو استسقا بہت بڑہ گیا تہا یہ نہایت کرو
فر سے قسطنطنیہ کو لایا اور تین دن تک ترکون کی فتح کا جشن ہوا پہر تو وزیر نے بڑا لشکر
جمع کرلیا اور مصطفے پاشا کو پولنڈ کے لینے کو روانہ کیا اور کپتان علی پاشا کو وینس

اور کا مینا اور والو نا چہین نے کا حکم دیا مگر سلطان رمضان کی چہبیسوین ۲۶ ۱۱۰۲ھ ہجری مطابق گیارہوین ۱۱ جون ۱۶۹۱ء کو باون برس زندہ رہکر دنیا سے کوچ کر گیا ۔

بائیسوین ۲۲ فصل سلطان ابراہیم خان کے بیٹے سلطان احمد خان ثانی کے بیان مین

وقفان داستان شاہان زمان دماہران قصہ سلاطین دوران کا یہ بیان ہے کہ جب سلیمان دنیا سے گیا تو سلطنت کے کارکنون کی یہ رائے ہوئی کہ مصطفے یا احمد محمد خان رابع معزول کا بیٹا تخت پر بیٹھے مگر وزیر نے سلطان احمد خان سلیمان کے چہوٹے بہائی کو تخت پر بیٹہایا یہ سلطان بڑا عقلمند تھا اون مفسدون کو جنہون نے فساد برپا کیا تہا اپنے ساتہ آدریہ نوپل لایا اور حسین پاشا کو قسطنطنیہ کے کامون کا اختیار دیا پہر پاشا مذکور کو امیر البحر کیا اور راباجی علی پاشا کو اوس کے عہد پر سرفراز کیا اور آپ جنگ کے تیاریون مین رات دن مصروف رہا ایک ترکی سردار نے جو سلطان کا مقرب تہا سلطان سے کہا کہ وزیر نے آپکی موقوفی کی تجویز کی ہے اور ینکچریون نے بہی سازش کی ہے اور آپس مین یہ کہا ہے کہ آدریہ نوپل سے روانہ ہوتے ہی محمد خان کے بیٹے مصطفے کو اپنا سلطان بنائین احمد خان نے یہ بات سنکر اوس سے صلاح پوچہی اوس نے کہا حضور وزیر کو کسی حیلہ سے اپنے سامنے بلائین جب وہ آوے تو جو منظور ہو وہ کیجئے ادہر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی ادہر ایک گونگا محمد آغا کہڑا تہا اوس نے لبون کی حرکت اور ہاتون کے اشارہ سے یہ جانا کہ وزیر کی موقوفی کی تدبیر ہے جھٹ دوڑ کر پہنچا اور وزیر کو اطلاع دی جب سلطان نے وزیر کو بلایا تو اوس نے ینکچری کے آغا اور دوسرے سردارون کو جمع کر کے یہ قصہ سنایا اور کہا کہ مین کل تم سب کی رضامندی سے وزارت سے استعفا دونگا اور سلطان سے ملک جانے کی اجازت لونگا ینکچریون کے سردار اور دوسرے سردارون نے کہا کہ ہمارا سلطان بے وقوف ہے اور ہمیشہ اپنے مصاحبون کے کہنے پر چلتا ہے اگر آپکی ہماری نصیحت نمانے گا تو ہم اوسکو معزول کرین گے اور تیری حفاظت مین جان تک دینے مین قصور نکرین گے اس کے بعد وزیر نے ایک عرضی سلطان کو لکھی کہ مین حضور کے حکم سے حاضر ہونے کو گہوڑے پر سوار ہوا کہ ہرکارون نے خبر دی ترکی سپاہ آپ کے مصاحبون سے تکلیف پاکر فساد پر

شبیہ سلطان الغازی احمد خان ثانی



یہ شبیہ خاص خانۂ تصویر سلطان روم سے لی گئی ہے

آمادہ ہے مین نے اس ہنگامہ کے مٹانیکو بہتر جانا اور فوج کے سردارون کو منع کیا ہے
باقی کل عرض کرونگا دوسرے دن وزیر نے سلطانکو سارا حال معلوم کرایا تو سلطان نے
اوس سردار کو جس نے وزیر کی چغلی کہائی تھی جلاوطن کیا اور اوس کے نائب کو دار پر
کہنچوایا اس کے بعد وزیر بہت سی فوج لیکر آدریانوپل سے شہر کے باہر ایک میدان مین
مقیم ہوا جنگ کی ضروری تیاریان کرنے لگا اوسوقت انگلنڈ کے شاہ ولیم ثالث کے سفیر
نے وزیر کے سامنے کہا کہ ہمارے شاہ نے کہا ہے کہ اگر تم منظور کرو تو مین سلطان اور شہنشاہ
جرمنی مین صلحنامہ کرادون وزیر نے قبول کرلیا اور سفیر کی تعظیم خوب کی مگر دلمین یہ سمایا ہوا
کہ شہنشاہ کو فریب دیکر شہر بوادا پر قابض ہو جاؤن یہ سونچکر معہ فوج بلگریڈ کو روانہ ہوا
وہان یہ خبر آئی کہ جرمنی فوج لڑنیکو پیٹردون کی طرف آئی ہے وزیر نے اپنے سردارون کو
جمع کر کے رائے لی سبہون نے لڑنے پر آمادگی ظاہر کی پہر تو کوچ کا حکم دیا پیٹروان کے قریب
مقابل ہوا جرمنی سپہ سالار بہی ان کے آنے کی خبر سنکر ڈانیوب کے کنارے ٹہیرا اتنے
مین عیسویون کی کمک کو پانچہزار فوج آئی وزیر نے اونکو گہیر لیا بہت سے مارے گئے باقی
پکڑے گئے بعد سپہ سالار سے لڑائی ہوئی پہر تو خون کے نالے بہگئے اسی جنگ مین وزیر کے
سیر پر ایک گولی لگی گہوڑے سے گرکر مر گیا جنگ موقوف ہوئی ترک پریشان ہوکر بہاگے
اس لڑائی مین اٹہائیس ہزار ترک اور آٹہہ ہزار عیسوی کام آئے شہنشاہ جرمن اس
فتح کی خبر سنکر کہنے لگا مین اس خرابی کی فتح سے خوش نہین کیونکہ میری آٹہہ رجمنٹین کام
آئین تین برس مین بہی بہرتی نہین کر سکتا اور ترکی اگر چاہین تو آٹہہ ہی دن مین اسّی ہزار فوج
بہرتی کر لین اب یہ سنو کہ بیدن کے حاکم نے شہر لیبہ جسکو ترکون نے گذشتہ سال فتح کیا تہا
پہر ترکون سے لیکر قلعہ واردین پر محاصرہ کیا ترکی لشکر کے بلگریڈ جاکر حالی پاشا کو اپنے لشکر کا
سردار بنایا پولنڈ والون نے نہر تیر اس سے پار ہوکر صوبہ لبستا بیا پر یورش کی ٹہرائی اتنے
مین سنا کہ بایقلی مصطفے پاشا فوج لیکر اپہنچا سنتے ہی گہر کو روانہ ہوئے سلطان احمد خان
نے وزیر کبیر لیا مصطفے پاشا کی جو شہید ہونے کی خبر سنے رنجور ہوا اور ارباجی علی پاشا کو
وزارت کی خدمت دی وزیر نے قسطنطنیہ مین صلح کے ذکر کو تازہ کیا اور انگلنڈ و ہالنڈ کے
سفیرون کی طرف رجوع کی مگر فرانس کے سفیر نے لٹی وزیر کو سونے اور چاندی کی چیزین
تحفہ کے طور پر دیکر خوش کیا اور جنگ پر آمادہ کیا اتنے مین ترکی سفیرون نے خط وکتابت

سے یہ خبر منگالی کہ ملک جرمنی خراب ہے خزانی بلکل خالی ہین وزیر یہ خبر سنتے ہی جنگ کے سامان مین مشغول ہوا اور جس عہدہ دارون سے کچھ شک تھا انہین طرح طرح کے حیلون سے مروا ڈالا اور ینکچریون کے بہادرون کو جنسے شک تھا سوتون کو دریا مین بہاکوا دیا جب اس ظلم کی خبر قسطنطنیہ مین پہنچی ارکین سلطنت نے سلطان سے وزیر کے ظلم کی شکایت کی سلطان نے اوسکو موقوف کیا اور اوسکا سب مال واسباب سب قرق کرلیا دمشق کے حاکم ترلیش جے علی کو اسکی جگہ پر قایم کیا اس نے اپنی تدبیر کی خوبی سے صلح کا انتظام کیا اتنے مین ترک کی سفیر جرمن سے آئے اور فرانس کے سفیر سے رشوت لیکر جرمنی سے لڑنے کی رائے دی یہ کہا کہ جرمن بہو کا اور مفلس ہوگیا ہے وہان کے شہنشاہ نے تمام فوج فرانس پر لڑنے کو روانہ کردی خزانہ مین کوڑی نہین قرض حد سے زیادہ ہوگیا ہے اس لئے صلح پر آمادہ ہے اس کے علاوہ آسمانی بلا ایسی آئی جس نے اوس کے بڑے بڑے شہر اجاڑ دیئے وزیر نے سفیرون کے کہنے سے جنگ کی تیاری کی ینکچری قوم کے بھرتی کرنی شروع کی اور بادشاہون کے نام حکم جارے کیے کہ اپنی فوج تیار رکھین ضرورت کے وقت پہنچنے مین دیر نہو اس کے بعد ایک فوج جرار ترک سردار کے ماتحت کرکے ہنگری روانہ کی اور کہدیا کہ جرمنی فوج سے جنگ نکرو بلکہ اپنی ملک کی سرحد کی حفاظت مین کوشش کرو تا دشمن لوٹ کہسوٹ نکرے ہنگری کے شہر جو ہمارے علاقہ مین ہین اونکو دشمن کے ہاتہ سے بچاؤ اور ضرورت کے وقت مدد کرو سردار نے حکم کی تعمیل کی جرمنی فوج کو بلگریڈ کی طرف نہ آنے دیا خان کریمیہ نے ترکون کی سپہ سالار کی رائے سے تاتاریون کے سردار درویش شعبان کو شاہ پولنڈ کے دربار مین پہنچا اس غرض سے ہم تم مین صلح ہوجائے اس شرط پر کہ ہم شہر کمینک معہ صوبجات تمکو واپس دین اور تم شہنشاہ جرمن کی دوستی ترک کردو پولنڈ کے لوگون نے صوبہ مالدیویا فتح کی امید پر خان مذکور کے لکھنے پر توجہ نکی قاصد ناکام واپس آیا انہین دنون وینس کی فوج نے صوبہ موریا کو فتح کرکے جزیرہ کیانڈ کی طرف بڑھے اور فوجین جمع کرکے جزیرہ کیانڈ کیطرف بڑہے اور فوجین جمع کرکے قلعہ کانیا پر محاصرہ کیا مگر ترکیون نے اون کے دانت کہٹے کردے آخر محاصرہ چہوڑے ہی بن آئی اور پچاس دن کے بعد بہاگے ازباد کے حاکم سلیمان پاشا نے

مانٹی نگرو کے باغیون پر حملہ کر کے شکست دی زفہ اور بانڈز بزہ کو لے لیا سلطنت ترک
سے ملا لیا موریا سے کے لشکر کے سردار نے وینس کی فوج پر کئے بار حملے کئے مگر کچھ نہوا
والمنیشیہ مین علی بیگ پاشا کے ذریعہ سے ہرزو گو دنہ گرام گودم کے واپس لینے مین
سعی کی لیکن ناکام ہی رہا اسوجہ سے کہ وینس کے لوگون نے ترکون کی اوس فوج پر
جو محاصرہ کئے ہوے تہے حملہ کر کے ہٹا دیا تہا اور ان کے سردار کو پکڑ لیا کہتے ہین کہ
سنہ ۱۱۰۵ ہجری مطابق سنہ ۱۶۹۳ء مین سلطان احمد خان ثانی کے قسطنطنیہ مین دو بیٹے ایک
ثال پیدا ہوے ایک کا نام سلیم دوسرے کا ابراہیم رکہا ترکون نے اس جروان پن
کو فتح و نصرت کا جانا اور جشن کا سامان کیا آٹہہ دن تک عیش و عشرت رہی اس اثنار
مین وزیر ترپوتنجی علی نے صلح کے پیامون کو تازہ کرنے مین کوشش کی مگر شیخ اسلام نے
یہ بات پسند نکی اور اوسکو ملزم ٹہیرایا سلطان نے اوسکو موقوف کیا اور بالیقلی مصطفے کو
وزیر بنایا اوس نے پہلے فسادون کے مٹانے کو چند سروپے مفسدونکو قتل کیا اور کتنون کو جلا
وطن کر کے قسطنطنیہ کو امن دیا پہر جنگ کی تیاری کی لشکر اکہٹا کرنے کے بعد جب شہر کے باہر
خیمہ لگایا تو شیخ الاسلام مصری افندی نے تین ہزار مجاہدین جمع کئے اور اونکو ساتہ لیکر اور
پالنو پل آکر سلطان سلیم کی جامع مسجد مین داخل ہوا پہلے بڑی شدت سے دعا کی پہر خطبہ
پڑہا بعد اون لوگون سے مخاطب ہو کر کہا کہ جرمنیون سے جو لڑائی تازہ ہونے کی خبر ہوئی
تو مین نے عثمانیون کی مدد کی تجویز کی مجہے الہام ہوا کہ شہر اور ارکین سلطنت جسمین خاص
وزیر و اغا نے فوج ینگچری و دفتردار و رئیس آفندی کی غفلت سے جرمنی عثمانیون پر غالب
ہوے جبتک یہ قتل نہون گے تبتک عثمانیہ سلطنت کی خرابی نجائیگی یہ فقرا پورا نہوا تہا
کہ وزیر نے شیخ کو بلایا اور قید کر کے سرویہ بہیجدیا بعد چند روز خود لشکر لیکر دریائے ڈانیوب پر
گیا اور ادرانشیہ سے ہوتا ہوا صوبہ ترانسلوینیا مین داخل ہوا وہان یہ خبر سُنی کہ جرمنی سپہ
سالار نے جینہ اور ولہ گوشوار پر فتح پائی بلگریڈ کو گہیرنے کی تجویز کی ہے یہ خبر سُنکر ادہر
وزیر نے دشمن کی طرف قصد کیا اودہر سپہ سالار نے پہلے حصار کی دیوار کو نقب زنی
اور گولہ زنی سے توڑ کر قلعہ کی فصیل کو شکستہ کردیا جب ترکی لشکر آیا تو عیسوی محاصرہ
چہوڑ کر بہاگے وزیر نے انکا پیچہا نکیا سلیم گیری خان کو کچہ فوج دیکر ہنگری کو روانہ
کیا اور کہدیا کہ متصل کے صوبجات کو تاراج کردو عیسویون کو رسد نہ پہنچی مگر خان نے

مذکور نے غفلت کی اسوجہ سے عیسویون نے اسکو پکڑ کر ایک سخت جگہ قید کیا
سوار دن کو ملنے نہ دیا مگر تاتاریون نے سلیم گیری خان کے حکم سے اپنے گھوڑون کو
پھیر کے دشمنون پر دلیرانہ حملہ جو کیا تو پہلے جرمنیون کو پراگندہ کیا پہر تاتاریون کو
پسپا کیا وزیر بابقلی بلگریڈ کے قریب عیسویون پر فتحیاب ہوا اور آدریہ نوپل آگیا تو
ایک دن شکار کو گیا تو سلطان نے دشمنون کے کہنے سے اوسکو معزول کر دیا اور علی
پاشا تریولی کو وزیر بنایا اور معزول شدہ کو دمشق کا حاکم کر دیا کہتے ہین کہ اندون وینس
کے لوگون نے سمرنا کے محاصرہ کی تدبیر کی مگر انگلنڈ و فرانس وہالنڈ کے سفیر اون سے
ملے اور کہا کہ ہماری متفرق قومون کی کوٹھیان یہان ہین اور بیش قیمتی اسباب سے پر ہین
اگر محاصرہ مین لین یا چہین لے تو اوسکی جواب دہی تمہارے ذمہ ہے وینس کی سپاہ نے
سپاہ نے یہ سنکر اپنا رستہ لیا اور صوبہ والمیشیہ مین سکلت پر محاصرہ کیا اور اسکو اور
کو جک کو فتح کر لیا سلیمان پاشا نے سکلت کے چہین نے مین کوشش کی مگر شکست
ہی نصیب ہوئی سلطان نے اوسوقت پاشائی مذکور کو معزول کر دیا الماس پاشا کو
اوسکی جگہہ دی کہتے ہین کہ جب عثمانی فوج نے تمام یورپ مین شکست پر شکست کہائی
تو ایشیا مین امیر محمد عربون کی قوم کے شیخ نے فساد پر امادہ ہو کر ہزارہا عربیون کو اکٹہا
کر لیا اور حاجیون پر حملہ کر کے اونکا مال واسباب لوٹ لیا پہر مکہ پر محاصرہ کیا مگر اوسکے
عظمت اور پاکی سے گراکر چھوڑ دیا شام کے حاکم نے سلطان کے کہنے سے اوس سے
مقابلہ کیا تو شیخ مکار مکر سے اوس پر غالب آیا اس اثنا مین سلطان احمد خان کی
قضا آئی ۱۱۰۶ھ ہجری مطابق ۱۶۹۵ء مین پچاس برس کی عمر مین فوت ہوا —

۲۳ تئیسوین فصل سلطان الغازی مصطفٰے خان ثانی کی حکمرانی کے بیان مین

سیاحان صرحیہ کارگاہ جہان و سحرا نوردان بادیہ نگارستان دوران یون گویان ہین کہ
جب احمد خان ثانی اس دار فانی سے رخصت ہوا تو وزیر علی پاشا نے تریولی شام
لے محمد خان چہارم معزول کے بیٹے مصطفٰے کو تخت سے محروم رکہنے کا ارادہ کیا
جبھی وزیر نے یہ ارادہ کیا مگر خاص خزانچی اور ناظر آغا نے جلدی سے جاکر احمد خان
کے مرنے کی خبر مصطفٰے کو سنائی اور اوسکو قید سے رہائی دی کر کہا کہ جلدی تخت پر بیٹھے

شبیہ سلطان الغازی مصطفے خان ثانی



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

مصطفے نے آغا کا شکریہ کیا اور وزیر کی بے اطلاع تخت پر جا بیٹھا جالق احمد آغا وجر
قبیس محمد آغا نے کورنش بجا کر نذرین دین سب ارکین سلطنت مصطفے کی تخت نشینی سے
خوش اور شاد ہو کر حاضر ہوے مگر وزیر کو بہت رنج ہوا مگر دکہانے کو سبکے ساتہ خوشی
سے آستان بوسی کی سلطان مصطفے خان نے وزیر کے طور پہچانے مگر آیندہ عوض پر
رکہا اور اسیکو وزارت کا عہدہ دیا سلطان نے اپنے جلوس کے تیسرے دن فوج کا
سپہ سالار خود ہو کر جرمنیون سے لڑنے کی شہرت مچائی بڑی بڑی توپین تیار کرائین
جنگ کے سامان جمع ہونے لگے فوج کی تنخواہ بانٹی اور سلطان نے اپنے باپ کے وزیر
اور سردارون کو جو دور دور رہتے تہے بلایا اور نئی خدمتون سے سرفراز کیا بہار کے موسم مین
لشکر کو شہر کے باہر قیام کرنے کا حکم دیا تین روز کے بعد بہیس بدلکر لشکر مین آیا کہ دیکہین
لشکر کے لوگ مجہے اور وزیر کو کیا کہتے ہین پہر ہتیار اور آلات کو دیکہا اور توپون پر نظر
کی سب سامان مین نقص معلوم ہوا یہ قصور وزیر کے ذمہ رکہکر اوسکو مروا ڈالا الباس
محمد پاشا کو وزیر کیا بڈہے پاشاؤن کو حسد کے سبب سلطان کی یہ حرکت بری معلوم
ہوئی مگر سلطان نے کچہ خیال نکیا اور لشکر کے کوچ کا حکم دیا جب ڈانیوب سے اتر کر
بلگریڈ لپہ وتمیتل کے پاس آیا لشکر کو حملہ کا حکم دیا قلعون کو لینے کے بعد فصیلین ڈہا دین
اتنے مین تاتاریون نے خبر دی کہ جرمنی سپہ سالار ساتہ ہزار فوج لیکر آتا ہے اور
فریڈرک اگسٹس سیاکسی کے حاکم کے زیر حکم فوج نے آٹہ گہنٹے کے فاصلہ پر اس نے
اپنے لشکر کو اتارا ہے اس فوج کے روکنے کو محمد بیگ اوغلی کو فوج دیکر سلطان نے
آگے بہیجا ادہر خود روانہ ہوا جب دونون فوجین مقابل ہوئین تو اوغلی نے سلطان
کے اترنے سے پہلے لڑنا مناسب نہ جانا اتنے مین سلطان نے فوج کے ساتہ موقع
واردات پر پہنچکر حملے کا حکم دیا عثمانیون نے اونکو چوطرفا گہیر لیا کئی گہنٹے لڑائی رہی
جرمنی سپہ سالار زخمی ہو کر گہوڑے سے گرا عیسوی بہاگے ایک ہزار سوار اور ڈیڑہ ہزار پیدل
عیسوی جہنم واصل ہوے ادہر محمد بیگ اوغلی وغیرہ مین محمد پاشا و ابراہیم پاشا معہ چند
رفقا شہید ہوے اس فتح کے بعد سلطان نے ڈانیوب کا ارادہ کیا رستے مین لوغش
دکرانسس کو قبضہ مین کر کے قسطنطنیہ کو آگیا کہتے ہین کہ پیٹر اول زار روس نے خزان کے
شروع موسم مین قلعہ ازاق پر حملہ کیا مگر سپاہ کے ناتجربہ کاری کے سبب قلعہ کے

محافظون کے مقابلہ سے ناچار ہوا انہین دنون وینس کے لوگون کو فتحون کے غرور کے سبب بحری حکومت کا سودا ہوا اور ترکی جہازون کا دریا مین آنا برا معلوم ہوا قسطنطنیہ کے لوگون نے اس امر مین مشورت کی آخر مصری علی اوغلی نے ایک جہازی بیڑا مذزومارطو کے ساتہ روانہ کیا اور خود بہی باقی جہازون ترکی کے ساتہ چلا لکہا ہے جب مذزومارطوی تاسو پر پہنچا اور وینیوں سے دوچار لڑائیان ہوئین تو ایسی مردانگی سے لڑا کہ دشمنون نے غرور کے دریا کی چڑہاؤ کو دم بہر مین اُتارا اون کے جہازون کو گرفتار کیا اور باقیون کو بندرگاہ سے بہگا دیا اور شہر پر قبضہ کر لیا جو جو دشمن روپوش تہے اونکو ڈہونڈ ڈہونڈکر قتل کیا اگرچہ وینس کی فوج نے اس بدنامی کے رفع کرنیکے خیال سے آرگاس پر دوبارہ مقابلہ کیا چارسو ترکی شہید ہوے لیکن اس شکست سے نہ ترکیون کا کچہ نقصان ہوا نہ انکا فائدہ سلطان نے ان فتحون کو ترقی کی دلیل جانکر آدریہ نوپل مین شاہانہ جشن کیا اور مذزومارطوی کو امیر البحر کیا جو جو اس لڑائی مین بہادری سے لڑے تہے اونکو بڑے بڑے عہدے دے اس کے بعد بہت سی فوج کی بھرتی کے واسطے اپنی ساری عملداری مین ڈہنڈورا پٹوایا اور آپ اپنی ذات سے جنگ کی اسباب کے اہتمام مین مصروف ہوا جب سنہ ۱۱۰۸ ہجری اور سنہ ۱۶۹۶ع مین تمسور کو جرمنی فوج کے محاصرہ کر لینے کی خبر آئی تو فوج لیکر ڈانیوب اوترکر چلا جرمنیون نے جو سلطان کی آمد سے محاصرہ چہوڑ کر شہر سے آٹہ گہنٹے کے فاصلے کی راہ پر صف آرا ہوئی جب دونون لشکر مقابل ہوے سلطان نے تنگی کی صلاح سے ایک بڑے خندق کہدوائے اور لشکر کی حفاظت کے لئے ایک مٹی کی دیوار بنائی دوسرے روز صبح کو غنیم نے ترکون کے لشکر کے حصار کی دیوار پر تین چار مرتبہ گولی ماری اور بڑے زور شور سے حملہ کیا مگر انہون نے پیچہے ہٹا دیا اس جنگ مین مصطفے پاشا اور وزیر کا بہائی اور ترکی سردار شہید ہوے اسمین شاہ پولنڈ بیمار ہوا اور بہت دنون بیمار رہا آخر سترہوین ذیقعد سنہ ۱۱۰۸ ہجری اور ماہ جون سنہ ۱۶۹۶ع کو دار البوار مین داخل ہوا پولنڈ کے لوگ اس کے غم مین مبتلا رہے اور مقابلہ موقوف رکہا کیونکہ ان کے ہان کوئی بادشاہ مقرر نہ ہوا تہا اتنے مین پیٹر زار روس نے تہوڑی سپاہ کار آزمودہ جرمنی طلب کرکے بڑے قاعدہ دان فوج کے ساتہ کرکے قلعہ ازاق کو روانہ ہوا اور تاتاریون پر بڑے مردانگی سے

حملہ کیا بلگریڈ اٹھارویں کو قلعہ مذکور لے لیا قلعہ مذکور لے لیا قلعہ نطق جو اس کے سامنے
تھا اوس کے محافظون نے صلح کر کے زار کے سپرد کر دیا سلطان نے لڑائی کے موسم
کی تبدیل کی وجہ سے اڈریانوپل آکر فوجین جدا جدا شہرون مین بھیجدین اور جو کہ
قیدیون اور چوبیس توپین لیکر جو جرمنیون سے چھینی تھین قسطنطنیہ مین داخل ہوا
تیسرے دن خود سلطانون کے قاعدہ کے موافق ابی ایوب انصاری کے گنبد کی
زیارت کو آیا شیخ الاسلام نے تلوار کمر مین باندہ دی بعد روس اور وینس سے لڑنے کو
چھتیس جنگی جہازون کی تیاری کا حکم دیا جب یہان فوج جمع ہوئی تو شاہ فرانس اور
شہنشاہ جرمن مین صلح ہوگئی ہالنڈ اور انگلنڈ کے سفیرون نے سلطان سے بھی صلح
کرنیکو بہت کچھ کہا مگر سلطان نہ مانا فرانس کے مدد نکرنے سے کچھ پروا نکی بہار کے موسم مین
ایک لاکھہ پچیس ہزار فوج لیکر قسطنطنیہ سے کوچ کر کے بلگریڈ کو آیا اودہر چھیالیس ہزار
فوج مقابلہ کو آمادہ مگر یہ حکم تھا کہ بے ضرورت ترکون پر حملہ نکرین پیٹر وار دین اور ہنگری
قلعون کی حفاظت کرین وزیر اور دوسرے سردارون نے سلطان کے آگے اس امر
مین مشورہ کیا تکلی نے یہ کہا کہ جرمنی سپہ سالار نے ترانسلوینیا سے حفاظت کرنے والون
کو بلایا ہے اب وہان کے شہرون کی حفاظت کو کوئی نہین رہا ہم دیر نکرین
پہلے اوسی صوبہ کو لے لین سلطان نے یہ رائے پسند کی اور قوم تمسور کو روانہ کی
دوسرے دن عین رستہ مین نیسل کی طرف غنیم کے جانیکی خبر سُنی تو وزیر نے کہا کہ
جبتک عثمانیہ فوج غنیم سے مقابل نہوگی اور دشمنون کو شکست نہوگی تو ہمارا آگے بڑہ
تا جانے کا حکم دیا جرمنی فوج مین جب ترکون کے لشکر کی آمد کی خبر ہوئی تو اوس نے
نہر مذکور کے کنارون کا انتظام کرنے مین کوشش کی جب سلطانی لشکر بھی قریب پہنچ گیا
تو سلطان نے امرا کو بلایا اور کشتیون پر پار اُترنے کا حکم دیا اور سپاہ سے کہا کہ جو کوئی
دشمن کے کسی سپاہی کو ماریگا یا پکڑ لائیگا اوسکو معقول انعام ملیگا یہ سُنتے ہی ترکون نے
حملہ کیا پہلے انہین کو ہزیمت ہوئی فوج کے نصیبے کی مدد سے نجری فوج آگئی تو عثمانیون
نے نہر کے جزیرون کو لے لیا دشمن کی فصیلون پر چڑھ گئے مخالف پسپا ہوے پھر تو
ہوس کی طرح ترکون کا قدم بڑھتا چلا عثمانیون نے ڈینوب سے اتر کر شہر مذکور کے
محاصرہ کی تجویز کی مگر دشمنون نے پل کا رستہ بند کر دیا تھا لہذا ترکون نے نیا پل بنایا

عیسویون نے گولی مار کر توڑ دیا اتنے مین لوصین جسے ترکون کی خبر سنکر سگدین سے مدد کی واسطے بیڑا اوار دین کو آیا تہا اوس پل کیطرف آیا سلیم گیری خان کا سردار شاہ بازگیری سلطان سد راہ ہوا دوسرے دن پانچوین جمادی الاول کو سگدین کا قصد کیا قلعہ زنتا پر جلد ایسے آیا جرمنی سپہ سالا نے ہنگری کے سوارون کو ترکون کے روکنے کو بہجا ان سوارون نے شبخون مار کر خوہ پاشا کو اوسکی فوج سمیت مار ڈالا وزیر نے اس خبر کے سنتے ہی مخبر کو مار ڈالا اس لئے کہ کوئی اور نہ سنے ورنہ ہراس ہو جاویگی اتنے مین جرمنون نے ترکون کے قریب پہنچکر حملہ کیا آخر پسپا ہوے دوبارہ پہر مقابلہ ہوا ترکون نے قوی گولی ماری اور جرمنی سپاہ نے بہی آگ کا منہ برسا دیا اس لڑائی مین ترکون کا جو نقصان ہوا تو نیکچریون نے وزیر اور امرا کو قتل کر کے جنگ کے میدان مین قدم جمایا اس جنگ مین بہت سے عثمانی ہلاک ہوے اور چہہ ہزار جرمنی کام آئے جو لڑائی کی حالت اپنی آنکہہ سے دیکہہ رہا تہا گہبرایا اور رنجیدہ ہو کر اتکو اکیلا لشکریون نے جو سلطان کو لشکر مین نہ دیکہا تو دشمنون کے ہاتہ گرفتار ہونیکا گمان کیا تین دن ترکونکا لشکر حیران و پریشان رہا اتنے مین سلطان تہوڑی جمعیت کے ساتہ تمسور مین آیا لشکر خوش ہو گیا اس کے بعد سلطان معہ لشکر بلگریڈ کی طرف چلا اثنا مین علی یونار پہ بلگریڈ کا حاکم حسین پاشا لشکر کے شریک ہوا سلطان نے اسکو وزارت کا عہدہ دیا کچہ دن بلگریڈ مین رہا پہر جمادی الاول ۱۱۰۸ہجری مطابق ۱۶۹۶ء کو آڈریانوپل کا ارادہ کیا جرمنی فوج نے تمسور اور بلگریڈ کے گہیرنے مین کچہ جرأت کی مگر پاسینا ہی ہوتے ہوئے دو دیا اور غلا گولے لیا ترکی فوج جو صوبہ کی محافظت کے لئے معین تہے انہون نے دبستان محمد پاشا کو اپنا سردار بنایا اور نہایت دلیر ایسے دشمنون سے چوبیس قلعہ چہین لئے انہین دنون روسے ازاق و تطیق کو لٹی کی طرح مضبوط بنا رہے تہے پولنڈ کا شاہ جو مر گیا تہا تو فریڈ فری آگسٹس پولنڈ کے تاج و تخت کا مالک ہو گیا جنگ کا اسباب اکٹھا کر کے فساد پر آمادہ ہوا انہین دنون وینس کے لوگون نے ایک جہازی بیڑا بحر روم مین روانہ کر دیا تہا محمد بیگ سردار ترک نے بحری فوج کا سردار ہو کر جزیرہ تیاس کو فتح کرنیکا ارادہ کیا مگر با تایوسیو ماروتی اوسکو جزیرہ مذکور پر قابض نہونے دیا وینیسون نے بمبک وزیر سلطان نے سے کچہ مقابلہ کیا دریائی لٹیرون کے تین چار قلعہ ترکون کے ہاتہ آئے محمد

تینون جہاز قسطنطنیہ کو بہیجدے اس اثنا مین سلطان نے قسطنطنیہ آکر جنگ کی تیاریان
شروع کین سلطان اور شہنشاہ جرمنی دونون کو صلح کا خیال تہا لیکن لوگون کے
منع کرنے سے لڑائی کا ارادہ نکیا اسمین انگلنڈ و ہالنڈ کے سفیرون نے صلح کا ذکر چہیڑا
تو سلطان نے سنہ ۱۱۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۹۸ع کو قسطنطنیہ سے آڈریا نوپل کو آیا اور
ذیقعدہ کی انتیس ۲۹ کو وزیر نے سلطان کے حکم سے بلگریڈ کا ارادہ کیا آخر نہر کاریو وزیر رومی
محمد رئیس افندی اور ایک عیسوی نے جبکو سلطان نے محرم اسرار کا خطاب دیا تہا
جرمنی شہنشاہ اور زار روس کے و شاہ پولنڈ و وینس کے سفیرون سے بہت سی گفتگو
کے بعد رجب کی چہبیسوین سنہ ۱۱۱۰ ہجری اور پندرہوین جنوری سنہ ۱۶۹۹ع کو دو سو بادن
سال کے وعدہ پر صلحنامہ ٹہرالیا اس کے بعد سلطان نے ترکی فوجین متفرق مقامون
پر روانہ کردین اور آپ قسطنطنیہ مین آیا تہوڑے دن ملک کے انتظام کے کامون مین
مشغول رہا جب آسایش کا خیال ہوا تو خارشترن جاکر سیر و شکار کیطرف مایل ہوا
سلطنت کا کفیل وزیر کو کیا سلطان کی آرام طلبی کا چرچا ہر ایک جگہہ ہونے لگا
سلطان نے جو سنا تو رعیت کی برہمی سے گہبراکر آدریا نوپل کو آیا ماہ رجب سنہ ۱۱۱۱ ہجری
مطابق دسمبر سنہ ۱۶۹۹ع مین تاتاریون نے سلطان کو بذریعہ عرضی یہ خبر دی کہ زار روس
نے جرمنیون کی تقلید اختیار کی ہے اور ایک بڑی جمعیت روسی جرمنی سپاہ کے قاعدون
پر صلحنامہ کے خلاف کاریوز تربیت ہو رہی ہے تانیس و تارستیس اور دوسری نہرون
پر روسی قلعے بنالیتے ہین ان باتون سے صلح رہتی معلوم نہین ہوتی سلطان کو بہی ہوشیاری
چاہیئے یہ بہتر ہے کہ ابہی سے صلح کا اظہار یا جنگ کا اقرار ہو تا دشمن اپنے دل کے ارادون
پر کام نہو اگر سلطان کو اس کیفیت کی سچائی مین کلام ہو تو کسی سردار ترک کو روانہ
کرکے دکہوائی کہ جہوٹ ہے یا سچ غرض سلطان نے وزیر کے بہانجے کو اس تاکید سے
روانہ کیا کہ ہر ایک چیز کی کیفیت جیسی ہو ویسی ظاہر کرے وزیر نے سنتے ہی اس حکم
کے اپنے بہانجے سے خفیہ کہا کہ جب آؤ تو پہلے مجہسے سب حال کہنا پہر سلطان کو سنانا
سردار مذکور نے سلطان کے حکم سے وہان جاکر ہر چیز کو دیکہا جب واپس آیا تو وزیر سے
ساری حقیقت بیان کی اور اوس کے کہنے سے سلطان سے اور کچہ بیان کیا سلطان نے
خان تاتاریون پر اس مخبر کے بہروسے پر جہوٹی خبرین لکہنے کا الزام لگایا خان مذکور نے

عرض کی کہ حضور سردار مزبور کو پہلے ڈرائیں پہر واقعی حال پوچھیے سلطان نے جب
اسیطرح دریافت کیا تو اوسے وزیر کا بہکانا اور اپنا دیکہا ہوا کہدیا سردار مذکور اس جرم
کے عوض مین شہر بدر کیا گیا اور وزیر بھی جلاوطن ہوا چالیس دن تک وزارت کی
مسند خالی رہی آخر دلبتان مصطفے پاشا کو وزیر کیا اور بابل سے اوس کے آنے تک
سلحدار حسن پاشا نیابتہ کام کرنے لگا جب مصطفے نیا وزیر آیا تو عثمانی قلعون کی فہرست
دیکہی تو قلعے کہل گئے یعنی حال کے صلحنامہ کے بعد کئی قلعے ہاتہ سے جا چکے پہر تو وزیر جدید کو
غصہ ہوا اور اون لوگون کو جو صلح کے اقرار مین شریک تہے ملزم ٹہرایا پولنڈ والون سے جنگ
کی ٹہرائی جب عہد شکنی پسند نہ آئی تو عثمانی سفیرون کے قتل پر امادہ ہوا اور صلح کی تقرری
کے فتوے پر مفتی کو مارنے کا ارادہ کیا اور اپنے ایک خدمتگار کو کہدیا کہ مین مفتی کی دعوت
کر کے بلاتا ہون جب وہ ہاتہ دہونے لگے تو جہٹ پٹ اوسکو پہانسی دیدینا یہ حال مفتی
کو معلوم ہوا رات بہر بے چین رہا صبح کو سلطان سے وزیر کی چغلی کہائی کہ اوس نے سلطنت عثمانیہ
کو تباہ کرنی چاہی ہے اور آپکو معزول کرنے کی تدبیر کی ہے سلطان کو مفتی کے کہنے کا اعتبار
ہوا وزیر سے حال پوچہا اوس نے انکار کیا پہر تو مفتی کا کہنا بالکل سچ جانا وزیر کو قتل کیا پہر
ردمنی محمد رئیس افندی کو وزیر بنایا جب وزیر کے قتل کی خبر عام مین ہوئی تو علما اور سپاہ
اور رعایا نے فساد مچایا تلے کی زمین اوپر ہوگئی شہر کے دروازہ بند ہوگئے سلطان نے گہبرا کر
مصطفے افندی کو فساد کا سبب دریافت کرنے کو قسطنطنیہ بہیجا جب یہ وہان پہنچا تو مفسدون
نے اسکو جاسوس جانکر ایسا مارا کہ بدن مین کوئی چیز سالم نہ رہی پہر قسطنطنیہ سے اڈریانوپل
کو آئے وہان جا کر سلطان سے کہا کہ ہم حضور سے تو نہین لڑتے مگر سلطنت کے بد
خواہون کی خبر ضرور لین گے سلطان نے جہٹ وزیر رومی پاشا کو سب فوجین دین
اور خود بھی جنگ پر آمادہ ہوا اوسوقت نقیب افندی جو شیخ اسلام کی جگہ مقرر ہوا تہا
باغیون کے گروہ سے الگ ہو کر سلطان کے لشکر کو قرآن شریف دکہا کر کہنے لگا کہ ہم تم
دینی اور خونی بہائی ہین اور ایک ملک کی رعایا ہین یہ منظور نہین کہ اللہ کے کلام کے خلاف
عمل کرین بلکہ یہ جی مین ہے کہ بیدینون کو جو شرع کی حقارت کرتے ہین اونکو ٹہیک بنا دین
نقیب کی یہ تقریر سنکر سارے فوج وزیر کو چہوڑ کر باغیون کے ساتہ ہوگئے وزیر بیچارا
بہیس بدلکر قسطنطنیہ جا کر قصبہ ایوب مین چہپا اوسوقت باغیون نے سلطان کے بہائی

شبیہ سلطان الغازی احمد خان ثالث



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

احمد کو قید سے تخت پر بیٹہانے کو بلایا پہر تو سلطان مصطفے مجبور انکی رضا پر راضی ہوکر احمد کے پاس آیا گلے لگا اور اوس کے سلطانی کا اقرار کیا مگر رخصت کے وقت یہ کہا اے بہائی مین اپنی سلطنت کے زمانے مین جیسے تجھکو ازاد اور خود مختار رکہا تہا اب تو بھی مجھے اپنے زمانے مین ایسا ہی رکھیو اور اس تخت پر تیرا بیٹہنا واجب ہے کیونکہ تیرے ہی باپ اور بہائی نے اسکو زینت دی ہے مگر یہ ضرور خیال رہے کہ جن باغیون نے مجھے ویران کیا ہے اونکی بیخ و بنیاد نہ رکہنا ورنہ کبھی نہ کبھی تجھسے بھی یون ہی پیش آوین گے غرض سلطان مصطفے یہ کہکر جہان احمد قید تہا وہان گیا اور چھ مہینے اسی رنج و غم مین بیمار رہکر اس کی قید سے چھوٹا یہ بڑا عقیل اور پرہیزگار سوار بے بدل تیر انداز منتظم بے مثال تھا۔

چوبیسوین[۲۴] فصل سلطان الغازی احمد خان ثالث کی سلطنت کے بیان مین

سلطان السلاطین کشور روایت و ملک الملک اقلیم حکایت یون اظہار کرتے ہین کہ سنہ ۱۱۱۵ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۳ع مین سلطان مصطفے معزول ہوا اور احمد خان ثالث تیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹہا جتنے باغی تہے اونکو اون کے عہدون پر قایم رکہا مورخون کا بیان ہے کہ سنہ ۱۱۲۳ ہجری اور سنہ ۱۷۱۱ع کو زار روس اور سلطان کے پاس سات مہینے کے قیل و قال کے بعد ایک صلحنامہ ان شرطون پر لکہا گیا اول تحریر کے موافق تیس برس تک دوستی مین کچھ فرق نہو دوسرے طوغان و غازی کرمان و شاہم کرمان و نالط کرمان جسپر روسی فتح یاب ہو چکے تہے اونکو ڈہاکر خاک کی برابر کر دینے کی شرط ہوئی۔ اور درمیان پریکاب وازف ترک اور روس کی سرحد کے لیئے ۲۲ میل تک ایک بڑا میدان رہے۔ اور تاتاری و روسی عواضی و شکار و شہد و نمک و لکڑی کا محصول برابر لین۔ اور شہر ازاف واقع نہر کیعین پر روسی قابض رہین اور انکو نوغی اور تاتاری و چرقاس کے لوگون سے کوئی تکلیف نہو۔ اور تاتاریان کریمہ روسیون کے صوبون مین لوٹ کہسوٹ نکرین۔ اور طرفین کے قیدی چھوڑ دیے جائین اور تجارت آزادانہ ہو۔ اور بیت المقدس کی زیارت کرنے والون کو کسیطرحکا ہرج اور نقصان نہو۔ اور وکیلون اور مترجمون کو حق بجا ملے۔ اور سطوسیق کے قلعون کی مضبوطی کو ایلچی روانہ کیئے جاوین۔ جن دنون شاہ انگلنڈ کی طرف سے ایلچی قسطنطنیہ آیا تہا اوس نے بجہ

کوسین کی شمالی طرف ترک و روس کی فوج مین فساد کا ڈہنگ ڈالا تہا ترکون نے روسیون سے
اپنی سلطنت بچانے مین کوشش کی اور کریمہ سے مشرقی حد کے آخر ایک نئے قلعہ کے بننے کی
تیاری کی اسکا نام انکیل رکہا اس غرض سے کہ بحر ازاف پر زار کی جنگی جہاز روکے اس غرض
سے کہ غنیم کے جہازون کو گولے مار کر ٹکڑے کر دین اودہر روسیون نے شہر ازاف کی مضبوطی
پر کمر باندہی اور ایک نیا قلعہ تیغان پر بنایا کمینکا جو دریائی نیپر کے کنارہ پر ہے اوسکی قدیم
فصیلون کی تعمیر کا قصد کیا سلطان احمد خان ثالث نے پہلے پیٹر زار روس کو لکہا کہ ملک
روس کے جنوبی صوبون مین جنگ کے تیاریان ہو رہین اب عثمانیون کو روسیون سے دوستی کا اعتماد
مشکل ہے چونکہ اس سلطان کے مزاج مین شجاعت نہ تھی اور اسکی حکمرانی مین سارا ملک گہر
کے فسادون کے سبب خراب تہا اس لئے سلطان نے اپنے ہمسائیون کے ساتہ جنگ نکی
انہین دنون روس نے بہی سوئڈن سے لڑ جہگڑ کر ترکون سے مقابلے کا ارادہ کیا اگرچہ آپسمین
صلح ۱۷۰۵ع کو تو ہوگئی تھی مگر سلطان نے کسی نظر زار روس کی حرکتون پر ہوشیار کر کے ساتہ
رہتے تہے ترکی جہازون کا ایک سردار بڑا آسود کی حفاظت کے لئے مقرر رہتا اور روسیون
کو بہی اپنے نئے قلعہ کی نگہبانی کا خیال تہا کرچ پر ایک نیا قلعہ بنانے کی ترکون نے بنا ڈالی اس
اثنا مین زار روس و چارلس مین ایک بڑی لڑائی ہوئی یورپ کے سلاطین گہبرائے مگر قسطنطنیہ
والون نے جو زار روس کے خوفناک حملون کو دیکہا جب سوئڈن کے شاہ نے زار روس کی اہ
رسالی کو ترکون کے سر سے ٹالا تو عثمانیون نے سوئڈن کی سپاہ کی جہت قدر کی اکنرا کے حاکم کو
ترک نے چارلس کے لشکر مین اپنا ایلچی بنا کر اس غرض سے بہیجا کہ روسیون کے خلاف اس سے
دوستی قایم ہو جب حاکم مذکور اکزین مین آیا تو سنا کہ خان کریمہ آتا ہے اور تاریون کی فوج اسکی
حمایت کو لاتا ہے جب چارلس نے پلٹوا کر ترکون کے ملک مین پناہ لی سلطان بہت عزت سے
اوس سے ملا اور اوسکی مہمانداری عمدہ طور سے کی مگر چارلس کو امن دیکر اوس کے ملک کو روانہ
کرنے کا ارادہ نکیا اس لئے کہ اوسکو روس کے صلحنامہ کی مخالفت کا خیال آیا اور زار نے بہی اسکو
پناہ ندینے کے لئے سلطان کو لکہا مگر سلطان نے قبول نکیا چارلس پہلے اکزالو مین گیا پہر اوس کیطرف
جہان ترکون کی فوج اوسکی نگہبانی کے لئے جمع تھی بہیجا پہر تو روس دفعۃً ترک کی سرحد مین
داخل ہوگئے اور سوئڈن کے سپاہ کو زار لودکز کے پاس سے قید کر کے اپنے ملک کو چلا گیا قسطنطنیہ
کے لوگون نے اپنی مملکت کی سرحد پر اس ظلم کے ہونیسے جنگ کا ارادہ کیا مگر تولسکائی روس کے

روس کے ایلچی نے بڑے دقت سے انکو روکدیا چارلس نے سلطان سے تین ہزار ینگچری یونکی
درخواست کی اس لیئے کہ انہین کی ہمراہ پولنڈ ہوتا ہوا اپنے ملک مین پہنچ جاؤن دشمنون کے
بیچ سے بچ جاؤن مگر وزیر اعظم نے سلطان کو منع کردیا اور یہ عرض کی کہ چارلس کے ساتہ اتنے
فوج روانہ کرنے سے جی دکہتا ہے اسوجہ سے پولنڈ اور روس سے بہت اندیشہ ہے غرض وزیر
نے ارکین سلطنت کو جمع کرکے مشورہ کیا اور کہا کہ ہماری مملکت مین پہلی لڑائی سے کیسی خرابی
آئی اور اب بھی اگر ایسی امداد ہوگی تو بڑی قباحت ہوگی سلطان احمد خان کی بی بی نے اپنے
میان سے چارلس کی شفارش کی اور ایک روز اپنے بیٹے سے کہا چارلس شیر ہے اور زار ریچ
ہے تیرے باپ کو شیر کی مدد مین ریچ کی دشمنی کا کیون خوف ہے حاصل کلام ۱۱۲۱ سنہ ہجری
اور ۱۷۰۹ سنہ ع کو تمام ارکین سلطنت نے اتفاق کرکے اوس صلحنامہ کو جو مصطفےٰ ثانی کے سلطنت
کے زمانے مین لکہا گیا تہا دوبارہ تازہ کرکے تہوڑا سا فسانہ کردیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ چارلس اپنے
ملک کو جدہر سے چاہے چلا جائے کوئی مانع نہو گا جب سب بندوبست ہوچکا تو سلطان نے
یہ سب کیفیت چارلس کو لکہی اور سفر کے خرچ کے لیئے کچہ روپیہ اور چند عمدہ گہوڑون کے ساتہ
رخصت کا پیام بہیجا چارلس نے باین گفتگو ترکون کے ملک سے جانا نچاہا سلطان نے چارلس
کی اس حرکت سے وزیر پر برہم ہوکر وزارت سے موقوف کردیا اور پہلے وزیر اعظم کے بیٹے کو
وزارت کی خدمت دی اوس نے ارکین سلطنت کے مشورہ سے چارلس کے ساتہ کچہ فوج کرکے
رخصت کیا اس اثنا مین ترک اور روس کی سرحد کے صوبجات کے لوگون نے سلطان کے
دربار مین روس کے ظلم کی فریاد کی چارلس کے سفیر جو اوسوقت قسطنطنیہ مین موجود تہے انہون نے
سلطان کو روس سے لڑنیکی ترغیب دلائی اور خان کریمیہ نے بھی آمادہ کیا کہتے ہین کہ جزیرہ کریمیا
اور اوس کے متصل کے صوبجات کے باشندہ زار کی جنگی تیاریون سے ہراسان ہوے چنانچہ
روسیون نے کمینگا کے قریب چند مقامون کو مضبوط کیا اور رسد بھی جمع کی اور سامانجنگ بہت جہاز
سامار ا اور دو نہرین ملتی ہین ایک چہوٹا سا قلعہ باندہا اور تمغان پر بھی ایک قلعہ تیار کیا ازاف
اور تیغان کو بھی ٹہیک کیا وہان ایک فوج بحری مقرر کی اس لیئے خان کریمیہ نے گہبرا کر ان
حالات کی اطلاع سلطان کو کی چارلس کے وکیل نے جو وہان حاضر تہا یہ دریافت کرایا کہ زار کریمیا
کی طرف متوجہ ہے جب اسکو فتح کرلے گا تو قسطنطنیہ پر حملہ کریگا چارلس کے وکیل نے جو وہان حاضر
تہا یہ دریافت کرایا کہ زار کریمیا کی طرف متوجہ ہے جب اسکو فتح کرلیگا تو قسطنطنیہ پر حملہ کریگا

چارلس کے دوستون نے جو دیوانی مین تہے یہ لکہا کہ روسی پولنڈ مین آتے ہین قلعہ کمینک کو لے لیا ہے اور وہین چہاونی بنائی ہے اور پوتکال اور بربماش کو بھی لے لیا اور قلعہ رستائلسٹین پر بھی قبضہ کر لیا ہے جب ایسی خبرین سُنین تو سلطان نے خان کریمیہ کو بلایا جب وہ آیا تو سلطان سے یون عرض کی کہ روس سے مقابلہ ضرور ہے کیونکہ جو روسی اپنے فریبی تدبیرون کے پورا کرنیکی فرصت پائین گے تو قسطنطنیہ کے سب ملک روس کے قبضہ مین اجائین گے پس خان مذکور کو خلعت دیکر رخصت کیا اور مفتی الاسلام کو بلا کر روسیون سے جنگ کا مشورہ کیا اوس نے بہی فتوی دیا کہ اب صلح کا خیال نچاہیئے جنگ کی فکر ضرور ہے پہر تو سلطان نے تیس ہزار ینکچریون کو فوج مین داخل کرنیکا حکم دیا اور فرمان دریا کے کناری کنارہ کے حاکمون کو اس مضمون کا روانہ کیا کہ چند جہاز جو بحر ازاف مین کام آنے کے قابل ہون تیار کر دا اور کپتان پاشا کی حکومت مین دیدو اِس کے بعد عثمانیہ سلطنت کے قاعدہ کے موافق ترکون نے اٹہائیسوین نومبر ۱۷۶۸ء مین روس کے ایلچی کو مجلس ہفت منارہ مین قید کیا گویا جنگ کی بنا ڈالی مگر روس کی سپاہ سوئڈن و پولنڈ سے لڑ رہے تہے تو نیار نے عثمانیہ سرحد مین قدم نہ بڑہایا اگرچہ زار نے سلطان کو جنگ کی تیاری سے باز رہنے کے لئے کئی خط بہیجے مگر سلطان نے نہ سُنا پہر تو اوس نے چار و ناچار فروری کی پچیسوین ۱۷۶۹ء کو شہر ماسکو کی پرستش گاہ مین آکر جنگ کا اشتہار دیا اور اپنی سپاہ کی ترقی اور تیزی کے واسطے اِس جنگ کو مذہبی ٹہرایا اور عادت کے خلاف سرخ پرچم کا فوجی نشان بنایا اور اوسپر یہ فقرہ لکہا کہ یہ جنگ خدائے پاک کے نام سے قایم ہوئی ہے اور عیسویون کے مذہب کی ترقی کا باعث ہے اِس کے بعد اہان مانٹی نگرون نے زار کو لکہا کہ ہم تیری رفاقت کو حاضر ہین ترکون سے لڑین گے زار نے بہی والشیہ و مالدیویا کے حاکمون کو اپنے شریک ہونے کی غرض سے خط بہیجے والشیہ کے حاکم کے سوا اور کسی نے روسیون سے سازش نکی سلطان نے جو سُنا تو ارکین سلطنت سے مشورہ کیا اور مالدیویا کے حاکم کو جو اسکا وفادار تہا لکہا کہ والشیہ کے حاکم کو گرفتار کر کے زندہ یا مردہ قسطنطنیہ روانہ کرنا اور وہانکی حکومت بغیر خراج گذاری اپنے قبضہ مین رکہنا اور ایک فرمان کریمیہ کے خان کو اِس مضمونکا لکہا کہ کیانتی کو مدد دینا اسوجہ سے حاکم صدر نے روسیون سے سازش کی اور ایسی دوستی کی کہ جس وجہ سے والشیہ کے حاکم نے زار سے انحراف کیا اور ترکون سے صلح کی اور یہ تجویز کی

کہ روسی لشکر کو کسی ایسی جگہ پہنسالے کہ عثمانی اونکو شکست دین اِس لئے وزیر اعظم محمد پاشا نے
ماہ مئی ۱۷۱۱ء کو ترکون کے لشکر کا سپہ سالار ہوکر مالدیویہ کو روانہ ہوا زار بھی لشکر کثیر لیکر پولنڈ
سے مدد لیکر مالدیویا کو آیا روس کی فوج نے سفر مین بہت تکلیفین اوٹھائین شہر جاسی مین
جاکر کئی روسی مر گئے زار نے کچہ دن جاستے مین فوج کو قیام کرایا اور کیانٹی مر سے رسد
بھی جمع کرائی جب اِس سے کچہ کام نہ نکلا تو والیشیہ کے حاکم نے زار کو یہ کہا کہ ترکون نے نہر
بریٹ پر بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے اگر تو وہان جاوے تو وہ سب آسانی سے ہاتہ آوے زار حاکم
والیشیہ کے کہنے سے دریائے ڈانیوب سے نہر پریٹ کی طرف چلا اور وزیر اعظم بہی نہر پریٹ
کے اوس پار بسارابیہ مین خان کریمیہ کے شامل ہوا جب روس کے آنے کی خبر ہوئی تو وزیر
بھی اوس طرف چلا روسیون پر حملہ کیا پلک جہپکتے مین پسپا کر دیا روس کے سپہ سالار نے ترکون
کو نہر سے اُترنے ندینے مین بڑی کوشش کی مگر تاتاریون نے رات بہر مین چار پل بنائے
وزیر اِن پلون پر سے آسانی کے ساتہ اُتر گیا اور صوبہ مالدیویا مین داخل ہوکر روسیون کو
شکست دی عیسوی نہر فالتس کو چلدیے اِس خبر کے سُنتے ہی زار بیزار ہو گیا کیونکہ اکثر
روسی لشکر فاقہ اور بیماری کے سبب سے ہلاک ہوا تہا اور کچہ فوج زیر حکم رہتی وجو ناس بہ
سالارون کے صوبہ مالدیویا و والیشیہ کو روانہ ہوے تہے اسوجہ سے ساتہ کا لشکر جنگ کو
کفایت نکر سکا تو زار اور بہی بیزار ہوا یہ لشکر نہر پریٹ اور ایک دلدل کے درمیان جہان کچہ
بندیان تہین پناہ گزین ہوا اور وزیر نے بہی پہنچکر چارون طرف سے گہیر لیا نہر پہ توپین
لگا دین رسد کہین سے پہیجنے ندی دونو طرفسی رنکا لشکر لڑا مگر کچہ نتیجہ اچہا نہوا اِس سختی کی حالت
مین زار نے ایک خط سنٹ پیٹرسبرگ مین سلطنت کے ارکینون کو اس مضمون کا لکہا کہ
ترکون نے جنکا شمار روسی فوج سے چوگنا ہے چارون طرفسے گہیر لیا ہے ہر گہڑی یہ معلوم
ہوتا ہے کہ جان جائے گی یا اِن کی قید مین ہون گے جسوقت مین قید ہو جاؤن تو اوسوقت
مجہے اپنا بادشاہ نہ جاننا اور میرے کسی حکمنامہ کو اگرچہ میری ہی ہاتہ کا لکہا ہوا ہو ہرگز نماننا اور
اگر مین مر جاؤن تو تم کسی لایق کو اپنا بادشاہ بنا لینا اِس حکم کی تعمیل مین سرمو فرق نہو۔ کہتے
ہین کہ اِس خوف ناک حالت مین کیاترین زار کی بی بی نے کہ یہ اپنے میان کے ساتہ تہی اپنا
سارا زیور اور اسباب بطور تحفہ کے وزیر کی نذر کیا اور زار کیطرفسے صلح کی درخواست کی تو
اوسکی خواہش کے سبب اِس تحریر پہ صلح کر لی۔ اول تحریر یہ کہ قلعہ ازاف اور اوس کے اطراف

کے ملک مین زار نے جیسے لئے ہین ویسے ہی واپس کرے۔ دوسری تحریر یہ کہ ترک شہر تیغان واقع بحر ازاف وجدید قلعہ نہر تمان کے تاراجی کے مختار ہین زار کل جنگی ذخیرہ جو کہ اُسکے مین ہے ترکون کے حوالہ کرے۔ تیسری تحریر یہ کہ زار پولنڈ اور قزاقون کے معاملہ سے دست بردار ہو اور روس کی فوج ترک کی سرحد سے واپس ہو۔ چوتھی تحریر اسطرح کہ تجارت خود مختار ہی ٹھہرے اور قسطنطنیہ مین روس کے ایلچی کے ممانعت۔ پانچوین تحریر اِس نہج پر کہ وہ سلمان جنکو روسیون نے اس سے پہلے یا اب پکڑ کر قید کیا ہے یا غلام بنایا ہے وہ رہا کیے جاوین چھٹی تحریر اِس مضمون کی کہ سوئیڈن کا شاہ جو قسطنطنیہ مین پناہ گیر ہے وہ اگر اپنے ملک کو جالئے تو روسی اوسکو کسیطرحکا نقصان نہ پہنچائین اور جو کچھ بالاتفاقی اوسمین اور شاہ روس مین ہے اگر دور ہو تو صلح ہو جائے۔ ساتوین تحریر اِس طریقہ سے کہ ترک روسیون پر کسیطرحکا ظلم وستم نکرین بدستور سابق روسی بھی ترک رعایا پر ظلم نکرین فقط اور صلحنامہ کے خاتمہ سے یہ عیان تہا کہ شرطون مسطور کے اداکرنیکو زار کیطرفسے کوئی ضامن مقرر کیا جاوے اور روس کا لشکر پاس کے رستہ سے اپنے ملک کو جلدی چلا جاوے زار نے اپنی فوج کے دو سردارونکو بطور ضمانت عثمانیون کے پاس بھیجدیا اور آپ فوج کو لیکر کچھ خوش کچھ ناخوش شرمندہ ہو کر اپنے شہر کو روانہ ہوا یہ ادوہر گیا ادہر وزیر کی جان پر آفت آئی یگانے بیگانی ہوگئے یہ کہنے لگے کہ وزیر نے زار کی بی بی سے رشوت لیکر اپنے ملک کے قوی دشمن کو ہاتہ سے چھوڑ دیا اگر اوسکو گرفتار کرتا یا قتل کرتا تو کیا اتنا مال ہاتہ نہ آتا آخر یہ خبر سلطان کو پہونچی سلطان نے اِسکو موقوف کیا اور اپنے داماد عزیز علی پاشا کو وزارت پر مقرر کیا کہتے ہین کہ زار نے بعد رہائی زندگی بہر اگرچہ مقابلہ کا قصد نکیا مگر جنگ کی تیاری مین کمی نکی اور جب صلحنامہ کی شرطون کے اداکرنے مین روسیون نے کچھ کمی کی تو سلطان نے جنگ کا ارادہ کیا مگر انگلنڈ و ہالنڈ کے ایلچیون نے دخل دیکر اپریل کی سولہوین ۱۷۱۱ء کو ایک صلحنامہ اِن شرطون پر ٹھہرایا اور یہ بھی لکھوالیا کہ روسی ایک ماہ کے عرصہ مین اپنی فوج پولنڈ سے بلالین باوجود اِس کے روسی پولنڈ کو تباہ کرنے سے باز نہ آئے اگرچہ متصل بحر ازاف و بحر اسود چھوٹے چھوٹے قلعون کو توڑا مگر قلعہ تیغان کو بدستور رکھ چھوڑا شہر ازاف بموجب شرط سلطنت عثمانی مے شامل ہوا سلطان اِس وعدہ خلافی سے ناخوش ہوا اور جنگ کی تدبیر دوبارہ کی انگلنڈ و ہالنڈ کے سفیرون نے دخل دیا اور ۱۷۱۳ء کو پہر صلح کرادی تیسری دفعہ کے صلحنامہ

میں گیارھوین تحریر یہ ہوئی کہ نہر سمارا اور نہر اورل کے درمیان عثمانیہ سلطنت اور روس کی
مملکت کی حد مقرر ہوئی اور نہر سمارا کے قریب کا ملک ترک کی سلطنت مین شامل ہو
نہر اورل روس کے تحت مین قزاقون کی قوم کا ملک روس کے مطیع اور تاتاری و چرقاسین
ترکون کے دوستدار ان کو تکلیف ندینے کی شرط ہوگئی غرض سنہ ۱۷۱۱ع کو دونون طرف کی
سرحدون کی چکبندی ہوگئی شہر ازاف ترک کی سپردگی مین تیغان کو ڈہاکر برابر کردیا بہت
مدت تک صلح رہی وزیر اعظم علی پاشا نے جو عالم و فاضل تہا ہمیشہ روسیونکی مدد اور
موافقت مین غفلت نکی اور ترک کی اوس تجویز کو جو تاریخ صلح کاریو وز سے وینس کے لوگون
اور اپنے دیے ہوے ملک کے واپس لینے کے عوض کیے گئے تہے اوسکو تقویت دی ترکونکو
یقین ہوا کہ اگر عیسوی بادشاہ وینس کے لوگون کی مدد کرین تو اونسے جنگ کرنی دشوار نہین
اس لئے صوبہ موریا وینس کے لوگون کے سپرد ہوا اور ترک نے یہ جانا کہ وینس کی قوم کو بغیر
کسی کی مدد کے ذاتی قدرت نہین اس حالت مین دی ہوئے صوبہ موریا واپس لینا
کیا مشکل ہے جب عیسوی سلطنون مین بڑے جنگ ہوگئے تو وینس کی کمزوری صاف
معلوم ہوگئی چنانچہ اونہون نے کسیکا ساتھ ندیا اور جب وینس کے ماتحت کے صوبیدار
پہر گئے اور لڑنے پر آمادہ ہوے تو عثمانیون کے دلون مین بہی یورش کی آرزو آئی موریا کی
رعایا نے بہی مسلمانون سے سازش کرلی پہر تو ترکون نے سنہ ۱۷۱۲ اور سنہ ۱۷۱۳ع مین جو
تیاریان روس کی خبر لینے کی کین تہین وہ سب وینس کے مقابلہ مین صرف کردین سنہ ۱۷۱۵ع
کو وزیر اعظم نے ایک لاکھ فوج اور سو جہاز جنگی لیکر موریا کیطرف چلا شہر کارنٹ کو محاصرہ
کیا اور جون کی پچیسوین کو فتح کرلیا پہر اور چار قلعہ ہاتہ آئے ماہ نومبر کے آخر سنہ ۱۷۱۵ع مین موریا
کے سب صوبے ترکون نے لے لئے اور وینس کے متعلق کے مقام جو دریا کے کنارہ پر تہی
اون پر بہی قبضہ کرلیا چارلس چہٹا آسٹریہ شہنشاہ اس جنگ مین وینس کا مددگار ہوا اگرچہ اکثر
لوگون کی آسٹریہ سے جنگ کرنے کی صلاح نہ تہی مگر وزیر اعظم کے نجومیون کے کہنے پر فتح کا
حکم لگایا تہا آدریہ نوپل مین مشورت کی محفل مقرر کی اور اہل علم و اہل قلم کے آگے اسلام کے
مفتی کا فتوی پڑہا اور کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑو تم بیدینون سے
اب مین نے جنگ کی تیاری کی ہے اگر تم دلیری مین سعی کروگے تو قابو پاؤگے اہل شورہ
نے باواز بلند کہا کہ ہم سلطان علیہ کے غلام ہین دشمن سے لڑنیکو موجود ہین رحم دجان دین

دین اور ملک پر لٹتا رہے وزیر یہ سنکر خوش ہوا اور کہا اگر ہم خدا کا حکم بجا لائین گے تو بیشک
کافرون پر فتح پائین گے یہ کہکر خود لشکر کا سردار ہوکر ماہ جولائی مین بلگریڈ کے اندر فوجین
جمع کرلین پہر اسٹہو کا ارادہ کیا اور دشمنون سے پہلا مقابلہ شہر کارلووز کے قریب ہوا خرد
پاشا سردار ترک سنے وزیر کے کہنے سے دشمنون پر حملہ کیا اور فتح سات سو قیدی ہاتہ آئے
اس کے بعد وزیر نے پیٹرواردین کی طرف ارادہ کیا رستے مین شہزادہ یوجلین اسٹریہ
کی فوج کا سپہ سالار سد راہ ہوا اگست کی تیرہ ۱۷۱۶ع کو شہزادہ مذکور سیتا سے رسالی
اور پاسٹے پلٹو کے ساتہ جنگاہ مین آیا اودہر بھی ایک لاکہ پچاس ہزار سپاہ ترک صف آرا ہوے
صبح کے سات بجے سے لڑائی شروع ہوئی پہلے ینگچریون نے حملہ کرکے اونکو ہٹا دیا اسمین
شاہزادے نے کوتل رسالون سے سوارونکی مدد کی ترک احمد میمنہ کا سردار مارا گیا فوج
ڈر کر بہاگی وزیر کو غیرت آئی مردانگی کو کام فرمایا اپنے لشکر کے سردارون کا سردار ہوکر
دشمنون کے مقابلہ کو آیا آخر زخمی ہوکر کارلوز مین آکر مر گیا اس کے بعد ترک کے لشکر نے بلگریڈ
کی راہ لی یوجیس شاہزادی نے تمسوار پہر محاصرہ کیا اور نومبر کی اٹہائیسوین ۱۷۱۶ع کو
اوسپر قبضہ کرلیا پہر جو شہزادے نے بہگایا تو سرویہ اور اوسکی آس پاس کی قومین عثمانیہ
سلطنت سے فرنٹ ہوگئین ایکہزار دو سو نوجوان شہزادہ کے علم کے نیچے آئے والیشیہ
کے صوبے کو لوٹا بکارسٹ تک گئے ۱۷۱۷ع کو یوجلین نے اسّی ہزار کی جمعیت کی ساتہ
بلگریڈ کو گہیرا وہان کے محافظون نے دو مہینے تک مقابلہ کیا اور شہر کو بند کیا اگست کی
شروع مین ڈیڑہ لاکہ جرّار فوج تہا وزیر اعظم بلگریڈ کی مدد کو لایا پہر تو دو ہفتے خوب لڑائی
رہی اگست کی سولہوین رات کے دو بجے لوجین نے شبخون مارکر دس ہزار عثمانیون کو
شہید کیا رسد میگزین و توپین اور اسباب وغیرہ چہین لیا اور بلگریڈ کو بھی اپنے قبضہ مین
کرلیا آخر انگلینڈ و ہالنڈ کے سفیرون نے دخل دیکر اسٹریہ اور عثمانیہ سلطنت مین جولائی
کی دوسری ۱۷۱۸ع کو صلحنامہ ٹہرایا جب زار روس کے دوستون نے اتفاق کیا اور اسکو
دہمکی دی انگلینڈ اور ہالنڈ کے سفیرون نے بھی قسطنطنیہ سے موافقت کی درخواست کی
تو ۱۷۲۰ع مین ترکی اور روسیون مین ایک صلحنامہ دامی ہوگیا اس کے بعد روم و
روس نے متفق ہوکر ایران کے شمالی صوبجات پر چڑہائی کی افغانون نے پہر ایران پر
حملہ کرکے خراب وخستہ کردیا تہا غرض روم و روس و ایران کے آپس مین ۱۷۲۳ع کو ایک صلحنامہ

اس کے موافق ٹہرا کہ صوبہ ہاے استراباد و ماژندران و گیلان و شروان روس کو سپرد کیے جاوین
اردبیل و تبریز و ہمدان و کرمان روم کے تحت مین ہوے اور باقی صوبے جو اسکی باپ
و دادا کی حکومت مین تھے اسکو مل گئے کہتے ہین کہ جب طہماسپ والی ایران مر گیا تو نادر
قلیخان نے اوسکا جانشین ہو کر اوس کے دشمنون کو خوب تنبیہ کی یہ بڑا ہمت والا تہا
اس نے اپنے قبضے سے نکلے ہوے ملکون کے سوا اور بھی نئے نئے ملک فتح کیے تہے اسکے
زمانے مین ایرانیون نے عثمانیہ ملک کے کتنی ہی صوبے اپنے قبضہ مین کر لیے یہ خبر جب
قسطنطنیہ مین آئی تو سلطان کے دربار مین اراکین سلطنت کا عجیب رنگ ہوا چونکہ سلطان
ادرارا مین عیش و آرام مین رہتے تہے کچہ پروانگی اس لیے ستمبر ۱۷۳۰ء کو خلیل کے
بہکانے سے شہر مین ہنگامہ ہوا سلطان احمد خان نے اپنی خوشی سلطنت سے ہاتہ اٹہایا
اور محمود خان کو تخت پر بٹہایا تھوڑے دن بعد اوسکی زندگی کا حرف زمانے کے صفحہ سے
موقوف ہوا ستائیس برس شاہی کی چھاپے کا کام اسکے زمانے مین جاری ہوا۔

۲۵ پچیسوین فصل سلطان محمود خان غازی کی سلطنت رانی کے ذکر مین

بذرگران زمین تصنیف و گلدیوران باغ تالیف اس نونہال بوستان شہریاری یعنے
محمود خان کا حال یون بیان کرتے ہین کہ جب یہ تخت پر بیٹہا فساد در ہوا سلطنت
کے کام باغیون کو دیے ترک سردار کتنے ہی موقوف کیے خلیل باغی کی صلاح کے
موافق عہدے اکثر باغیون کو دیے پرانے نوکرون کا دل ازردہ رکہا خلیل کی شرفی
خوب کی یہ ایک ادنا سپاہی تہا جب اس نے بغاوت کی عثمانیہ کے زینت و نیکی ہی
شعر بدخصلتون کو کرتا ہے بالایش فلک ✣ اونچی ہے آشیانہ زاغ و زغن کی شلخ ✣
ایک یونانی قصائی نے خلیل سے دوستی بڑہائی اور کچہ قرض دیا تہا تو اوسکو مالدیویا
کا حاکم کر دیا رفتہ رفتہ ان باغیون کی گستاخیون نے ترکون کو مجبور کیا ایک روز خان
کریمیہ قسطنطنیہ مین آیا اوسکی مدد سے وزیر اعظم اور شیخ الاسلام و ینگچری فوج کے سرداروں نے
اتفاق کر کے خلیل کو سلطان کے سامنے قتل کیا اور دا ہنا کے یار قصائی کو جو مالدویا کا حاکم
تہا مار ڈالا اون کے علاوہ سات ہزار باغی مارے گئے ۱۷۳۲ء مین نادر قلیخان نے ترکون
کے مقابلہ پر کمر باندہی سلطانی فوج سے شکست کہائی ایرانیون نے بغداد پر محاصرہ کیا مگر

توپل عثمان یعنے گونگا جو عثمانیہ سلطنت کی مدد کو آیا تہا اس نے بغداد کو اون کے ہاتہ سے نجات دی جولائی کی انیسوین سنہ ۱۷۳۳ء کو دجلہ پر نادر ہی مقابلہ کیا اور ایسی جنگ ہوئی کہ ایرانی فوج تنگ ہوکر بہاگی پہر دوبارہ سلطان کے پاس نادر ہی مقابلہ ہوا یہان بہی ایرانیون کو شکست ہوئی مگر تیسری دفعہ جو کبر قود پر مقابلہ ہوا تو ترکون کو شکست ہوئی اور عثمان بہی مارا گیا اسکی لاش قسطنطنیہ پہنچا دے پہر جو سپہ سالار نادر کے مقابلہ کو آتا تہا ہر دفعہ شکست پاتا تہا آخر سنہ ۱۷۳۶ء مین سلطان کو نادر سے صلح کرنی پڑی سلطان مراد خان چہارم کے عہد مین جو صلحنامہ ترکون اور ایرانیون مین ہوا تہا اوسیکو قایم کیا اور روسیون نے بہی نادر سے مقابلہ مناسب نجانکر بحر الخزر کی طرف کے صوبے جو روس کے تحت مین تہے نادر کے سپرد کر کے ایک صلحنامہ ٹہرالیا غرض اس سے یہ کہ ترکون سے لڑکر اپنے ملک و دولت کو یورپ کیطرف ترقی دین کہتے ہین کہ صوبہ داغستان اور دوسرے مقامات بحر الخزر سے گئے بار رومی اور روسی لڑے جب تاتاری فوجین ترکون کے شریک ہوکر کوہ قاف کے صوبون سے ہوتے ہوے آگے بڑہین تو روسی لشکر بہی بڑے زور سے مقابل ہوا اور زار یعنی روس کے شاہ نے خود ترکون سے لڑنے کا یہی سبب ٹہیرا تہا اس کے سوا ترکون سے لڑنے کا یہی سبب ہوا تہا اس کے سوا ترکون نے سنہ ۱۷۳۲ء مین روسیون کو پولنڈ پر حملہ کرنے سے روکا تہا دوسرے یہ کہ روس کے سفیر نے ایک فہرست سلطان کی پیش کی جس مین تاتاریونکا قزاقون پر حملہ کرنا اور کوہ قاف سے ہوتے ہوے جانیکی اجازت لی اور ایک روسی قیدی کو اپنی سلطنت مین امن دینا اور روسیون نے جو اوسکو مانگا تو ندینا لکہا ہوا تہا اور غرض کی کہ روسیون کی مخالفت کی وجہ یہی ہے مئی سنہ ۱۷۳۶ء مین خبر آئی کہ زاریہ کے لشکر نے بحر ازاف کے قریب دو ترکی قلعے لے لئے اور شہر ازاف کو گہیر لیا جب یہانتک نوبت پہونچی تو شیخ الاسلام نے روسیون کے مقابلہ کا فتوی دیا اور تمام شہر مین مشہور کیا اوسی روز شہر پر یکایک کے دمدمون اور فصیلون پر حملہ کیا روسی چہپن ہزار تاتاری ایک لاکہ فوج اور ینگیچری ایکہزار آٹہ سو شہر کے محافظون نے ایسا مقابلہ کیا کہ آخر کہیت اونہین کے ہاتہ رہا اور شہر پر اپنا قبضہ کرلیا اور روسی سپہ سالار نے دو ہزار فوج اور تین ہزار قزاق قلعہ کلرل پر حملہ کرنیکو روانہ کئے پہر جون کی چوتہی کو فوجی سردارون سے صوبہ کریمیا مین جانے کی صلاح لی تو سردارون نے انکار کیا مگر اوس نے کسیکی نمانی اور پیش قدمی کی جب صوبہ مذکور

شبیہ سلطان الغازی محمود خان اول



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

کے شمالی حصہ مین آیا تو تاتاری سوارون نے روکا اور اوس نے قدم آگے بڑہایا اور شہر کو
پر آپہنچا جون کی سترہوین کو اس شہر کو بہی تاراج کر دیا اور وہان سے خان کریمیہ کے رہنے کی
جگہ کا ارادہ کیا جب اوسکو بہی فتح کر لیا تو فوج کو لوٹ کی اجازت دی دو ہزار مکان تور ڈالے
بڑی بڑی عمارتین گرادین کتب خانہ سلیم گیری جلادیا ترکون کے بہی لشکر نے یہی انکو
جواب ترکی دیا خان کریمیہ کے شریک ہوکر صوبہ اکرین مین خوب لوٹ کہسوٹ
کی اور فتح پائے روسیون کو شکست دی تیس ہزار روسی گرفتار ہوکر ترکون کی
فرمانبردار ہوے اس اثنا مین فرانس اور سوئڈن کے شاہون نے روم روس کے
درمیان صلح ٹہیرائی اور ترکون کو جنگ سے روکنے مین کوشش کی مگر روسیون
نے بہت تکرار کی بعد اون صلحنامون کو کاٹ کے جو پہلے لکہے گئے تہے بیکار کر دیا صوبجات
بالدیو یا و والاشیہ روس کی نگرانی مین رہین اور خود مختار ہو جائین قسطنطنیہ کے لوگ
شاہ روس کو شہنشاہ کہا کرین بحر روم اور بحر اسود اور باسفورس و ہلسپانٹ ہر فن
کے رستے جاری رہین روسی جہاز ہر وقت آتے جاتے رہین ترک کے سفیرون
نے یہ باتین قبول نکین مقابلہ ہی مد نظر ہوا ۱۷۳۶ء کے شروع مین روس کا سپہ
سالار اگز اسامنے خیمہ زن ہوا اس کے اترنے سے پہلے ترک سرداروں نے
لشکر کا ایک حصہ شہر کی حفاظت کے لئے روانہ کیا تھا تیس ہزار فوج کے
ساتھ مقابلہ کیا سبحان اللہ کیا قدرت قادر حقیقی کی ہے کہ اوس نے مسلمانو نکو
اسقدر کثیر فوج عیسوی پر فتح دی اور اونکی فخر یہ سلیپون کو توڑا اور صدہا
کفارون پر رحم کہایا اور ہزارون کو گرفتار کیا اور صدہا کو فنا و سقر کیا کیونکہ
وقت جنگ ختم ہونے پر تہا ترکی سوارون نے شب کو سفر کرنا مناسب نسمجہا دوسرے
دن پہر جنگ شروع ہوئی اور اس جنگ کا حال مسٹر کیو رصاحب اپنی تاریخ
مین عجیب طرح سے بیان کرتے ہین کہ اوسکا صحیح ہونا اور معتبر تاریخون سے ثابت
نہین ہوتا وہ بیان کرتے ہین کہ مسلمانون نے بہت کچہ ظلم کیے یہانتک کہانا پینا
رسد وغیرہ بند کی گئی چند سپاہ ترکی شہید ہوے بعض نہر مین غرق ہوے
بہر حال فتح یاب ہوے اور تیس ہزار فوج کے ساتہہ لڑائی کا

سامان مثل گولہ بارود

ساتہہ لڑائی کا سامان مثل گولہ وبارود ورسد جمع کر لیا تہا جسوقت اوسکے سپہ سالار نے
شہر پر محاصرہ کیا تو ترکی قلعہ سے باہر آکر بڑی دلیری سے مقابلہ کرنے لگے کئی ہزار روسی
مارے گئے دو دن تک ادہر اودہر سے خوب گولے برستے رہے یہانتک کہ شہر مین
آگ لگ گئی پہر بہی روسیون نے پیش قدمی کی مگر ترکون نے راہ نہ دی آخر روسی
گہبرا کر بہاگے خنجر سے ترکون نے اونکا پیچہا کیا باوجود اس حال کے اوسکے سپہ سالار
نے پہر اپنی فوج کو جمع کر کے ترک کے مقابلہ کو آیا اور محاصرہ کر کے ایسی آگ برسائی
کہ زمین کو دوزخ بنا دیا تہوڑی دیر مین چہہ ہزار محافظون کو جلا کر خاک کر دیا ترک
قلعہ دارون نے سفید علم بلند کیا یعنی امان چاہی مگر صلح ہونے سے پہلے روس کی
تہوڑی سی فوج نے بعض قزاقون کے ساتہہ وان کے جنگل مین جا کر فتنہ برپا
برپا کیا قلعہ کے محافظون کو مارنا شروع کیا دس ہزار ترک مارے گئے اور بیس ہزار
روسی بہی جہنم مین داخل ہوئے اسٹریا کی فوج نے بہی ۱۷۳۷ع مین روسیون سے
موافقت کی اور ماہ جولائی مین اسٹریا کے فوج کے سپہ سالار **سکنڈارف** نے
سرویہ مین آکر **نستہ** پر حملہ کیا اور اوسکو فتح کیا پہر فوج صوبہ باسینا پر ترکون کے مقابلہ کو
بہیجی اور سپہ سالار مذکور نے کچہ فوج شہر **دیدین** کو بہیجی مگر ترکون نے شہر کو پہلے
ہی سے درست کر رکہا تہا جب دشمنون نے مقابلہ کیا تو وزیر اعظم نے مردانہ وار
حملہ کر کے **سکنڈراف** ہنگری کی طرف بہگا دیا پہر ترکون نے **نستہ** کو فتح کیا پہر
متفرق رستون سے مملکت آسٹریہ مین داخل ہوئے **صوبہ باسینیا** مین بہی خوب
مقابلہ کیا اور بیعزتی سے اونکو صوبے سے نکالدیا شہنشاہ آسٹریا نے جو اپنی فوج کی شکستین
دیکہین تو نئے سرداروں کو بہیجا کہ شاید یہ کام کچہ کرین ادہر **محمد پاشا** وزیر ہو کر معہ فوج ہنگری
کو روانہ ہوا اور جاتے ہی مبدیہ کو فتح کیا قلعہ سوداد کو گہیر لیا آسٹریہ کی فوج نے بہی
مبدیہ کے قریب جولائی کی چوتہی تاریخ ۱۷۳۸ع کو کانیہ پر حاجی محمد سردار ترک سے مقابلہ
کیا لیکن نقصان کے سوا کچہہ فائدہ نہوا وزیر اعظم اس خبر کو سنکر موقع پر پہونچا اور آسٹریہ کی
فوج کو بہگا دیا سمندرہ کو پہر فتح کیا دشمن بلگیریا مین جا چہپے ترک وہان پہونچے شہر کے سامنے
سواروں کے ایک دستے کو معلوم کیا اسکے بعد وزیر اعظم نے سوارون کو بلگیریہ سے واپس بلا لیا
سلطان نے سردارون کو خطاب اور سپاہ کو انعام سے سرفراز کیا کہتے ہین اگرچہ اب ترکون کو

روسیاں پر خفیف فتح ہوئی لیکن اونہون نے ۱۸۳۹ء مین اپنے دشمنون کی ترقی کو بحر اسود
کے کنارے پر روکدیا روس کے سپہ سالار منگ نے نہر نیپر سی سے پار ہوکر ترکی امنا تاری
کمی اکر یون کو شکست دی اور آگے بڑہا سب نہر نیستر پر ترکون کی لشکر سے مقابلہ ہوا تو بڑی
لڑائی ہوئی بیس ہزار عثمانی شہید ہوئے اور بیس ہزار تاتاریون نے متفق ہوکر روسیو نپر حملہ کیا لڑائی
میدان قیامت کا جنگل ہوگیا آخر روسی والنگا کیطرف بہاگے روسیون کے ایک ہزار لاشی
نے بہت سی فوج لیکر ماہ جولائی ۱۷۳۸ء کو صوبہ کریمیا پر یورش کی خان کریمیا نے اون کا
رستہ بند کردیا اور بہت ہوشیاری کرتا رہا مگر روسی سردار اپنی تدبیر کی خوبی سے صوبہ مذکور مین
داخل ہوا وقتاً فوقتاً فتح پائی پہر قلعہ کاڑ کیطرف چلے اسلیئے کہ اگر یہہ بہی قبضہ مین آجاوے تو
پہر صوبہ مویہ بہی ہاتہہ لگے ۱۷۳۸ء کو فرانس والون نے ترک اور روس کے بیچمین صلح کی
غرض سی دخل دیا مگر روسیون کے نامناسب درخواستون کے سبب ونکا دخل دینا عبث ہوا
پہر روسیون نے اپنی جنوبی مملکت مین فوج کی بہرتی کیلیئے جاسوسون کو پیرس و تہالی کو
روانہ کیا اور یہ تاکید کی کہ وہان کے لوگون کو ترکون سی باغی کروا ور فساد کرنے پر آمادہ کرو ۱۷۳۹ء کو
منک سپہ سالار معہ فوج پادولیا مین داخل ہوا وہان سی سکورہ پر اگست کی بارہوین کو نہر ستر
سے اوترکر مالدیویہ کی سرحد مین داخل ہو قلعہ خاکزن کی پاس ولی پاشا ترک کی سردار سے
مقابلہ ہوا اٹھارہوین اگست کو شکست دی بعد چندروز کے قلعہ مذکور روسیون کے ہاتہ آیا اور
مالدیویہ لے شہزادہ کیانتی مربی روسیون سی ملکر عثمانیون سی فساد برقائم کیا پہر تو کیانتی
عرومنک دونون صوبہ مذکورہ کے دار الخلافت جاسی مین داخل ہوے وہانسے روسی سپہ سالار
صوبہ بسارتہ مین گیا اس مطلب سی کہ اچھے اچھے مقامون کو فتح کرکے یورپی ترک مین جانسی پہلے
جنگ کی قوت بڑہائین لیکن آسٹریہ کی ہزیمت اور شہنشاہ کی درخواست نے اوسکی خواہشون
کو ترقی ہونے نہ دی ماہ مئی ۱۷۳۹ء کو آسٹریہ کی چھپن ہزار فوج سرواردین کے قریب جمع ہوئے
آسٹریہ کا سپہ سالار والس ترکون کی مقابلہ کو آیا ادہر وزیر اعظم نے دولالہ کا لشکر لیکر سمندرہ سے
میتا ہوا کروتزکہ کے قریب ایک بلند جگہہ پر اجمایا والس نے ترکون کے جمعیت کو قلیل جانکر چند سوارون
ادہر آنکلا آتے ہی جالمین پہنس گئے ترکون نے مار پیٹ کر اونکو ایسی ایذا دی کہ ونزہ کیطرف
بہاگے آخر آسٹریا کے لوگون نے فرانس کے سفیرون کی ذریعہ سی صلح کی درخواست کی طرفین کی رضامندی
سے چند شرطون پر یکم ستمبر ۱۷۳۹ء کو صلحنامہ ہوگیا۔ بلگیریا۔ بوسینا۔ سرویہ۔ الشیہ جنین

شہنشاہ آسٹریہ نے پہلے صلح مین سلطان سے لیلیا اب ترکون کو دیدیا اور اسی تاریخ ترک وروس
مین پہر صلحنامہ ان شرطون پر ٹہر گیا کہ شہر ازاف ڈہادیا جاوے اور اوسکے اطراف کی ملک آباد ہونے
نہ پائین روسی نہر کیوبن پر ایک قلعہ بنالین مگر تینون ویران پڑی رہی بحر ازادف ۔ بحر اسود مین
روسی اپنا کوئی جہاز نرکہین صوبجات مالدیویہ ۔ لیساربیہ مین شہر خاگزن ۔ شہر مقامون
فتحیاب ہوئے تہے ترکون نے واپس کرلئے اور خاتمہ پر یہ بہی لکہا گیا کہ اگر جنگ مین کوئی خطا طرفین سے
ظاہر ہو معاف کرنا چاہئے اس صلحنامہ کی تقرری سے ترکون کی عزت دگنی ہوگئی اور محمود خان
کی سلطنت کی دہوم پہلے سلطانون سے زیادہ ہوئی ۱۷۴۳ء مین ترکون کی ایرانیون سے لڑائی
شروع ہوئی اور ۱۷۴۶ء مین صلحنامہ کے سبب سے موقوف ہوگئی مورخین کا بیان ہے کہ سلطان محمود
خان کے آخر عہد مین وہابیہ مذہب عرب مین مروج ہوا اور اس فرقہ نے عبدالوہاب کو
جو عرب کے کسی گانون کے شیخ کا بیٹا تہا اس مذہب کا بانی بنایا لکہا ہے کہ عبدالوہاب مذکور
شش ہجری کی بارہوین صدی کے اول مین پیدا ہوا اور بصرہ کے مدرسہ مین بعد تحصیل علم اپنے
وطن کو آیا تو بخوف وخطر یہ شہرت مچائی کہ اکثر قاعدہ و عادتین مسلمانونکی شرع کے خلاف ہین از انجملہ
یہ کہ مقدس زیارتگاہون کو نجائین کہ بدعت ہے اور خلاف کلام الہی کسی بات پر عمل نکرین کہ شرع کے
خلاف ہین ابتدا مین اسنے جہان جہان وعظ کہا وہان کی باشندون نے اسپر طعن کئے مگر اوسنے اپنے
مکر و فریب سے رفتہ رفتہ لوگون کی دلون کو رجوع کرلیا آخر محمد بن مسعود نے جو کسی گانونکے کسی قبیلہ کا شیخ
تہا اور ذیقدرت تہا اسنے یہ مذہب اختیار کرکے عبدالوہاب کی بیٹی سے شادی کرلی پہر تو یہ معتقد اہل
قلم اور اہل علم ہوکر عبدالوہاب کے زیر فرمان رہا مگر لشکر کی حکومت محمد بن مسعود ہی کے قبضہ مین
رہی اور اوسی نے اس نئے مذہب کو تلوار کے زور سے ترقی دی جب وہ مرگیا تو اوسکے بیٹے عزیز
اور اوسکے پوتے سعود دونون نے تلوار کے زور سے اور اپنی سرگرمی سے خلقت کو اپنی طرف رجوع
کرلیا چنانچہ ملک عرب کی تمام صوبون مین وہابیہ مذہب پہیل گیا امرا و سلاطین ترک نے محمد علی مصر
کے پاشا کے زمانے تک اس آگ کے بجہانے مین کوشش کی مگر محمد علی پاشا ئی موصوف نے ہی
مذہب کو زیر و زبر کیا وہابیہ فرقہ کا سردار گرفتار ہوکر قسطنطنیہ مین آیا ترکون نے ۱۸۱۸ء مین اسکا
سر تبر سے جدا کیا اور سب مسلمانون کو اس بلا سے نجات دی ۱۷۴۰ء مین شہنشاہ آسٹریہ جو مرگیا تو
ملکہ میریہ حکمران ہوئی اوسوقت شاہ پرشیا و حکام لابیریہ وسیا کسیس ۔ اسپین ۔ سرق
نے متفق ہوکر آسٹریہ کو بگاڑ دینے کو تیار ہوئے مگر سلطان نے باوجود سخت دشمنی کی دشمن سے

شبیہ سلطان الغازی عثمان خان ثالث



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

مخالفت نکی ملکہ دخیل ہوکر عیسویون کے درمیانی فساد کو دور کرنیکا ارادہ کیا اسکے بعد عیسویونمین ایک نئی لڑائی ہوئی ہی جنگ کے وجہ سی ۱۷۵۶ء مین ۱۷۶۳ء تک تمام خلقت تہ وبالا ہوگئی تواریخ مین اس لڑائی کا نام جنگ ہفت سالہ ہی اس لڑائی سی پہلے ۱۷۵۴ء مین سلطان محمود خان کی زندگی نے جواب دیا

فصل چہبیسوین ۲۶ سلطان الغازی عثمان خان سویم کے احوال مین

سخن سنجان وسخندان رنگین والی سی یہ رنگ کہاتے ہین کہ جب محمود خان کی زندگی تمام ہوئی اسکا بہائی عثمان خان تخت پر بیٹہا اسنے سلطنت کے کامونمین اعتدال سی قدم رکہا قدیم انتظام سلطنت کا سلسلہ جاری رکہا کوئی نیا کام اپنی طرفسے نہین کیا تین برس کامیابی سے سلطنت کرکے ۱۷۵۷ء مطابق ۱۱۷۱ ہجری مین عقبیٰ کی ملک گیری کو راہی ہوا فقط۔

ستائیسوین ۲۷ فصل سلطان الغازی مصطفیٰ خان ثالث کی سلطنت کے بیان مین

زبدہ مورخین راست گفتار وقدوہ مخبران صدق کردار یہ فرماتے ہین کہ جب عثمان خان اجل گشت فردوس کو گیا تو مصطفیٰ خان خلف سلطان احمد خان ثالث تخت نشین ہوا اس سلطان نے اول مین ملک کی حکومت کا اختیار وزیر اعظم رجب پاشا کو دیدیا وزیر اعظم نے بخلاف اسٹریہ دوسرے ملک سی موافقت کرکے عثمانیہ دولت کا مرتبہ بڑہایا چنانچہ ۱۷۶۱ء مین شاہ پرشیا فریڈرک ثانی کے سفیر نے قسطنطنیہ کے دربار مین ایک صلحنامہ شاہ مذکور وسلطان کے درمیانمین قسطنطنیہ وسویڈن ڈینیلس وڈنمارک کے صلحنامون کی شرطون کی موافق ٹہرایا ۱۷۶۳ء مین جب وزیر رجب پاشا آخرت کے سفر کا راہی ہوا تو سلطان مصطفیٰ آپ ہی کل کامون کا ذمہ وار ہوا انہین دنون کیاترین ثانی زارنیہ روس بہی تخت نشین ہوئے تہی اور اسکے لشکر کے سردارون نے غیر ملکونمین خانہ جنگیان برپا کرنے اور کمزورونمین دوستی کے حسد سی رخنہ انداز ہونیکی ترغیب دی چنانچہ ۱۷۶۴ء کو کیاترین اور فریڈرک مین صلحنامہ اس مضمون کا ٹہرا باہم مددگار رہین اگر ایک کسی پر حملہ کرے تو دوسرے کی طرفسے دس ہزار پیدل اور ایک ہزار سوار مدد کو تیار رہی جسوقت مین کہ روسی اور پرشیانون نے ملکر پولنڈ کو اپنے قبضہ مین کرنے کی کوشش کی عثمانیہ دربار سی ممانعت کی تاکید ہوئی اتنے مین یہ خبر آئی کہ بہاگے ہوئے پولنڈیون نے جو سرحد ترک مین چہپی ہوئی تہے روسیون پر حملہ کیا اور روس کے سپہ سالار نے شہر بالٹا کو جو خان کریمہ کے تحت مین تہا فتح کرکے ڈہاکر برابر کردیا اور روسیون نے

مانٹی نگرو اور گرجستان مین فساد مچایا ہی صوبہ کریمیہ کے باشندے بہی اونہین کی باتون پر خراب
اور ویران ہوی جب قسطنطنیہ کے لوگون نے روسیون کا یہ حال سنا تو اونکی عہد شکنی معلوم
ہوئی چوتہی اکتوبر ۱۷۶۸ء کو مذہبی لڑائی پر کمر باندہی وزیر اعظم نے سلطان کے کہنے سی روس
کے سفیر ابرسکاٹ کو بلایا اور وہ دستاویز جو زار رینہ نے بطور اقرار نامہ کے لکہی تہی دکہا کر پوچہا
کہ روسیون نے سات ہزار کی جمعیت حفاظت کیواسطے رکہنے کا اقرار کیا تہا اب تیس ہزار کا
لشکر جمع ہوا ہی اسکی کیا وجہ ہی سفیر نے کہا تیس ہزار کی بات غلط ہی ہان اٹہائیس ہزار تو ہی وزیر نے
یہ سنکر غصہ سی کہا اے مکار اپنی بدعہدی کا قائل نہین ہوتا اور تیری لوگون نے جو ہماری ملک مین
ظلم کر رکہا ہی تو شرمندہ نہین ہوتا مین خوب جانتا ہون کہ روسیون نے خان کریمیہ کی دار الخلافہ
کو ویران کردیا ہی تیری سزا یہ ہی کہ تو قید رہی یہ کہکر اوسکو محبس ہفت منارہ مین قید کیا اور جنگ
کی شہرت دی سردی اور جنگی کامون کے انتظام کے سبب جو کچہ دیر ہوئی تو روسیون نے اوسکو
غنیمت جانکر ترک کے شمالی سرحد کیطرف آے اہی اور ترک سردارون نے جنگ نہ کی تہی کہ
حاکم کریمیہ کریم گیری خان نے پہل کے زار رینہ کی مملکت کے جنوبی صوبون کو لوٹا اور آخر
جنوری ۱۷۶۹ء مین ویرانہ بالسنا پر ایک لاکہ تاتاری سوار اکٹہے کئے ایک حصہ فوج نہر بوگ
اور دوسرا حصہ نہر اورل کو بہیجا اور باقی لشکر کے ساتہ بابینیا کے جدید صوبہ کو آیا اور بہان
دلیری سی اوسپر یورش کی کہ چودہ روز تک اسکے جنگی سازونکی آواز روس کی جنوبی باشندونکے
کانمین پہونچی فراق جو پیٹر اول کی حکومت مین رہتے تہے اور روسیون سے پہری ہوئے تہے
خان مذکور کے ساتہ ہوکر روسیون سی لڑنے لگے لزغش کا حاکم ہی انکا مددگار ہو تیس ہزار
فوج سے سلطانی لشکر کو مدد دی اس شرط پر کہ سلطان اور وزیر اعظم کیطرف سے میری عزت مین
کچہ فرق نہ آوے اور جن صوبون سی روسیون کو لزغش نے بہگادیا ہے اون صوبون پر مین
قابض رہون مگر خان مذکور کی حیات نے وفا نکی لکہا ہی کہ ایک طبیب یونانی نے جو والیہ
کے حاکم کا نائب تہا خان کو زہر دیدیا پلک جہپکتی ہی مار ڈالا اسکے مرنیکے بعد اہل قسطنطنیہ نے دولت
گیری خان کو اوسکا جانشین کیا اس عرصہ مین زار رینہ کیاترین اور دوسرے سردارون نے
پینسٹہ ہزار کا لشکر صوبہ بادولیا مین جمع کرکے شہزادہ گیالٹرین کے تحت مین دیکر روانہ
کیا اور کہدیا کہ صوبہ خاکزین کو گہیر لینا دوسری فوج کو جسپہ سالار روس کے ماتحت کرکے
اسلئے روانہ کئے کہ درمیان نہر نیستر اور نہر زاف کی جو سرحد ہی اوسکی حفاظت کرین قلعہ ازاف

شبیہ سلطان الغازی مصطفٰے خان ثالث



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

وتیغان جو صلحنامہ کے بعد ڈہائے گئے ہین اونکو دوبارہ بنوایا جاوے اور دو ٹکڑیان پولنڈ و شہر
کہودین اور پانچوین ٹکڑے کو یہ حکم دیا گرجستان کے حاکمون کے ساتہ ارض روم اور سرحدان
پر حملہ کرنیکو مستعد رہے انہین دنون زارینہ مانٹی نگرو کے لوگون کی کمک کی اور صوبہ باسینا
مین ترکون سے لڑنے کی ترغیب دی اودہر سلطان کیطرف سے وزیر اعظم امین محمد نے بہت بڑا لشکر
جمع کرکے قسطنطنیہ سے ڈینوب کیطرف گیا گیالٹیرین مدلو رہی ہر نیستر اوتر کر خاکرین
پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے اوسکو بہگا دیا آصف ترکی مورخ نے لکہا ہی کہ جب وزیر قلعہ اسمعیل
شہر اسحاقچی کے قریب ڈینوب پہونچا تو اسنے لشکر کے سردارون کو بلا کر مشورہ کیا اور کہا
کہ مین جنگ کا تجربہ کار نہین لہذا آپ سے رائے لیتا ہون کہ فوجکی روانگی کسطرف فتح کو ترقی
دیگی اور کس کس مقامون پر جنگ کرنی بہتر ہے جب سب نے ڈینوب سے اوترنے مین
اتفاق کیا تو وزیر نے نہر پروت پر خالرین خامقاں کے درمیان تہوڑے دنون قیام
کیا اس اثنا مین کیاٹرین نے صوبہ پادولیا مین اپنے لشکر درست کیا اور کمکی فوج بہی
درست کرلی پولنڈ ضعیف کو بہی ترکون سے لڑائی کو آمادہ کردیا سلطان مصطفی خان
و مفتی اسلام سے بہی پولنڈ سے لڑنیکو حکم دیا خاکرین کے قریب روسی اور وزیر سے کبھی
لڑائیان ہوئین آخر ترکون نے سلطان سے وزیر کی ناتجربہ کاری کی فریاد کی تو وزیر کو موقوف
کرکے اڈریانوپل مین قتل کرادیا اوسکے بعد علی پاشا کو وزیر کیا پہر اوسکے ماتحت فوج نے
روسیون پر ایسے مردانہ حملے کئے کہ اونکو شکست فاش دیکر بہگا دیا اور وہان سے پولنڈ مین داخل
ہونیکی کوشش کی مگر بن نہ آئی چنانچہ اٹہارہوین ستمبر سنہ ۱۷۶۹ع کو شہر مذکور روسیون کے ہاتہ آیا
ترکی محافظ پریشان ہوکر اسحاقچی کو بہاگے پہر اوسکے سپہ سالار نے گیالاکز اور جاسی مین
ترکون سے لڑنیکا ارادہ کیا اور شکست دیکر صوبہ مالدیویہ کے باشندونکا دل روس کیطرف
رجوع کیا اور صوبہ والیشیہ والون نے بہی زارینہ کی اطاعت قبول کی سلطان مصطفی
اور شیخ الاسلام نے جو یہ سنا تو صوبون مذکور کے باشندون کو قتل اور اونکا مال فرق کرنیکا
حکم دیا آصف مورخ کا بیان ہی کہ ترکون کی اس حرکت بیجا سے یہ نتیجہ ہوا کہ صوبجات مذکور کے
باشندہ عثمانیہ سلطنت سے بالکل بیزار ہوئے اور روسیونکی دوستی مین کامل چنانچہ والیشیہ والون
نے اپنی فوج کا علم روسی سلطنت کے نائبون کو دیا اور زارینہ کی دوستی مین مثل تابعداری
کے قسم کہائی صوبجات کوہ قاف اور ارمینیہ بہی روس کے سپہ سالار نے فتح کئے اور تمام

رعایا کا دل اپنی طرف رجوع کر لیا ترک رعایا نے مسلمانون سے پہر کر روسیون سے سازش کی پہر تو روسیون
نے بحری فوج روانہ کر کے بحر روم و دریاے **ڈانیوب** کی طرف سے ترک **یوروپی** اور **ایشیائی**
اور صوبہ **کریمیہ** پر یورش کی ٹہیرائی انہین دنون **علی بیگ** مصر کے حاکم قسطنطنیہ کے ارکین
کی اطاعت چہوڑ کر خزان کے آخر مین چوبیس جہازون کو زارین **بندر کرسٹنڈی** سے بحر روم کے
طرف بہجوا دیا **ارناف** روس کی فوج کا سپہ سالار ہوا یہ خبر قسطنطنیہ مین آئی تو وزرا نے آسٹریا کے
سفیرون سے کہا کہ وینس کے لوگون نے بڑی غلطی کی کہ روسیون کو بحر اوٹیالک سے بحر روم مین داخل
ہونیکی اجازت دی غرض ماہ فروری ١٧٧٠ء کو روس کی بحری فوج **موریہ** پہونچکر خشکی مین اوتری
اور وہان کے باشندون نے ترکی سپاہ پر بڑا ظلم و ستم کیا صوبہ **بینیا** کے مشہور مقام **مسٹرا** کو بہی
روسیون نے لیلیا بر آر **گیڈیا** کا محاصرہ کیا ترکون نے امان دیئے کی شرط پر اسکو بہی روسیون کے
سپرد کر دیا یونانیون نے روس کی سازش مین نہایت سختی سے ترکون کو مارا اور پہر سارے شہر کو جلا
خاک کر دیا مگر اور مضبوط مقامون کو **ترکی** محافظون نے بڑی دلیری سے ارناف روس کے سپہ سالار
اور یونانیون سے جنہون نے روسیون سے سازش کی تہی مقابلہ کر کے شکست فاش دی آخر
سپہ سالار نے **مودن** اور **کورن** سے محاصرہ توڑ دیا اور آٹہوین اپریل کو ترکون کی مملکت کے
صوبجات کے حاکمون نے صوبہ **البنیہ** کی فوجون کو جمع کیا **ترپولٹسا** کے قریب ترک و روس مین
جنگ ہوئی جب یونانیون نے روس سے سازش کر کے ترک سے مقابلہ کیا اونہون نے ایسی شکست
کہائی کہ لینے کے دینے پڑ گئے ارناف بہی اپنے لشکر کو جہازون پر سوار کر کے بہاگا ترکون کے لشکر کا
سردار اس فتح کے بعد فاتح موریہ کے خطاب سے سرفراز ہوا پہر ساتوین جولائی ١٧٧٠ء کو روس کی
بحری فوج جزیرہ سیوس کے قریب ترک سے مقابل ہوئی پہلے ترک کی فوج کو جو **حسام الدین**
پاشا کپتان کے ماتحت تہی شکست ہوئی جب **حسن پاشا** نے جو ترکی امیر البحر تہے حسام الدین
کے مدد کی تو ترکون نے روسی جہازون کو جلایا روس کی سات سو سپاہ ہلاک ہوئی **ارناف** وہ
دو نمبری سردارون سے سوا انکے بہاگ گئے کہ اوسکے بن آلی حسن پاشا نے جنگ تمام ہونے تک دشمنون سے
خوب لڑتا رہا جب زخمی ہوا خشکی کیطرف مائل ہوا اسکے بعد ترکی جہازون نے **بندر چشمی** مین پناہ
لی مگر روسیون نے حملہ کر کے جہازون کو آگ لگا دی **قلعہ چشمی** روسیون کے ہاتہ آیا اس فتح کے بعد
روس کی بحری فوج نے **ہلسپانٹ** کی راہ سے جا کر قسطنطنیہ پر گولے مارنیکی غرض سے آگے بڑہکر پہلے
ایک ترکی قلعہ پر حملہ کیا جب شکست کہائی تو روس کے سپہ سالار نے سات روز تک جزیرہ لمناس کے قلعہ

محاصرہ رکھا قلعہ کی حفاظت کی سپاہ نے چند شرطون پر قلعہ کو روس کی تحویل مین کر دینے کی تجویز
کی تھی کہ حسن پاشا جو زخم کے علاج کے واسطے قسطنطنیہ جاتا تھا چار ہزار کی جمعیت کیساتھ
جزیرہ مذکور مین چلا آیا اور قلعہ کی مشرقی طرف دسوین اکتوبر کو صبح کیوقت ارناف کے لشکر پر
حملہ کر کے گولہ اندازون کی خوب ہی خبر لی سپاہ کو مارا کشتیون کو ٹھکانے لگایا جو باقی رہگئے تھے
اونکو بھگایا اوسکے بعد خود بحری فوج کا سردار ہوکر ماندراز کے پاس جنگ کی ارناف کی شیخی
بکھیر دی آخر بھاگا جب کچھ نہو سکا تو ارناف نے عثمانیہ سلطنت کے بہرہ مؤن سے سازش کی
اور اون سے صلحنامہ ٹھہرالیا علی بیگ منحرف نے ملک مصر کے سوا غازا و جافا و بیت المقدس
و دمشق پر اپنا قبضہ کر لیا اور ایشیائی کوچک پر یورش کی تیاری کر رہا تھا کہ اوسکے برادر نسبتی
ابو وہب نے اوسکی گرفتار کرنیکی تجویز کی اسنے سنکر شام کو چلا گیا وہان اپنے دوست شیخ طاہر
شریک ہوا اور سلطانی فوج کے سردارون کے آزار کا درپے آخر صالحہ کی لڑائی مین شکست پاکر
قید ہوا چالیس روسی جو اسکے معاون تھے قتل ہوئے اور اونکے چار سردار قید ہوئے روسیونکی جنوبی
جنگ کا تو یہ رنگ ہوا اب شمالی جنگ کا ڈھنگ سنئے کہ وزیر اعظم خلیل پاشا کے آنے سے پہلے
رومزاف روس کا سپہ سالار صوبہ مالدیویہ کیطرف چلا گیا سو ترکی اور تاتاریون کو شکست
دی جب خلیل وزیر نے حارتل کے قریب پہونچکر تیس ہزار فوج سے روسیون پر حملہ کیا منزاف نے
اپنے لشکر کے تین حصہ کر کے عثمانیون پر ایسے گولے مارے کہ پسپا کر دیا پھر وزیر نے ڈانیوب
کے جنوبی طرف اپنے منتشر ہوے ہوے لشکر کو جمع کیا اور خان کریمیہ نے بھی تاتاریون کے ساتھ
دابرودشاد لبساریہ کے ترکی قلعون کی محافظت مین کمی کی کہ روسیون نے اون قلعون
کو بھی لیلیا اور اکبر خان اور اسمعیل یہ قلعے بھی روس کے قبضہ مین ہوگئے مگر صوبہ لبساریہ
کے تاتاری باشندون نے خوب مقابلہ کیا روسیون نے قلعہ لبسازیہ کو گھیر لیا ستائیسوین ستمبر
سنہ ۱۷۷۰ع کو عیسویون نے ترکون پر شبخون مارا اور دہوکہ دیکر فصیلو نپر پہونچگئے پھر تو اس شدت سی
لڑائی ہوئی کہ گلی کوچہ لاشون سے بھر گئے شہر کے باشندے دو تہائی کے قریب قتل ہوئے باقیونکی
جان جینے سے تنگ ہوئی آخر روسیون نے قلعہ پر فتح پائی پھر بریلا پر محاصرہ کیا اٹھارہ روز تک
قلعہ کے محافظون نے مقابلہ کیا روسیون کو سوائے نقصان کچھ نملا مگر جو قلعی نہر نیستر اور دریائے
ڈانیوب پر تھے وہ بسبب نہ پہونچنے مدد کے روسیون کے قبضہ مین آئے اور صوبہ کریمیہ مین
روس کے اون تاتاریون کے ہمراہ جنوبی زارلینہ سے سازش کی تھی شہر بربکاب پر فتح پائی

اور قلعہ **تمان** کو بہی لیلیا جب روسی کافہ کے طرف چلے خان کریمیہ نرلاس سے اپنی دار الخلافت
کیطرف چلا جب وہان بہی روسیونکی لڑائی کی خبر ہوئی تو جہاز مین بیٹہکر قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور
تاتاریون نے بہی شہر کریمیہ مین رہتے تہے اپنے وطن سے نکلکر **اناطولی** کو گئے باقی رعایا صلح کرنے پر آمادہ
ہوئی قلعجات **کافہ و کرچ و ینیکیل** پر روسیون کا دخل ہوا ترک لشکر کا سردار جو صوبہ **کریمیہ** مین
مقیم تہا روسیونکا قیدی ہوا سینٹ پٹیرزبرگ کو روانہ ہوا شاہین **گیری خان** روس کے سپہ سالار
کیطرف سے **خان کریمہ** مقرر ہوا اور اسی سال لشکر روس نے جب اکزاکو و کلبرون پر محاصرہ کیا تو عثمانیون
نے بہی مقابلہ کیا ۱۷۷۱ء کو ترک نے **ڈانیوب** کیطرف **گرجیو** پر روسیونکو شکست دی اور محمد پاشا
نے صوبہ موریہ مین روسیون سے لڑکر بڑی ناموری حاصل کی ڈانیوب سے اوترکر قیام کیا وہانسے کراجہ
اور **دخالی** پر جاکر دشمنون کو شکست دی جب شہر **بکارسٹ** پر حملہ کرنیکو چلا تو شکست پائی **آسٹریہ**
و فرانس و انگلنڈ و پرشیائی لوگون نے **زاریہ و سلطان** مین صلح کرا دینے کی تجویز
کی مگر زاریہ نے رومنزاف سے ارکین قسطنطنیہ کو کہلوایا کہ **تیسری** کے دخل دینے سے آپسمین صلح ہونے
تنگ آگئے بروہے اگر بلا واسطہ ہو تو بہتر ہے جب یہ تے دیکہا کہ اور بادشاہ بہی سلطان سے سازش کرنے پر
آمادہ ہین آخر بہت سی تقریر کے بعد ان شرطون پر ہمیشہ کیواسطے صلح کرلی **اول شرط** یہ کہ روسی
تاتاریون کے خود مختاری اور آفرادیکی محافظ رہین قلعہ کرچ و **ینکیل** کو اپنے قبضہ مین رکہین **دوسری**
شرط یہ ہے کہ روسی جہاز و تجارتی بحر اسود و بحر خزر مین آئین **تیسری شرط** یہ کہ روسی جہاز صوبہ کریمیہ
کے باقی قلعی تاتاریون کے سپرد ہو جائین **چوتہی شرط** یہ کہ گریگوری جو روس کے علاقہ مین ہے
مالدیویا کا حاکم مقرر کیا جاوے اور یہ شرط ہو کہ تین سال کو ایکبار محصول سالانہ ملک کا قسطنطنیہ کو
بہیجے **پانچوین شرط** یہ ہے کہ قسطنطنیہ مین ایک سفیر روس کیطرف سے ہمیشہ رہے **چہٹی شرط** یہ کہ قلعہ
اکزاکو ڈہا دیا جاوے اور قلعہ کلبرن کو روسیون کے سپرد ہو **ساتوین شرط** یہ کہ جو روس کا حاکم ہو
اوسکو اہل قسطنطنیہ بادشاہ کے خطاب سے پکارین اور عیسوی عثمانیہ مملکت کے رعایا حقوق کے
ذمہ وار ہین کہتے ہین کہ جب شیخ الاسلام افندی اور وزیر اعظم نے سلطنت کے ارکینون کے آگے یہ شرطین
پڑہکر سنادین رومیون نے بالاتفاق کہا کہ روس کا اصل مقصد یہی ہے کہ کرچ و **ینکیل** روس کے تحت مین
رہے جب سلطان کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو شیخ الاسلام کو لکہا کہ ینکیل و کرچ کو دینا اچہا نہین ہاں اوسکے
عوض کچہ روپیہ روسیون کو دیا جاوے شیخ موصوف نے روس کے سپہ سالار کو اسبات سے منع کیا اوسنے یہ
کہا کہ اگر سلطان ہماری سب شرطونپر راضی ہو جائے تو جسقدر روپیہ ان مقامونکے عوض ہمین دینا

مقرر ہوا وسبقدر ہم سلطان کو دیتے گئے تہے مین سلطان نے علمائی نارضامندی کے سبب سے شیخ اسلام کو
ان شرطون کے مقبول کرنے اور دستخط کرنیکا حکم دیا اس غرض سے کہ اگر کبھی لوگ ہنگامہ کرین تو شیخ
موصوف ہی کو ملامت کے تیر کا نشانہ کرین اور جلاوطن کردین لیکن شیخ مذکور نے اسبات سے انکار کیا اور
مشورت کی محفل برخاست ہوئی محمد پاشا نے جو سنہ ۱۷۷۱ء مین وزیر اعظم ہوا تہا اپنی شکست کہائی ہوئی
فوج کو جمع کیا اور نئی فوج کی بہرتی کی تجویز کی اسکے حکم سے قلعجات جو ڈانیوب پر تہے خاص دارنہ و
سالسٹریہ و شملہ کو مضبوط کیا اور رسد بہی جمع ہو گئی اس سے یہ مطلب تہا کہ بلقان کی راہ سے روسی ترکی
کی سرحد مین داخل نہو سکین وزیر موصوف نے شملہ کو اپنا لشکرگاہ مقرر کیا اور جب ۳ سنہ ۱۷۷۳ء کو روسی
اور ترکو مین دوبارہ لڑائی شروع ہوئی تو روسی لشکر نے جو صوبہ والیشہ مین تہا ڈانیوب سے
پار اوترنیکی تجویز ہوئی اوسوقت پاشائی مذکور نے جر قیس پاشا کو اطلاع دی کہ موقع پر ہشیار رہے
اس عرصہ مین روسیون نے مقام مذکور کے ترکی لشکر پر حملہ کیا اور انکو پریشان کر کے کارا کرمان کے
دمدمون کو تباہ و تاراج کیا اس شکست سے وزیر کا کچہ نقصان نہوا اور قلعہ دارونکی دلداری کی جب
روسیون نے سنچک تک پہونچکر ترکون کے مقابلہ کا قصد کیا علی پاشا داغستانی اہل قلعہ کی
مدد کو آیا اور حملہ کر نیوالون پر حملہ کر کے اونکو شکست دی ڈیڑہ ہزار روسی پکڑے گئے توپین چہین لین جون
۳ سنہ ۱۷۷۳ء کو روس کے سپہ سالار نے سخت گیری و جر قیس بادشاہونکی فوج پر حملہ کر کے شکست
پائی اور سلسٹریہ کیطرف رومزاف کی مدد کو آیا سلطان نے سلسٹریہ کی حفاظت فرض جانکر
ابراہیم پاشا کو یہ حکم بہیجا کہ اگر اپنی جان پیاری ہے تو فوراً سلسٹریہ جاکر مدد پہونچا اس اثنا مین رومزاف
نے شہر کو اوجاڑنیکی غرض سے گولے مارنے شروع کئے پہلے تو قلعہ کے لوگ پسپا ہوئے پہر جو شہر کے باشندون
نے پاشائی موصوف کو مدد پہونچائی تو تہوڑی دیر مین روسیون کو شکست دی آٹہ ہزار روسی
مارے گئے اور زخمی ایکہزار ہوئے مورخین کا بیان ہے کہ عثمان پاشا کی دلیری کے سبب اسدفعہ ترکی
دشمن کشی مین مشہور ہوئے خاص جوانمردی اسد حسن پاشا سے مظفر ہوئے روسی سپہ سالار نے بہاگنے
کیوقت اپنے لشکر کے تین حصے کئے دو حصہ ڈانیوب کے اوس پار بہیجدئے تیسرا حصہ ولیمان
تسخت مین طاعنی کیطرف روانہ کیا مقام قینارجی پر ترکی فوج روس سے حائل ہوئی
پہلے تو بکچری لڑکے روسیون کو بہگایا جب روسیونکو کمک پہونچی تو ترکون کو پسپا کیا اٹہائیس توپین
ترکونکی چہین لین مگر روسی بہی سینکڑون ہی مر گئے پہر ترکون نے ہرسوداکے فتح کرنیمین کوشش
کی مگر بن نہ آئی اسلئے سلطان نے نومین پاشا کو معزول کیا اور علی پاشا داغستانی مقرر کیا

رو مزاف سلسٹریہ فتح پنا ہنیسے غمگین اور روسیون کو عثمانیون پر حملہ کرنیکو خراسو پر بھجوایا
بہت سی لڑائی کے بعد روسی غالب آئی پہر روسی سردار فلنے تین ہزار سوار اور چھ ہزار پیدل
وانہ کیطرف روانہ کئی اور باقی لشکر سے شملہ کا ارادہ کیا اور بازارجق پر ترکون کو تہوڑی جمعیت کو
شکست دی اور شہر پر اپنا قبضہ کرلیا وہانکے لوگوپر ایسا ظلم کیا کہ تمام مرد و عورت گہبرا گہبرا کر
مر گئے جب روسیون نے خراسو مین لشکر ترک کو شکست دی اور بلقان کے پہاڑون کیطرف
چلے تو وزیر اعظم نے اپنے ماتحتی سردارون سے کہا کہ جو شخص خراسو بازارجق کے بہاگے ہوے
لوگون کو جمع کرکے اوسکے مقابلہ مین شجاعت دکہائیگا اوسکو بہت انعام و اکرام ہوگا اسمین
شیخ الاسلام نے پیشقدمی کی معہ واصف افندی مورخ و چند سپاہ کے سفر کیا اور رستہ
مین منتشر فوج کو جمع کرلیا پہر قالزم پر جاکر روسیون کو شکست دی اور آگے بڑہکر بازارجق گیا وہان
بہی دشمنون کو مار پیٹ کر بہگا دیا اونکا اسباب رسد وغیرہ سب لیلیا اس اثنا مین روسیون کے
دوسرے لشکر نے شہر وانہ کو گہیر لیا خوب گولے مارے قریب تہا کہ شہر پر حملہ کرین اتنے مین عثمان
پاشا جہازی فوج کو لیکر آگیا اوسیوقت فوج کو خشکی مین اوتار کر اہل قلعہ کی مدد کی کچہ دیر لڑائی
رہی آخر ترکی ہی بازی لے رہے بابا طاغی چہپے اور کسی جا اسمعیل گہسے لکہا ہے کہ ١٧٧٣ء مین
ترکون نے بہت سی فتحین کین وارنہ اور بازارجق کی لڑائیو مین انکی جرات بہادری کا شہرہ
چاردانگ مین ہوگیا اور پہلی پہلی لڑائیو مین جو ہوئین بے انتظامیہ سکا تو سلطان مصطفی نے اتنا غم کیا
کہ بیمار ہوگیا اور ماہ دسمبر ١٧٧٣ء مطابق ١١٨٧ ہجری مین سلطنت سے دست بردار ہوگئے بعد مین جا چہپا۔

اٹہائیسوین فصل سلطان الغازی عبد الحمید خان کی سلطنت کے بیان مین

بلاغت بشعاران فصیح بیان و فصاحت لسانان بلاغت نشان اس داستان کو یون بیان کرتے
ہین کہ سلطان مصطفی خان ثالث کے مرنیکے بعد اسکا بہائی سلطان عبد الحمید خان
جو شاہی محلس مین تینتالیس سال سے قید تہا ١١٨٧ھ مین رہا ہو کر تخت پر بیٹہا وزیر اعظم
محمد پاشا وزارت پر قائم رہا اور امیر البحر پاشا نے حزیری بدستور رہا ارا کین سلطنت کے کہنے سے
سلطان صلح پر راضی ہوا مگر علما نے منظور نکیا یہ کہا کہ تاتاریونکی حکومت کو ہاتہ سے دینا اور چنکیل
و کرچ قلعون کو روس کو دینا اہل اسلام کے طریقہ کے خلاف ہے غرض سلطان کے حکم سے چودہ
اپریل ١٧٧٤ء کو وزیر اعظم شملے گیا اور ہرسوا سے روسیونکو نکالدینے کی تجویز کی پچیس ہزار فوج

شبیہ سلطان الغازی عبد الحمید خان اول



یہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

اوسطرف بھیجی مگر روس کا سپہ سالار آگے آکر فارنجی پر مقابلہ کو آیا عثمانی فوج اسباب و خیمہ وغیرہ چھوڑکر
بھاگ گئے سپہ سالار روس شملہ کو آیا وزیر نے فوج کی کمی کیوجہ سے دشمن کو ملقان پہاڑ پر بڑہ روکا اور
ایک ترک سردار کو منداف یعنی سپہ سالار کے پاس ہنگامی صلح کیواسطے بھیجا ۱۷ سترہ جولائی کو
ایک صلحنامہ ان شرطون پر ٹھیرا کہ قسطنطنیہ کے لوگ تین برس مین ایک مبلغ مقرری روسیونکو
دین اور روسی بحر الخزر سے واپس ہوجائین - کیونکہ دکریمیہ و نبر و بنیس کے تاتاری خود مختار
اور آزاد رہین اور چنگیزی خاندان سے کسی کو اپنا حاکم بنالین - کہرچ و نیکیل کے مختار روسی ہین
شہر آراف و قلعہ کلیرن و قلعہ اکزکہ یہ سب ترکون کے تحت مین رہین - اور جن مقامون کو
روسیون نے فتح کیا ہے واپس دین چنانچہ مالدیویہ - والیشہ کے صوبجات چند عہد و
پیمان سے ترکون نے لیلیئے امیر بحر حسن پاشا نے عثمانیہ سلطنت کے منحرف حاکمون کو سزا
دینے مین کوشش کی پہلے ہی شام پر چڑھائی کی شہر اقرا مین شیخ طاہر نے اسکے ہاتھ سے شکست
کھائی شہر عثمانیہ سلطنت کے شامل ہوا ۱۷۸۰ء کو صوبہ موریہ کو بھی لیلیا البتہ ان لوگونکو
جو روس کے سپہ سالار اور یونانیون کے شریک ہوئے تہے تباہ کیا کچہ دن وہان رہکر بندوبست
کیا تجارت کو رونق دی زراعت مین کوشش کی وہان سے مصر آکر باغیون کو ٹہیک بنایا
خیر دکون فتح کر کے عثمانیہ سلطنت سے ملادیا دوسری جنگ روسیون اور ترکو نمین ۱۷۸۰ء مین شروع
ہوئی و ۱۷۹۲ء تک قائم رہی لکہا ہے کہ صوبہ کریمیہ کی خانہ جنگیون سے روسیون نے حاکمونکا
تبادلہ کردیا جب تاتاریون نے فساد مچایا تو روسیون نے عہد شکنی کا خیال کیا ۱۷۸۳ء مین
صوبہ مذکور روس کی مملکت سے شامل ہوا زاریہ کا اتفاق جوسف آسٹریا کے شاہ سے ہوا دونون نے
ترکون کے ملک پر یورش کی تجویز کی روس کیطرف کے جاسوس صوبجات مالدیویہ و والیشیہ
و دیگر صوبجات عثمانیہ کیطرف آئے اس غرض سے کہ صوبجات کے حاکمون کو بہکا کر ہنگامہ مچوا دین
اور ترک غصہ ہوکر پہلے خود لڑنیکو آئین جب تاتاریون کے صوبہ کو روسیون نے لیلیا اور زاریہ نے
نے صوبہ لبساریہ اور اکزکو والزمان کا دعوی کیا آخر ترکون نے چار و ناچار لڑنیکا ارادہ کیا اور
۱۵ اگست ۱۷۸۷ء کو لشکر جمع کیا جب غازی حسن مصر سے قسطنطنیہ آیا تو سلطان نے اسکو بحری
اور بری لشکر کا سپہ سالار کیا اور بحر اسود کیطرف روانہ کیا اور یہ تاکید کردی کہ قلعہ کلرن روسیون
سے چھین لیا جاوے اور اسکے اور اکزا کی حفاظت کیواسطے ایک لشکر ترک کا بھیجدیا جاوے
غازی موصوف نے ایک حصہ فوج خشکی مین اوتار کر کلرن پر حملہ کیا روسی بھی جان توڑکر

لڑی بہت سی خونریزی کے بعد اوزکو پسپا کر دیا ۱۷۸۸ء مین ایک جنگ بیچ **سویڈن** اور **روس** مین ہوئی تو
بحری فوج و بری فوج روس کی **بحر بالٹک** مین جنگ مین مشغول ہوے اس عرصہ مین **آسٹریہ** کے شہنشاہ
اور سلطان مین لڑائی شروع ہوگئی **زارینہ** نے اپنی فوج کے ایک حصہ کو شہنشاہ مذکور کے مدد کو بھیجا کہ ترکون سے
لڑین دوسری ستمبر ۱۷۸۸ء کو رات کے وقت **آسٹریہ** کی فوج نے **بلگریڈ** کیطرف قدم بڑھایا **بلگریا** کے قلعدار نے
آسٹریہ اور ترک کی صلح کے لحاظ سے پھر آنیکا سبب پوچھا تو **آسٹریہ** والون نے شرمندہ ہوکر عذر کیا اور جلدی
باوجود صلح ہوجانیکے آسٹریہ والون نے طمع کے سبب پھر ترکون کے مقابلہ کی تیاری کی شہنشاہ آسٹریہ نے دسوین
فروری ۱۷۸۸ء کو جنگ کا اشتہار دیا اس غرض سے کہ صوبجات باسنیہ و سرویہ و مالدیویا و ولیشیا اپنی مملکت سے شامل
ہوجائین پھر تو دو ہزار توپونکی تدبیر کرلی اور دو لاکھ کا لشکر جمع کیا زارینہ نے بھی اوسکی مدد کیواسطے دس ہزار
کا لشکر مقرر کر دیا ترکون نے بھی **اکزاکو** پر لشکر اکٹھا کیا **غازی حسین** بحری فوج کا سردار ہوکر **بحر اسود**
مین لڑائی پر آمادہ رہا وزیر اعظم **صوبہ بلغاریہ** مین وسیون یا **آسٹریہ** والون سے لڑنیکو تیار رہا **جوسف** نے
بہار کے شروع مین کبھی ترکون کے انتظار اور کبھی ترک سردارونکی سازش مین اوقات بسر کی جب لوگ
اسکو طعنے دینے لگے تو شرمندہ ہوکر اپنی فوج کی کوچ کا حکم دیا جب اسکی فوج **باسنیا** مین آئی وہانکے مسلمانون
نے بڑی تیزی سے مقابلہ کیا اگر سپاہ اور رعایا نے دشمنون سے سازش کی ترکون سے جنگ پر آمادہ ہوئے اتنے
مین وزیر آسٹریہ کے لشکر کے مقابلہ کو آیا **جوسف** نے یہ خبر سنتے ہی جوتیان چھوڑ کے بھاگا انہون نے **ڈانیوب**
سے اوتر کر اوسکا پیچھا کیا نیچوڑ **امیدیہ** مین اونکو شکست دی پھر **ہنگری** پر یورش کی ٹھہرائی اس عرصہ مین
جوسف نے اپنی فوج کے ایک حصہ کو لاڈہن سپہ سالار کے تحت مین دیکر ترکون پر روانہ کیا لاڈہن نے پہلے
پر ترکون کو پست کیا پھر **صوبہ باسنیا** مین داخل ہوکر شہر **نوی** کو لیلیا اتنے مین **جوسف** حفاظت
کی غرض سے **ہنگری** اور **والیشیہ** پر حملہ کرنیکو **سلاطینہ** پر آیا وزیر اعظم سے تھوڑے فاصلہ سے دشمن کے مقابل
ہوا **جوسف** نے بیسوین ستمبر کو جنگ کی تیاری کرلی اور اپنے لشکر کے سردارون سے مشورت کی پھر جو کچھ
چین آیا تو گھبرا کر کانپنا اور اس بیقراری کی حالت مین سردارون سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا یا شکست
کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ مگر ایک نے پاس آکر کان مین کہا کہ فتح ہوگی مگر مین ذمہ نہین کرتا خدا جانے کیا ہو
اوسوقت **جوسف** نے راتکو مع فوج **تمسوار** کیطرف قدم بڑھایا انہین کے کسی سردار نے چیخکر دو فوجکو
کہا کہ ٹھہرو آگے نہ بڑھو یہ آواز سنتے ہی سپنے جانا کہ ترک آپہونچے یہ جانکر گولے مارنے شروع کیے جب صبح ہوئی
تو اپنی بیوقوفی اور تہوردلی پر لعنت کی اور شرمندہ ہوے مردون کو چھوڑکر باقی فوج لیکر **تمسوار** مین داخل
ہوئی ترکون نے انکا سب اسباب چھین لیا جب لشکر **تمسوار** مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ پر ۱۰ نومبر مین

شبیہ سلطان الغازی سلیم خان ثالث



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ہنگامی صلحنامہ قرار پایا جو روس شہنشاہ آسٹریہ کی مدد کو آئے تہے انہون نے شروع اگست مین لڑا کے ایک
گہیر لیا اور فوج لگی جو آئی تو متفق ہوکر سولوین دسمبر کو قلعہ مذکور پر حملہ کیا اور لیلیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ع کو وزیر
اعظم نے آسٹریہ والون سے لڑائی شروع کردی اور فوج کے ایک حصے کو صوبہ مالدیویہ و البشیہ مین
نگرانی کیلیے ڈانیوب پر مقرر کیا اور خود نو ہزار ترک لیکر سیحک کے قریب ڈانیوب سے اوتر کر
بر مانسٹڈ کیطرف بہت جلدی آیا اس ارادہ سے کہ ترکی آگے قدم بڑہائین اور شہنشاہ کے موروثی صوبہ
مین فساد مچائین مگر افسوس کہ ایسے وقت مین سلطان **عبدالحمید خان** کی رحلت کا وقت قریب
آن پہونچا قضا نے اوسکو عدم کے پردہ مین چھپایا

اونتیسوین فصل سلطان الغازی سلیم خان سوم کی سلطنت کے بیان مین

روایت کنندگان صدق مقال و حکایت شنندگان راحت خیال اس ذکر کو یون تحریر کرتے ہین کہ
اس سلطان نے سلامتی سے ۱۲۰۳ ہجری مطابق ۱۷۸۹ع کی ۷ اپریل کو ستائیس برس کی عمر
مین تخت پر پاؤن رکہا اسکا چچا مرحوم یعنی **عبدالحمید خان** اسکو بہت چاہتا تہا **اطالی**
لارنزو طبیب نے یوروپ کے شاہونکی فوجی اور عدالتی قانون اسکو سکہلائے تہے **اسحق**
بیگ کی معرفت **فرانس** کے شاہ سے خط و کتابت جاری کی اپنے ہان کا نیا انتظام بہت
خوبی سے کیا لکہا ہی جو آسٹریہ کا ۱۷۸۹ع مین جمع ہوا تہا اوسکو سپہ سالار **لادہن** کے تحت مین
کر کے ترکون سے مقابلہ کو بہیجا تہا اور جس روسی لشکر نے اکرا کو لیکر اسنے **بنیر ہس** - **ڈانیوب**
تک مقامون کو اپنے قبضہ مین لیلیا تہا اوسمین سے ایک شخص نے **مالدیویہ** کا ارادہ کیا
اوسوقت سلطان سلیم نے بہی اپنے امیر البحر **غازی حسن** کو بلاکر لشکر کا سپہ سالار کیا
حسن مذکور **خوجتان** پر لڑنے کو آیا لیکن غنیم نے بسبب پہونچنے مدد کے ترکون پر حملہ کر کے
شکست دی اور مال و اسباب چہین لیا سلطان نے سنتے ہی ایک اور لشکر اودہر بہیجا
اسنے بہی سولوین ستمبر کو نہر **رمنگ** پر شکست کہائی اور دونون شکستون سے ترک گہبرائے
اور قسطنطنیہ کے لوگون نے بہی فساد مچایا آخر سلطان نے مجبوراً **غازی حسن** کے
قتل کا حکم دیا **سرویہ** مین عثمانی لشکر نے **لادہن** سپہ سالار سے شکست کہائی ملک ڈیڈینڈ
پر بہی **آسٹریہ** کی فوج نے فتح پائی اسکے بعد **آسٹریہ** کے سپہ سالار اور روس کے سپہ سالار نے
متفق ہوکر ترک کی دار الخلافہ پر چڑہائی کا ارادہ کیا کہ **آسٹریہ** کے مملکت مین فساد برپا ہوا

شاہ آسٹریہ کو ترکستان کے اندرونی حصہ مین لشکر بہیجنے کا قابو نملا اسی اپنے خانگی ہنگامی کو دفع نکیا تہا
کہ سنہ ۱۷۹۰ء مین مرگیا لیوپولڈ کے تخت پر بیٹہنے کی باری آئی اوسنے پرشیا والونکی دہمکون
سے ڈر کر ترکون سی صلح کر لینے کی تجویز کی لیکن اسکے زمانے مین دو جگہہ بڑی لڑائی ہوئی ہرسووہ
مین آسٹریہ کی فتح ہوئی اور کرجیوہ مین ترکون کو اسکے بعد آپسمین صلحنامہ ٹہیرا ہے جو چوتہی
اگست سنہ ۱۷۹۱ء مین مدائمی صلحنامہ ٹہیرا اب سوائے شہر ہرسووا کے تمام صوبے آسٹریہ والون کے
فتح کیے ہوئے ترکونکے شہر ادتہ آئے باقی ہا بین مین حد بندی ہوگئی اب سلطان کے سب دشمنو مین سے ایک زار ینہ
روس سے جنگ پر مستعد ہوئے اسنے بہی شاہ سویڈن سے صلح کر لی مگر قسطنطنیہ پر فتح پانے
کی امید مین سلطان سی صلح نکی اگرچہ انگلینڈ و پرشیا کے لوگون نے دخل دیا اسنے ٹمانا ملکہ یونانیون
کو یون لکہا کہ میری مدد کو آؤ اور علیسائیونکے دشمنون سے لڑو یونانیون نے اسکے دم مین آکر اپنی بحری
فوج درست کر لی اور جزیرہ تریاگو ترکون سے چہین لیا اور ترکے جہاز بہت سے گرفتار کیے سلطان
نے یہ خبر سنکر بحر اسود سے اپنے جنگی جہاز طلب کیے اور ملک جزائر کے امدادی جہازون کے
ساتہہ دشمن کے مقابلہ کو بہیجا عثمانی جہازون نے بڑی جوانمردی سے فتح پائی اودہر روس کے
لشکر نے شہر اسمعیل پر محاصرہ کیا اگرچہ ترکون نے کئی مہینے تک انکو فتحمند ہونے دیا آخر روسیون
نے رات کو یورش کر کے شہر مین جا گہسے ترک بہی ایسی بہادری سے لڑے کہ گلی کوچون مین
خون کی ندیان بہگئین سر مثل حباب کے تیرتے پہرتے تہے سلطان نے روسیونکے پست
کرنیکو بہت کوشش کی جنوری سنہ ۱۷۹۱ء کو باباطاغی کے قریب بڑی لڑائی ہوئی روسی سپہ سالار
جسنے اکثر لڑائیو مین نام پیدا کیا تہا مر گیا روسی سپہ تہ و بالا ہوئی اتنے مین اہالیان پرشیا
و انگلینڈ نے دوبارہ زاریہنہ کو صلح کے بارہ مین لکہا آخر سنہ ۱۷۹۱ء مین خزان کے موسم مین
صلح مین طرفین کے سفیرون نے بحث کی اور نوین جنوری سنہ ۱۷۹۱ء کو جاسی مین ایک
صلحنامہ ٹہیرا کہتے ہین کہ سلطان سلیم کو اس صلح کے بعد روسیون کے مقابلہ کا تردد موقوف
ہوا اس عرصہ مین زارینہ بہی مرگئے اور سلطان اندرونی نظم و نسق کی طرف رجوع ہوا
انہین دنون فرانس مین باغیون نے ہنگامہ برپا کیا رعایا نے فرانس کے شاہی خاندان
کو نیست و نابود کر دیا اور اپنی سلطنت کو جمہوری مقرر کر لیا نپولین۔ بونا پارٹ کو
جمہوریہ کا سردار بنایا ماہ جولائی سنہ ۱۷۹۸ء مین قسطنطنیہ مین یہ خبر آئی کہ تیس ہزار کا لشکر فرانس کے
شاہ بوناپارٹ کا آیا اور اسکندریہ پر حملہ کیا اور لے لیا اسکے سوا اکیسوین جولائی کو شہر خیزہ کی

مناروں کے قریب آنکر مصر کے ملوک فرقہ سے جنکا احوال پہلے بیان ہو چکا لڑکر فتح پائی پہر
خیرو کو فتح کرلیا پہلی اگست کو سپہ سالار **تلسن** نے جو لنڈن سے ترک کی مدد کو آیا تہا
رودنیل پر **نپولین** سے خوب مقابلہ کیا آخر **فرانس** کی سپاہ کو پسپا کردیا اور اونکے
جہازوں کو تباہ اور تاراج کیا اسکے بعد روم و روس و انگلنڈ مین ایک دوستانہ صلحنامہ
ٹہیرا ان تینوں نے **فرانس** پر فوج کشی کرنیکی شہرت بجائی سلطان نے اپنے لشکر بحری اور بری کو
جزیرہ روڈوس پر جمع ہونیکا حکم دیا اور ایک جمعیت ملک شام مین بہی جمع ہوئی اور اقرا
کے حاکم **خیرار پاشا** نے ترک کی سپہ سالاری قبول کی اب یہ تجویز ہوئی کہ شامی فوج
ریگستان سے ہوکر ۱۷۹۹ء کے شروع مین **مصر** پر جاکر **نپولین** سے مقابلہ کرے اور جزیرہ
روڈس سے بحری لشکر ترک کا ایک حصہ **مصطفیٰ پاشا** کے تحت مین بندر ابوکر پہ
اوترکر وہاں کی فوج موجودہ سے شامل ہو **نپولین** نے یہ خبر سنتے ہی بارش کے موسم مین
ترکوں سے لڑنیکو **شہر شام** کیطرف چلا ابتدائی جنوری ۱۷۹۹ء مین **عبداللہ پاشا**
دمشق کے حاکم نے **خرار پاشا** کے حکم کے موافق شام کے لشکر کے ہمراہ ہوکر **غازہ**
اور **کافا** کو حفاظت کی سپاہ سے مضبوط کیا اوسکے بعد کلید مصر یعنی **العریش** کیطرف قدم
بڑہایا اور **نپولین** نے پندرہ فروری کو مقام مذکور پر پہونچکر اپنے قبضہ مین کرلیا
وہاں سے آنکر شہر **غازہ** کو فتح کرلیا جب شہر **کافہ** پہونچا تو قلعہ کے محافظوں نے خوب مقابلہ
کیا مگر **فرانس** کی سپاہ نے قلعہ کی فصیل کو توڑکر تیسری مارچ کو اسے بہی فتح کیا یہاں سے
نپولین نے **اقرا** کیطرف کوچ کیا نپولین یہ خیال کہ جبتک مقام مذکور میرے ہاتہ نہ آئیگا تو شام کا ملک
تمام فتح ہونا مشکل آخر مارچ کے ہفتوں مین کو شہر مذکور پر محاصرہ کیا شہر کے لوگوں نے بہی خوب
مقابلہ کیا **انگلینڈ** کے جہازی بیڑے کے ایک سردار **سر سڈنی اسمتھ** نے **نپولین**
کی مدد کی جہاز چہین تمام اسباب جنگی تہا گرفتار کیا سب سامان چہین لیا اور **اقرا** کے
محافظوں کو اپنی جہازی فوج سے کمک پہونچائے **نپولین** کے لشکر کے دو ٹکڑیوں سے
دمشق کے حاکم کی بڑی جمعیت کو جو اعانت کو آتی تہے روکا مگر ترک کا ایک دستہ
مدد کو بندرگاہ پر آن اوترا انہوں **نپولین** کے مقابلہ کی ہمت شکست ہوئی اور اسکے
بارہ ہزار فوج زخمی ہوئی آخر محاصرہ اوٹھا کر باقی لشکر کے ساتہ مصر کیطرف بہاگا **مصطفیٰ**
پاشا رومیلی کا حاکم جو ترکی لشکر لئے ہوئے چلا آتا تہا گیارہ جولائی کو مصر مین آپہونچا

ابوکر قریہ کے قریب فرانس کی سپاہ سے مقابلہ ہوگیا اون کے سب دمدمے چہین لئے
اور اپنے اوترنے کی جگہہ کو خوب مضبوط بنالیا جب نپولین جولائی کی ۲۵ کو ابوکر آمین گیا تو
لڑائی شروع ہوئی مصطفے کے لشکر نے بڑی جوانمردی کی انگلنڈ کے لوگونکی بحری فوج نے خلیج ابوکر سے دشمنون
پر گولی مارنی شروع کئے آخر فرانس کی فوج بہاگی ترکون نے جو اونکا پیچہا کیا تو نپولین نے
موقع پاکر اپنی فوج کو ترکون کے لشکرگاہ پر حملہ کرنیکو بہجدیا پہر تو اونہون نے جو لشکرگاہ
پر حملہ کیا تو ایک سردار مصطفے پاشا کے خیمہ مین گہس گیا پاشائے مذکور نے خوب مقابلہ کیا وہ
زخمی ہوے آخر فرانس کی سپاہ غالب ہوئی ترکون کو پکڑ کر دریا مین پہینکا بعد نپولین نے کچہ
دن مصر مین رہکر جانب شام گیا اس کے جانے بعد فرانس کی فوج جو مصر پر متعین تہی اس نے
سنہ ۱۸۰۱ع مین ترکون کے لشکر سے جو وزیر اعظم کے تحت مین تہا خوب لڑے لیکن عثمانی لشکر نے
ابر کرمبی اور ہچنسن انگلنڈ کے سپہ سالارون سے کمک لیکر فرانس کی فوج کو بہگادیا اور مصر
چہین لیا کہتے ہین جسوقت سلطان اور فرانس سے لڑائی ہوئی تو علی پاشا وزیر نے قدم بڑہاکر
پرویسہ و النٹرا و پرنیٹو فرانس کے علاقے کے ان شہرون پر حملہ کرکے چہین لئے اور جب
روس کی بحری فوج بحر اسود کو آتے کر نہر باسفورس پر لشکر ترک سے شامل ہوگئے تو اون دونون
نے بحر روم مین داخل ہوکر فرانس کے علاقے کیسناتہ جزیری فتح کئے وہان سے بڑہکر اطالی کے
کنارے پر فرانس کے دشمنون کی مدد کی اس اثنا مین نپولین نے انگلنڈ والون سے صلح کرکے
سلطان بہی صلح کا خواستگار ہوا آخر نپولین کی خواہش کے موافق صلحنامہ تیار ہوا مصر اور مقامات
مفتوحہ سلطان کے قبضہ مین رہے پہر تو فرانس اور ترک مین سابق کے خلاف ایسی دوستی اور
محبت ہوئی کہ نپولین کے ایک وکیل کو قسطنطنیہ کے دربار مین رہنے کی اجازت ہوئی اگرچہ
سنہ ۱۸۰۶ع تک سلطان سلیم کو چند یورپی سلطنتون سے جنگ موقوف رہنے کے باعث کچہ
فرصت ملی مگر وہابیہ کے فرقے نے شام کے ملک مین دوبارہ فساد مچاکر سنہ ۱۸۰۲ع مین پہلے مکہ معظمہ
و مدینہ منورہ پر قابض ہوکر ملک عرب بہی اپنے تصرف مین کرلیا اور مصر مین بہی مملوکون کی باقی
ماندہ قوم نے سلطانی لشکر کو کامیاب نہونے دیا ملک شام میں جزار پاشا
نے زندگی بہر سلطان کی اطاعت نکی اور دریاے ڈینیوب پر پاسوان
اوغلی نے سلطان کی فوج کو شکست دے کر وہان کی
حکومت حاصل کی آخر قسطنطنیہ کے تمام

لوگون نے مجبور سنہ ۱۸۰۶ع مین اوس باغی سے صلح کرکے چھینے ہوے ملک پر اوسیکو قایم
رکھا اور پاشا کا خطاب بھی دیا اہالیان سرویہ نے سنہ ۱۸۰۵ع مین شہنشاہ آسٹریہ و وزرار روس سے
سازش کرکے قسطنطنیہ کے دربار مین اپنا ایک سفیر اس غرض سے بھیجا کہ آیندہ اپنے ملک کے
قلعونکی حفاظت کے لئے اپنی ہی فوج رہے اور باشندون کی ان دنون کی تکلیف پر نظر
کرکے بھیجا ہوا خرچ واپس کردین روس اور فرانس کے سفیرون نے اس مقدمے مین سر
دربار قسطنطنیہ مین بہت بحث کی انہین دنون روس اور آسٹریہ اور انگلنڈ نے متفق ہوکر
فرانس سے جنگ کی تجویز کی تہی اس لئے روس کے سفیر نے سلطان کے وزیر اعظم سے کہا
کہ اہالیان قسطنطنیہ اگر روسیون سے صلح کرلین اور فرانس کی لڑائی مین روس کے مددگار رہین
اور عیسوی باشندون ترک کو زار سے اعانت حاصل ہو اگر کسی وقت انکو ترکون سے
کچہ ایذا پہنچی تو جو کچہ سفیر روس کہے سلطان وہ کری اس کے بعد روس کے سفیر نے زار کیطرف
سے سرویہ والون کی سفارش کی سلطان سلیم پہلے تو ترکی مملکت کے عیسوی باشندون کی
حفاظت کی درخواست کی ذمہ داری سے منکر ہوکر بگڑ گیا پھر اپنے حال کی تنگی پر خوب رویا آخر
اون اراکین مسے جو واقعی خیر خواہ تھے مشورت کی سب نے بالاتفاق کہا اگر روس کی
خواہش کے موافق صلحنامہ ٹہیر جائے گا تو بیشک عثمانیون کی قدر و منزلت اور حکومت
مین فرق آئیگا مگر اسوجہ سے کہ روس کا لشکر بحر اسود و جزائر و صوبہ گرجستان پر جمع ہوا تھا
اور مملکت پر چارونطرف سے یورش کرنے کا اندیشہ تھا انہین مشیرون نے یہ تجویز
ٹہرائی کہ بقدر ضرورت روپیہ خرچ کرکے روسیون کی درخواست بغیر انکار معطل رکھین
فرانس کے سفیر نے بھی اس امر مین اتفاق کیا اور کہا کہ فرانس سے صلح ٹہیرالی اور نپولین
کو شہنشاہی کے خطاب سے سرفراز فرمائین اور اپنا مددگار بنائین سلطان نے اس
سفیر کی رائے پسند کی اور ایک مراسلہ بنام نپولین بلا ہوا شہنشاہی کے خطاب پر روانہ
کیا اسمین یہ خبر آئی کہ روسیون نے مالدیو یا سے ہوتے ہوئے جاسّے کی طرف بڑہ رہے ہین
اور والیشیہ سے عبور کے وقت پاشاہان ترک نے جو وہان قلیل جمعیت سے موجود
تھے مخالفت کی مگر روسیون نے اون صوبجات پر یورش کرکے ترک کو شکست دی
اب روس کی فوج ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۶ع مین بکارست مین داخل ہوئی ہے اور ڈانیوب
کے اترنے کی دہوم مچائی ہے قسطنطنیہ مین اس خبر کے سنتے ہی انگلنڈ کے سفیر کی دہمکیون

کچہ پروا نکی اور جنگ کی شہرت مچائی سلطان کے وزیر اعظم نے انگلنڈ کے سفیر سے کہا کہ اندنون روسی ترک کے صوبجات پر حملہ کرتین ہین اگر انگلنڈ بہی روس کے ہمراہ ہے تو ہم اوس سے بہی موجود ہین تمکو ترک کی سلطنت کی خرابی منظور ہے ہم زندگی بہر اپنی سلطنت کی حفاظت مین قصور نکرینگے خدا کے فصل سے ہم اس بلا کو اپنے سر سے دور کرینگے اگر مملکت عثمانیہ خراب بہی ہوجائیگی تو انگلنڈ کی سلطنت بہی ضرور مزا چکہیگی سفیر مذکور وزیر اعظم کی یہ بات سنتے ہی اون جہازون کی طرف روانہ ہوا جو جزیرہ تنداس کے پاس کہڑے ہوئے تہے اہل انگلنڈ نے اپنے امیر بحر کو حکم دیا کہ پہلے قسطنطنیہ جاؤ ترکی جہازون کو آگ لگاکر شہر پر گولے مارنے شروع کرو غرض انگلنڈ کی بحری فوج فروری کی انیسوین ۱۹ سنہ ۱۸۰۶ع کو نہر ہلس پانٹ اتر کر بحر مارمورا مین داخل ہوئے اور ترکی بیڑے کو تباہ و تاراج کرکے شہر پر حملہ کیا مگر کچہ دیر جو ہوئی تو ترکی ہوشیار ہوگئے اور مقابلہ کو طیار انگلنڈ کے امیر بحر نے بہاگنے کی تجویز کرلی اور مارچ کی تیسری کو ہلسپانٹ کی راہ سے واپس چلے اس عرصہ مین انگلنڈ کی دوسری فوج مصر پر یورش کو آئی اور اسکندریہ پر اپنا قبضہ کرلیا مگر رشید نے آگے بڑہکر شکست فاش دی آخر انگلنڈ کی فوج نقصان کے علاوہ بڑی بیغیرتی سے بہاگے ادہر تو یہ ہوا اودہر شمال کیطرف ڈانیوب پر ترک و روس مین جنگ ہوئی مگر کوئی پست نہوا یہ لڑائی سنہ ۱۸۰۶ع مین شروع ہوئی اور سنہ ۱۸۱۲ع تک آخر بکارست پر صلحنامہ ہوگیا اس ہنگامے مین کرمان کے حاکم نے باقاعدہ فوج کے ساتہ ڈانیوب اتر کر جنگ گاہ کا جوار اختیار کیا بانیکہ واقع نہر یانہ کے قریب نیکچری فوج سدراہ ہوے اور بہت سی لڑائی کے بعد اونکو شکست دی چونکہ سلطان سلیم جنگی معاملات مین سلیقہ رکہتا تہا اور ظلم و ہنددون سے آشنا نہ تہا اس لیے نہر فارسفورس کے بندر دن کے محافظون کے لئے آلات کے بارہ مین چند قواعد ایسے جاری کیئے جس سے محافظین مذکور بہت ناراض ہوے اور بغاوت پر مستعد نیکچریون کی دستی فوج بہی فساد پر آمادہ ہوکر اون کے شریک ہوگئے جب فساد بڑہگیا تو سب نے سلطان سلیم کے معزول کرنے کی ٹہرائی شیخ الاسلام سے فتویٰ لکہوایا اور دار الامارہ مین داخل ہوکر عبد الحمید خان کے بڑے بیٹے سلطان مصطفے کو تخت پر بیٹہایا

+ + + + + + + + + +

تیسوین فصل سلطان الغازی مصطفے خان چہارم کے بیان مین

ناظران کتاب ہائے پیشین وخوانندگان طومار اولین اس فصل کو اسطرح لکہتے ہین کہ سنہ ۱۲۲۳

شبیہ سلطان الغازی مصطفٰے خان رابع



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

اور سنہ ۱۸۰۷ع مین سلطان مصطفے خان چہارم کو تیس برس کی عمر مین عثمانیہ سلطنت ہاتہ آئی یہ علم و فضل سے بے بہرہ تہا اور سلطنت کے کامون سے عاری اس لئے عثمانیہ مملکت پر تہوڑے ہی دن حکومت کی جنہون نے اسکو تخت پر بٹہایا تہا وہی سلطنت کے ناظم رہے مگر سلطان سلیم خان معزول کے دوستون نے اوس کے دشمنون سے عوض لینے کو کمر باندہی چنانچہ رسچک کے حاکم مصطفے پاشا نے سنہ ۱۸۰۸ع کے آخر صوبجات باسینہ والبشیہ سے چالیس ہزار سپاہ ترک لشکر کشی کر کے میدان داؤد مین جو قسطنطنیہ سے چار میل کے فاصلہ سے ہے آگیا اور بڑے بڑے ارکینون کو بلایا اور اون سے اپنے حکم پر ینگچریون کو تباہ کرنے اور ترکون کی مملکت کے انتظام مین ترقی دینے کی قسم لی پہر مع فوج شہر مین داخل ہو کے مصطفے خان کو معزول اور سلیم خان کو دوبارہ تخت نشین کرنیکے ارادہ سے چلا سلطان مصطفے کے دوستدارون نے دروازے بند کر لیے اوسوقت مصطفے پاشا نے جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰہ والسلام کا علم پاک انہین دکہایا اور کہا کہ دروازہ کہولو دربانون نے کہا کہ ہم بے حکم سلطان کے کچہ نہ بولین گے یہ سنتے ہی پاشائی مذکور نے نعرہ کیا اور فوج کو حملہ کرنیکا حکم دیا لیکن کچہ دیر جو ہولی تو سلطان مصطفے نے سلیم اور اوس کے بہائی محمود کو پہانسی دلوادی اور مصطفے پاشا کو اوسکی لاش دکہادی پاشائی موصوف پہلے تو خوب رویا اور پہر سعید علی پاشا امیر بحر ترک کی رائے سے سلطان مصطفے کا ہاتہ پکڑ کر تخت سے اوتارا اور کہا کہ یہان تیرا کیا کام یہ جائے اوسکی ہے جو سب طرح اسکا مستحق ہو اب سنئے کہ جب جلادون نے سلطان سلیم کو مارا تو پہر محمود کو ڈہونڈا اس کے ایک نمکحلال نے اسکو حمام کے چولہے مین چہپا دیا جب محمود کی سلامتی کی خبر مصطفے پاشا نے سنی تو اوسکو قید خانہ سے لاکر تخت پر بٹہا اور تمام شہر مین ڈہنڈورا بجوادیا کہ مصطفے معزول اور محمود سلطان ہوا۔

+ + + + + + + + +

اکتیسوین فصل سلطان الغازی محمود خان ثانی کے بیان مین

تحریر کنان قصہ ہائے سلاطین روزگار و بیان کنندگان اذکار شاہان باوقار اس قصہ کو اس نہج سے کہتے ہین کہ جب سلطان محمود خان ثانی سنہ ۱۲۲۳ ہجری مطابق اٹہائیسوین جولائی سنہ ۱۸۰۸ع کو عثمانیہ سلطنت پر مسلط ہوا مصطفے پاشا کو جسکی بدولت یہ دولت ملی تہی اپنا وزیر اعظم کیا موسے پاشا کو معہ شریکون کے جنہون نے یہ فساد مچایا تہا قتل کر دیا

وزیر اعظم نے مانیہ اور الیہ کی فوج کو رخصت کیا دوسری رات کو ینگچریون نے جہان
وزیر سوتا تہا آگ لگادی وزیر ایک منارہ سنگین مین جہان بارود ست بھری ہوئی
تھی جا گھسا مگر اوسکو بھی آگ نے نچھوڑا اس کے بعد ینگچریون نے شہر مین فساد مچایا
اوسوقت سعید علے پاشا امیر بحر نے اوس شہر کے حصہ کو جہان ینگچریونکا لشکر تہا گولے مار
کر نیست نابود کردیا اس خانہ جنگی مین کس نے سلطان مصطفے کو قتل کر ڈالا آخر سلطان
محمود نے فتنے کو دور کیا اور ینگچریون کو اونکی خواہش کے موافق رضامند کیا اب صوبجات
ڈانیوب پر کا حال سنیئے کہ روس اور ترک لڑ رہے تہے مگر کوئی غالب نہوا تہا صوبہ
سرویہ کے کسی دہقان کا لڑکا راجارج نامی اگرچہ صوبہ مذکور کی محافظت مین کامیاب
ہوا مگر صوبہ باسینا کی فتح کا کچہ نتیجہ نہ ملا آخر زار و نپولین مین صلح ہو گئی اور جنگ روم و
روس موقوف ہوئی صلحنامی مین یہ بات ٹہری کہ صوبجات مالدیویا و والیشیہ کو روسی
خالی کردین اور جبتک زار الگزانڈر مین صلحنامہ نہوے تو ترک بھی اون صوبون مین
قدم نہ رکہے اگرچہ اسوقت ایک ہنگامے صلح روس و ترک مین ہوگئی اور دو برس لڑائی
موقوف رہی لیکن جب روسیون نے صوبجات مذکور کو اپنے ہی قبضے مین رکہنا چاہا
تو ترکون نے تازہ لڑائی کی شہرت مچائی نپولین نے بھی ترکون سے موافقت ترک
کی اور ایک صلحنامہ خفیہ روس و فرانس سے ٹہرالیا اور سب نے یہ تجویز کرکے کہ جسوقت
ترک ہماری بات قبول نکرین تو ہم سوائے رومیلی اور قسطنطنیہ کے دیگر سب صوبونکو
چہین لین اوس کے بعد نپولین نے زار سے بذریعہ مراسلت موافقت کرلی اور ترکونکی
ولایت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنیکی تجویز کی اور تقسیم کے وقت اچھے اچھے سرسبز صوبونکو نپولین
نے اپنے حصے مین لینے کا ارادہ کیا تو نپولین اور الگزانڈر مین خلاف ہونے لگا آخر زار
روس نے صوبجات مالدیویا والیشیہ کو اپنے تصرف مین رکہا روس کی اس حرکت
سے عثمانیہ اور آسٹریہ والون کو یہ ثابت ہوا کہ زار راستی پر نہ آئے گا صوبجات مذکور
نہ چھوڑیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو ان صوبون پر روس کے قبضہ سے خوف تہا اور
ترکی مخالفت مین روس اور فرانس کی سازش کرنے کا بھی خیال تہا اس لیے درمیان اہل
قسطنطنیہ و انگلنڈ وغیرہ دیگر ماہ جنوری ۱۸۰۹ع کو نہر ہلسپانٹ پر ایک
صلحنامہ ٹہیرایا صلح کرانے کے وقت زارہ اور نپولین ——— نے

ترکون کو بہت دہمکایا جس سے عثمانیہ سلطنت کے ارکین غضبناک ہوے اور باوجود
ہنگامے صلح کے جنگ کا غل مچایا اس جنگ کا غل مچایا اس جنگ مین تمام رعایا اہل
اسلام چارون طرف سے جہاد کے شوق مین آئے مگر اسوقت کے ہنگامون سے ملک
مین بڑی بدانتظامی ہوئی سپاہ سردارون کی مطیع نرہی جن دنون ترک و روس
مین ڈانیوب پر لڑائی شروع ہوئی شہنشاہ اسٹریہ فرانس سے لڑائی مین مشغول رہا اور زار
نپولین کی مدد کو طیار ۱۸۰۹ء کے آخر مین روس کے سپہ سالار نے مقامات اسحاق
جی وطولاش و ہرسوداکو جو ڈانیوب پر مین فتح کرکے سلسٹریہ کی طرف قدم بڑہایا جون
کی دسوین ۱۸۱۰ء کو اوسپر بہی فتح پائی پہر شملی کا خیال کیا اس لئے کہ یہ لشکرگاہ ترک ہے
جب روسیون نے اسٹچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم جان توڑ کر لڑا آخر روسیون کو شکست
دی آٹہہ ہزار روسیون نے خون کا دریا بہایا ستمبر کی ساتوین ۱۸۱۰ء کو روسیون نے
دوبارہ ترکون سے مقابلہ کیا سلسٹوہ اور رسٹچک کو فتح کرلیا جب بلقان کے پہاڑ و نسے
اترکر شملہ جانیکا ارادہ کیا اور ۱۸۱۱ء مین ترکون نے ڈانیوب کے دامین کنارہ پر
کئے دفعہ شکست دی آخر ترکون نے ناتجربہ کاری کے سبب سے شکست کہائی اسمین
زار اور نپولین مین جو خلاف ہوا تو روسیون نے سلطان سے صلح کی ٹہرائی انہین
شرط پر کہ صوبجات بسیاریہ و مالدیویہ و والیشیہ اپنی مملکت سے شامل ہوجائین
مگر سلطان نے یہ درخواست منظور نکی جب روسیون کو اہل فرانس سے زیادہ خوف
ہوا تو زار فقط ایک صوبہ بسیاریہ پر قناعت کرکے ترکون سے صلح پر آمادہ ہوا مورخین
کہتے ہین کہ نپولین نے جو زار کی دوستی کے اعتبار پر سلطان سے اخلاص چہوڑا تہا
اس بات سے بڑا ہی پشیمان اور شرمندہ تہا اوسوقت سلطان کو سفیر کی زبانی یہ
کہلا بہیجا کہ لشکر ترک ڈانیوب پر روانہ کرین اور صوبجات مالدیویہ و والیشیہ و کریمیہ
کو میری مدد سے روس سے چہڑالین چونکہ روس و ترک مین جنگ موقوف ہوگئی تہی اس لئے
نپولین کا پیام قبول نہوا غرض مئی کی اٹہائیسوین ۱۸۱۲ء کو بکارسٹ اور سلطان اور
زار مین ایک صلحنامہ قرار پایا جس کے موافق نہر پرسٹ پر مالدیویہ کے مدخل سے ڈانیوب
تک ترک و روس مین حد فاصل ہوگیا اور صوبجات مالدیویہ و والیشیہ سے دست بردار
مگر اس شرط پر کہ وہان کے باشندون کے مقرری حقوق مین ترک قصور نکرین اور سروویہ والونکو

امن وچین صوبہ مذکور کی اندرونی حکومت اونہین کے تحت مین رہی مگر قلعون پر لشکر ترک کا اختیار رہے چونکہ سلطان محمود خان ثانی کے زمانے مین روس و انگلنڈ و فرانس و ینکچریان باغی و علمائے فسادی و فرقہ وہابیہ و قوم مملوک و اہل سرویہ و ایشیہ و قوم کرد و شامیان و مصریان و باغی و عذار پاشا کا بڑا خوف رہا اس لئے مملکت سلطان محمود مین خرابی آئی مگر محمد پاشائی مصر نے جو سلطان کا دلی مطیع تہا مملوکون کے فریق کو نیست و نابود کر دیا وہابیون نے فتح پائی کہتے ہین کہ محمد علی پاشا مذکور ۱۷۶۵ع مین یونان مین پیدا ہوا اور جب نپولین نے مصر پر چڑہائی کی تو روسی فرانس کے مقابلہ مین ترکون کے لشکر کا ساتہ دیا وہین سپہ گری کے فن سیکہے جب ۱۸۰۰ع مین انگلنڈ کی فوج نے مصر پر یورش کی تو اس نے اونکو شکست دی اس کے بعد سلطان کیطرف سے مصر کا بادشاہ ہوا مصر کے باشندونکو مملوکون کے ظلم سے بچایا مملوکون کے نامور سوارون کو حیلہ سے اپنے گہر بلا کر مروا ڈالا اپنے بیٹون کو وہابیون کے مقابلہ کو عربستان بہیجا اونکو عاجز کر کے مقدس اور متبرک مقام اون سے چہینے وہابیہ فرقہ کے سردار عبد اللہ کو پکڑ کر قسطنطنیہ بہیجدیا سلطان نے اوسکو نومبر کی انیسوین ۱۸۱۹ع کو قتل کروادیا پہر پاشائی موصوف نے نوبیا اور سناّر کو فتح کر کے مصر کی سلطنت کے شامل کر دیا اوس کے مرنیکے بعد اوس کے بیٹے ابراہیم نے قسطنطنیہ کے لوگون سے مقابلہ کیا بکارسٹ کے صلحنامی مین اہل سرویہ کے باب مین جو شرطین لکہین تہین وہ بیکار ٹہیرین اس لئے کہ کارا جارج اور وہان کے اور سردارون نے اپنے ملک کے قلعجات ترکون کو تحویل ہونے سے پہلے وہان کے باشندون کے امن مین چند شرطین لکہنے کا خیال کیا تہا اور سرداران ترک نے اون کے خلاف بلگریڈ اور دوسرے مضبوط مقامون پر اپنا قبضہ کرلیا ہلیسکا ارادہ کیا اس مخالفت مین ویڈن کے حاکم ملا پاشا نے اہل سرویہ کو اپنے سازش کرنے کی ترغیب دی مگر اونہون نے اسکی نہ مانی اور ترک کی فوج نے صوبہ کے تمام ملک فتح کر لئے وہانکے حاکم فرما جارج اسٹریہ کو چلدیا اور سرویہ والون نے دو برس تک سلطان کی اطاعت خوب کی مگر ۱۸۱۵ع مین اون باغیون نے بڑا ہنگامہ اوٹہایا ترکون کے لشکر کو جو حفاظت کے واسطے تہا پریشان کر دیا کہتے ہین سلطان محمود خان ثانی نے بڑے بڑے حاکمون کو جنہون نے سرکشی کی تہی تباہ کر دینے کا ارادہ کیا چنانچہ علی پاشا جانیہ کا حاکم کو جس نے خود مختار ہو کر اہل قسطنطنیہ کو رنجیدہ کیا تہا ٹہیک بنا دیا کہتے ہین کہ علی پاشا کا وطن ایشیہ

ہے یہ جب چودہ برس کا ہوا تو اس کے باپ نے قرب وجوار کے سرداروں کی مخالفت کے سبب سے فساد برپا کر کے اپنے باپ دادا کا حق جو پشت در پشت سے کبھی قریہ کے سردار تھے کھو دیا اور خود بھی ہلاک ہوا لیکن علی پاشا نے اپنی ما سے تربیت پائی اور اپنے باپ کا عیوض لینے کا خیال آیا چند لٹیروں کو جمع کر کے اونکا سردار بنا اور لٹیرے پن کا پیشہ اختیار کیا غرض کئی سال لڑ جھگڑ کر اپنے موروثی حق لے لئے صوبہ ایشیا کا سردار ہوا ۱۷۸۸ء کو آسٹریہ کے جنگ میں ترکوں کی مدد کر کے خیر خواہ ہوا اس کے عیوض میں تریکالہ کا حاکم ہوا پھر مکر و فریب سے جانینہ کا پاشا ہوا چونکہ یہ نہایت بہادر تھا کئی حاکموں اور پاشاؤں پر غالب آگر پاس پاس کے پہاڑی قوموں پر فتحیاب ہوا تجارت کو ترقی دی جب اقلیم یورپ میں لڑائیاں ہونے لگیں تو اپنے ملک کی حفاظت بہت اچھی طرح کی اور نپولین سے خط و کتابت اس لئے جاری رکھی کہ صوبجات البنیہ و تہالی و یونانی و ہفت جزائر کی حد بندی ہو کر یہان ایک خود مختار مملکت بنے اور خلیج آرطہ اس لئے مملکت کا مرکز بنے سلطان محمود نے اس فساد کے بانی کے تباہ کرنے کا ارادہ کیا جب ۱۸۲۰ء میں اس نے دو شخص اپنے دشمن اسمٰعیل پاشا کے قتل کرنیکو قسطنطنیہ بھیجے پھر تو شیخ الاسلام نے اس کے ساتھ لڑنیکو فتویٰ دیا پھر تو ترک کے سرداروں نے خوب مقابلہ کیا آخر ۱۸۲۲ء میں ترکوں نے اوس بانی کو گرفتار کر لیا خورشید پاشا نے جلکر اسکو قتل کر دیا شعر ہجر میں سیر کا وصال ہوا ✣ الغرض قصہ ہی انفصال ہوا ✣ انہیں دنوں ایک الیسلانتی نام باغی نے کچھ یونانیوں کو جمع کر کے فتنہ پردازی شروع کی سلطان کی بحری اور بری فوج کو یونانی صوبوں اور دریاؤں میں شکست دی آخر سلطان کے حکم سے محمد علی پاشا لئے مصر کا بیٹا ابراہیم پاشا فوج لیکر یونان کو آیا باغیوں کو درست کیا اون کے سارے ملک کو تاراج کر دیا اور اون شہر اور قلعوں کو جو ترکوں سے چھینے گئے تھے پھیر لیے چنانچہ شہر آتھنز جولائی ۱۸۲۷ء کو ہاتھ آیا اور مسولانگی جو مغربی یونان کی منجر ہے اپریل کی بائیسویں ۱۸۲۶ء کو فتح کر لیا اس کے بعد سلطان نے ینگچری باغیوں کے نیست و نابود کرنے کو توپخانے بنوانے میں کروڑوں روپیہ صرف کیا اور چودہ ہزار آدمی قسطنطنیہ اور اوس کے گرد و نواح میں اہتمام کے لیئے ابراہیم کے تحت میں مقرر کر دیا جس میں کو جو نہایت خیر خواہ تھا ینگچریوں نے فوج کا آغاز کیا اور ایشیا سے ایک کثیر لشکر بلایا جب

لڑائی کے واسطے مشورہ کیا تو وزیر اعظم و شیخ الاسلام نے یہ رائے اور فتوی دیا کہ ان
بیدون سے لڑنا واجب ہے پھر تو ینیچریون نے ماہ جون ۱۸۲۶ء مین چند لڑائیون کے
بعد شہر کے باہر ایک بڑے میدان مین اپنا لشکر جمع کیا وہان سے سلطان کے محل کی طرف
چلے سلطنت کے ارکینون کے سر کاٹے اوسوقت سلطان نے جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک اپنے ہاتہ مین لیکر دیندارون کو جمع ہونے کا حکم دیا جب ینیچریون
نے سلطان کے محلون کا ارادہ کیا تو ترکون نے اون پر گولے مارنے شروع کیے اکثر ہلاک
ہوے اور جو باقی رہے وہ میدان کو چلے ترکون نے وہان بھی اونپر ایسے گولے مارے کہ ایک
زندہ نرہا بلکہ جن جن شہر اور ملکون مین ینیچری مقرر تہے اونہین بھی زندہ نہ رکھا انکا نام زمانے کے
دفتر سے مٹا دیا جب سلطان اس جھگڑے سے فارغ ہوا تو ایک نئے لشکر کی بھرتی کا حکم دیا
اور اسے عمدہ وردیان اور اچھے ہتیارون سے یورپ کے عیسائی بادشاہون کی طرح آراستہ
کرکے لشکر فتحمند اہل اسلام اسکا نام مشہور کیا اس عرصے مین دسمبر کی چوبیسوین ۱۸۲۵ء کو زار
الکزنڈر دنیا سے راہی ہوا اوسکا بیٹا نکولاس اوسکا قایم مقام ہوا روس کے سفیرون نے
صوبجات والیشیہ و مالدیویہ و سرویہ کے باب مین پھر تکرار شروع کی چنانچہ ماہ اگست ۱۸۲۶ء
مین روسیون نے قسطنطنیہ ایک نامہ بھیجا اوسمین یہ مضمون تھا اقلیم ایشیا کے چند قلعون کو بموجب
شرایط مندرجہ صلحنامہ بکارسٹ فی الفور تحویل کردین اور اہالیان والیشیہ و مالدیویا و سرویہ
حقوق ادا کرنے مین قصور نکرین ترکون کو پہلے تو یہ بات پسند نہ آئی آخر مصلحتاً منظور کیا اکتوبر
۱۸۲۶ء کو صلحنامہ اکرمان پر روس و ترک مین قرار پایا جولائی چھٹی ۱۸۲۷ء کو روس و انگلنڈ
و فرانس نے بہی آپسمین صلح کرلی ظاہرا غرض یہ کہ خونریزی نہ ہونے پائے ترکون اور یونانیون
مین بھی صلح ہوجائے مگر دلمین یہ کہ صوبہ یونان خود مختار رہے اور سلطان فقط خراج لے لیا کری
ب ماہ اکتوبر ۱۸۲۷ء کو انگلنڈ و فرانس و روس کی فوجون نے متفق خلیج نارنیٹو مین جہان
مصر کے جنگی جہازون کا بیڑا ابراہیم پاشا کے تحت مین تہا یونانیون کی مدد کی مصر کی فوج سے
چار گہنٹے جنگ ہوتی رہی آخر ابراہیم نے مصر کا ارادہ کیا اور دسمبر کی آٹھوین کو ملکون مذکور کے
سفیر قسطنطنیہ کے دربار سے الگ ہوے اور روس کی سرحد پر جنگی تیاریان جو ہونے لگین تو
معلوم ہوا کہ نکولاس زار فساد پر آمادہ ہوا ہے چنانچہ ایک لاکھ کا لشکر روس کی طرف سے اقلیم یورپ
مین جمع ہوچکا ہے تیس ہزار کا لشکر اور سولہ ہزار جمعیت کوتل اقلیم ایشیا کے ترکی صوبون پر روان

ہو گئے تھے اودہر سلطان نے بھی اڑتالیس ہزار ترکی نوجوان بھرتی کرکے روس کے مقابلہ
کو بھیجے ۱۸۲۸ء مین اقلیم یورپ کے روسی لشکر نے صوبجات مالدیویہ والیشیہ کو فتح کرکے
ڈانیوب سے اتر کر جون کی پندرہوین کو ابریل پر محاصرہ کیا ترکی محافظون نے مقابلہ
کیا چار ہزار روسی کام آئے آخر ابریل روسیون نے لے لیا اب شملی اور وارنہ کی طرف چلی
جب لشکر شملہ آیا اس نے خوب مزا چکھا اور جب وارنہ گیا اوس سے ترکیون نے خوب مقابلہ
کیا مگر یوسف پاشا نے کچھ رشوت لیکر پانچ ہزار سپاہ سمیت روسیون کے ساتھ ہو گیا
پھر تو وارنہ بھی ترکون کے قبضہ سے نکل گیا پھر روسی سلسٹریہ پر حملہ آور ہوئے قلعہ کے
نگہبانون نے اپنی جوانمردی سے اونکو پسپا کر دیا ایشیا مین بھی ترکون نے روسیون سے
خوب مقابلہ کیا مگر چند قلعے مثل قارص داخر لقودار توبر روسیون کے ہاتھ آئے پھر ۱۸۲۹ء
مین روسی لشکر نے ڈانیوب اتر کر ترکون سے مقابلہ کیا جب وہان بھی فتح ہوئی تو بلقان کے
پہاڑون کو چلے مگر ترکون کے لشکر نے مئی کی ستائیسوین ۱۸۲۹ء کو روسی فوج جو پراوادی
پر تھے اسکو شکست دیکر اپنا قبضہ کر لیا پھر روس کے سپہ سالار نے پراوادے و شملہ پر
جون کی گیارہوین کو کلوٹشا مین جنگ کرکے ترکون کو شکست دی وزیر اعظم رشید پاشا
نے پھر بھاگے ہوون کو شملے پر جمع کرکے لشکر درست کیا جب روس کے سپہ سالار کے آنے
کا گمان ہوا تو اس لشکر کو بلقان کے پہاڑون کے اندر متعین کر دیا روسی سپہ سالار سلسٹریہ
کو گیا بندر سوزہ بولی بحر اسود کے کنارہ پر جو ہے اوسکو بھی لے لیا دس ہزار فوج شملے
مین چھوڑ کر تیس ہزار سپاہ لیکر جولائی کی گیارہوین کو بلقان کے درون کا قصد کیا جب
اوس کے جنوب کی طرف پہنچا وہان بچش اور دستون سے ہزارون روسی مر گئے اسکے
بعد اگست کی بیسوین کو روسیون نے آڈریہ نوپل پر محاصرہ کیا اور اپنا قبضہ بھی کر لیا جب
روسیون کے اسقدر پاس آجانے کی خبر آئی تو سلطان نے ایک کثیر لشکر جمع کرکے روسیون
کی طرف روانہ کیا پھر تو اس لشکر اور وزیر کی فوج اور مصطفے پاشا کی سپاہ نے جو تین طرف
سے گھیرا آخر روس کے سپہ سالار کو بغیر صلح کچھ بن نہ آئی تو صلح کا پیام بھیجا سلطان نے
بھی وقت کو دیکھکر قبول کیا اگست کی اٹھائیسوین ۱۸۲۹ء کو آڈریہ نوپل مین ایک صلحنامہ
چند شرطون پر لکھا گیا دریائے ڈانیوب کا مشرقی ملک روسیون کے تحت مین اور جن
مقامون کو روسیون نے فتح کیا ہے اوس سے دست بردار مالدیویہ و والیشیہ والون نے

حق مین یہ بات ٹہیری کہ کسی ترکی سردار کو اون کے کامون مین دخل نہو اور کوئی
مسلمان اون کے ملک مین نرہے اور دو سال کے بعد یہان کے لوگ سلطان کو خراج
دین پہر یہ لوگ اوس صلحنامہ کے مطابق جو اکرمان مین ٹہیرا تہا اپنے حقوق سے
کامیاب ہو جائین روسی تجّار کے جہازون کو ہلسپانٹ کی راہ آمد رفت کا حکم ہو اور
ریاست یونان خود مختار ہو ہفت جزائر پر گریٹ برٹن کا قبضہ رہے جزیرہ کریڈ و
سمرالیس اور ایشیاکے دوسرے کنارہ کے جزیرون پر عثمانیہ سلطنت کا اختیار رہے ابہی
اس صلحنامی کو ایک برس بہی نگذرا تہا کہ فرانس کے لوگون نے جولائی کی چوتہی سنہ ١٨٣٠ع
کو ملک جزیر کو ترکون سے لے لیا انہین دنون کئے صوبے عثمانیہ اطاعت سے باہر
ہو گئے مانیہ اور رالیہ پر فساد برپا ہوا وہان کے باشندون کو اپنی خود مختاری کا سودا
ہوا اسوقت مین سلطان اور وزیر خورشید پاشا نے بڑی جوانمردی سے ان ہنگامونکو
دبایا ایشیائی ترک مین باغیون نے دہوم مچائی خاص مصریون نے بہت کڑوا پن
دکہایا یعنے محمد علی پاشا نے مصری ترکون کی قوت گہٹنے کے سبب فساد کا ارادہ کیا
بحری اور بری فوج اپنے بیٹے ابراہیم کے تحت مین دی چونکہ محمد علی مذکور قسطنطنیہ کے
لوگون کی طرف سے جزیرہ کریڈ کا بہی پاشا تہا اب جو طمع نے گہیرا تو شام کی حکومت بہی
لینے پر امادہ ہوا اتنے مین محمد علی مذکور و پاشا کی اقر شہر مین بگاڑ ہوا علی پاشا نے شہر مذکور پر
حملہ کرنیکو قدم بڑہایا جب ان دونون عثمانیہ سلطنت کے مطیعون نے آپس مین جنگ کی
دہوم مچائی تو اہل قسطنطنیہ نے جنگ کی موقوفی کی تاکید کرائی مگر دونومین سے کسی نے حکم نمانا ابراہیم
نے چالیس ہزار فوج اور جہازی بیڑے سے شہر اقرا پر محاصرہ کیا اور ماہ مئی سنہ ١٨٣٢ع کو باب
شام لے لیا سلطان نے کچہ فوج جو سپہ گری کے فن مین کچی تہی اس مصری سردار باغی
کے سزا دینے کو بہیجی مگر ابراہیم نے پہلی دفعہ مقام حمص مین چہٹی جولائی سنہ ١٨٣٢ع مین اور
دوسری دفعہ مقام بیلان مین ماہ مذکور کی انتیسوین کو اور تیسری مرتبہ ایشیائی کوچک
مین اکتوبر کی انتیسوین کو سلطانی سپہ کو شکست دی اور غالب تہا کہ کل ایشیا کا مالک
ہو جاوے اور بہار کے موسم مین قسطنطنیہ آجاوے جب یہ اندیشہ ہوا تو سلطان نے بذریعہ
تحریر انگلنڈ کے لوگون سے مدد چاہی انہون نے صاف جواب دیدیا مگر روسیون نے
منظور کر لی فاسفورس کے قریب فروری کی بیسوین سنہ ١٨٣٣ع کو چہ ہزار فوج روسی آئی اس

عرصہ مین فرانس کی بحری فوج کے سردار نے ابراہیم مذکور کو آگے بڑہنے سے منع کرایا
مگر ابراہیم نے نمانا اور ماہ مارچ کے شروع مین فاسفورس کا قصد کیا روسیون کو جو یہ خبر
آئی تو مقام ویشیہ سے اپریل کی پانچوین کو زار نکولاس کی طرف سے بارہ ہزار کی جمعیت
بھجوائی پہر تو ابراہیم کی ہمت پست ہو گئی اہل انگلنڈ و فرانس نے روسیون سے گھبرا کر
سلطان اور مصر کے پاشا مین صلح کرا دی چنانچہ بموجب فرمان مورخہ چھٹی مئی ۱۸۳۲ء کو
اہل قسطنطنیہ کی طرف سے محمد علی پاشا کو مصر اور گریڈ کی حکومت قائمی حاصل ہو کر
اور بیت المقدس و تریپولی و دمشق و حلب و دانانے کی حکومت بھی قایم رہی اور روسیون
کا بھی جولائی کی آٹھوین ۱۸۳۲ء کو صلحنامہ اس شرط پر ہوا کہ شاہ روس کے کہتے ہی پہر
ہلسپانڈ کا رستہ اور قومون کے جنگی جہازون کے لئے بند ہوا محمد علی پاشا نے سلطان
کو خراج دینا موقوف کیا اور مدینہ منورہ کے محافظ ترکون کو موقوف کر کے عربون کو
مقرر کیا اس غرض سے کہ بڑے بڑے شاہی صوبون کے ماتحتی موروثی ملک ہو کر میری
خاندان مین رہے سلطان نے اس حرکت سے خفا ہو کر ایک فرمان اسمضمون کا پاشائے
مذکور کو بہیجا کہ مدینہ منورہ کی حفاظت پر ترک ہی بحال ہو جائین اور خراج دینے مین بھی
کچہ فرق نہو جب پاشائی مذکور نے اسکا کچہ جواب ندیا تو سلطان نے اپنے سردارون
اور امیر البحر کو اوس کے ملک پر چڑہائی کا حکم دیا سلطان کے فرمانے سے بر دا قع فرات
پر ایک لشکر ترکی جمع ہوا اور جہازی بیڑا بہی قسطنطنیہ کے بندرگاہ پر تیار ہوا جب حافظ
پاشا یا حافظ کہہ کے ابراہیم محمد علی مصری پاشا کا بیٹا پچیسوین جون ۱۸۳۹ء کو مقابل
ہوا تو ایک گروہ ترک کے سردارون کا رشوت لیکر مصریون کے ساتہ ہو گیا پہر تو ترکی
گھبرائے توپین اور خیمہ اور رسد وغیرہ مصریون نے لے لئے ترکون کے لشکر کے امیر
بحر احمد پاشا نے جولائی کی تیرہوین کو بندر شہر اسکندریہ پر اپنی تمام فوج محمد علی پاشا
کو دیدی سلطان محمود خان ثانی اس خبر کے پہنچنے سے پہلے بیمار ہوا اور جولائی کی پہلی
۱۸۳۹ء کو باغ جنت کی سیر کو روانہ ہوا

تیسوین فصل سلطان الغازی عبد المجید خان کے بیان مین

مژدہ آور روشن ذات و بشارت رسان نیک نہاد اس واقع کو اسطرح کہتے

ہین کہ جب سلطان محمود خان ثانی نے اس سراے فانی سے کوچ کا نقارہ بجایا تو ۱۸۳۹ع
مطابق ۱۲۵۵ ہجری مین اسکا بیٹا عبد المجید خان سولہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا
چونکہ محمد علی پاشا اور اہل قسطنطنیہ مین فساد باقی تہا اس لیے پندرہوین جولائی ۱۸۴۰ع
کو ایک صلحنامہ سلطان عبد المجید خان و شاہ انگلنڈ و روس و اسٹریہ و پرشیہ کے آپسمین
اس شرط پر ٹہرا کہ سلطان اور پاشائی مصر کا قصہ موقوف ہو جائے مگر محمد علی نے فرانس
کی مدد کے بہروسے پر انکار کیا پہر تو انگلنڈ کے لوگون نے اساپ فرڈ ادمیرل کے تحت
مین ایک بحری لشکر دیگر ساحل شام کو روانہ کیا اور اگست کی انتیسوین ۱۸۴۰ع کو بندر
بیروت پر گولے مارکے مصر کے محافظون کی خبر لی جو وہ بہاگے تو بندر مذکور پر قابض
ہوکر اپنے ہمراہ ترکی فوج کو وہان معین کیا پہر نومبر کی تیسری کو اوسی بحری لشکر نے
قلعہ اقرا کو بہی لے لیا اور ملک شام کے قلعے بہی ترکون کے قبضہ مین آگئے اور ماہ مذکور
کے آخر تک سلطانی فوج نے تمام ملک شام پر قبضہ کر لیا پہر تو فرانس والون نے دخل
دیا اور قدیم جہگڑون کے دور کرنے کے لیے سلطان کو صلح کرنے پر امادہ کیا اسی نظر سے
سلطان نے فروری کی تیرہوین کو ایک فرمان محمد علی کے نام اس مضمون کا بہیجا کہ مصر
کی حکومت پاشائی مذکور کی پشت در پشت رہے مگر پاشائی موصوف سالانہ چوتہا حصہ
سلطان کو بطور خراج پہنچائے اور ضرورت کے وقت بحری اور بری فوج سے کمک دے
اس سال کے خزان کے موسم مین ایک اور صلحنامہ اہل انگلنڈ و اسٹریہ و فرانس و پرشیا
و روس و سلطان کے درمیان نہر ہلسپانڈ کی راہ سے جہازون کی آمد و رفت کے بابمین
قرار پایا کہتے ہین کہ جب مصر کا فساد موقوف ہوا تو عثمانیہ سلطنت نے ارام پایا سلطان
کو سلطنت کے انتظام کا خیال آیا زار روس اور شہنشاہ آسٹریہ نے ملک ہنگری کے
چند سردارون کو جو بانی فساد تہے اور روم مین پناہ گزین تہے انکو شہر بدر کرنیکی سلطان
سے درخواست کی مگر منظور نہوئی زار نکولاس نے جو لڑائی کے لیے بہانہ ڈہونڈتا تہا
سلطان کو ایک خط اس مضمون کا لکہا کہ ترکی ملکون کے رہنے والے عیسائیون کی ذمہ
داری ہر طرح کی اپنی ہے سپرد ہو جب سلطان نے اسکو قبول نکیا تو جولائی کی
تیسرہوین ۱۸۵۳ع مین روسی لشکر نے نہر پرٹ سے اتر کر مالدیویہ و والشیہ پر اپنا قبضہ کر لیا
اور ماہ مذکور کی نوین کو سلطان نے یہ خبر سنتے ہی ایک لشکر ترک عمر پاشا کے تحت مین دیکر

شبیہ سلطان الغازی عبدالمجید خان



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ڈانیوب بپر رد کیا اور اکتوبر کی پہلی کو لڑنے کی شہرت مچائی سلطانی فوج نے
نومبر کی چوتہی کو الٹنتزا پر روسیون کو شکست دی دوسرے دن بہی سنیت
پر ترکون کو فتح ہوئی اُن فتحون سے ترکون کی ترقی دلپر جگہی اِس سبب سے اہل فرانس
دا انگلنڈ شروع سے سلطان کی طرف دار رہے یورپی ترک جو بحر بالٹک دیوکسین کی
حفاظت مین ہوشیار رہے تو روسی اوسطرف نجاسکے ایک فوج روسی نے ۱۸۵۴ع
کو ڈانیوب سے عبور کرکے سلسٹریہ پر محاصرہ کیا موسے پاشا اور دو سردار انگلنڈ کے
جو وہان کے محافظ تہے روسیون کا موڈ پہیر دیا آخر روسی جون کی پندرہوین کو ڈانیوب
کو راہی ہوے ترکون نے بہی پیچہا نچہوڑا اسمین اہل فرانس اور انگلنڈ جو قلعہ وارنہ پر
لشکر سلطانی کی مدد کو تیار تہے شریک ہوے اور جنگ کا قصد کیا ستمبر کے مہینے مین
صوبہ کریمیہ پر ایسی یورشش کرکے تجویز کی جسکا بیان زمانے کے صفحہ سے قیامت تک
نہ مٹے گا تینون لشکر کے سردارون نے متفق ہوکر یوپی توریا کے قریب ٹہیر کر شہر مذکور پر
حملہ کیا ستمبر کی چودہوین کو لے لیا اب الما کا ارادہ کیا جب اسکو بہی لے لیا تو سیاستپول
کو چلے اوسپر بہی محاصرہ کیا بہت دنون تک لڑتے رہے غرض سمبر کی آٹہوین ۱۸۵۵ع
کو حملہ کیا اور قلعہ کے برج پر قبضہ کرلیا اِس قلعہ پر سال بہر محاصرہ رہا پانچ لڑائیان بڑی
ہوئین طرفین کے ایک لاکہ آدمی مارے گئے آخر روسی چیرہ ہوے اور شہر ترکون کے
قبضہ مین آیا اب اوس روسی فوج کا حال سُنیے جو اقلیم ایشیا مین سلطانی لشکر سے مقابلہ
کر رہے تہے ترکون کی ناتجربہ کاری سے روسی فتحیاب ہوے اور نہر قارص کے گہیرنے کا
ارادہ کیا محافظ اور شہر کے باشندون نے جو انگلنڈ کے دو عیسوی سردارون کے
تحت مین تہے شہر کی حفاظت مین بکدلی کی داد دی ستمبر کی اُنتیسوین کو جو روسی لشکر
نے حملہ کیا تو انہون نے ایسی جوانمردی کی جس سے ترکون کو شکست ہوئی اِس اثنا
مین شہنشاہ اسٹریہ نے دخیل ہوکر سلطان اور زار مین صلح کرانے کے لئے زار کو پیام بہیجا
چونکہ زار کو موت نے ناچار کر دیا تو اِس کے قایم مقام الگزانڈر ثانی نے منظور کر لیا اور
صلح کی تجویز کے لئے شہر پیرس دار الحکومت فرانس مقرر ہوا القصہ فرانس اور انگلنڈ اور
روس اور ترک اور سردینیہ کے سفیر جمع ہوکر اتوار کے روز مارچ کی تیسوین ۱۸۵۶ع کو
بہت تقریر کی بعد ایک صلحنامہ زار او سلطان مین ٹہیر الڑائی جاتی رہی اور ملک طرفین

کی واپس کردی گئی سارا قصہ فیصلہ ہوا لنڈن مین اس صلح کے سبب ۱۸۵۶ء مین جشن آتشبازی کا جلسہ خوب ہوا اوس کے بعد سلطان عبد المجید خان نے ذلحجہ کی پندرہوین ۱۲۷۷ ہجری کو انتقال کیا سلطان احمد کی مسجد مین اپنے باپ کے پاس دفن ہوا اس سلطان مرحوم نے اپنے عہد مین مسجد نبوی کے سامنے کے رخ مین گیارہ درجے مقابل گنبد نمالداؤ کے پختہ بنوائے اونمین سیکڑون ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز ور افشان کے لگائے ہر ستون پانچ گز طول مربع ایک ڈھال پتھر کی کسی کان سے تیار تراشی ہوئی اشمن نکل آئی اون پر خوش قطع سنگین گنبد بنوائے ہر گنبد کے حلقہ مین قرآن شریف کی آیتین مختلف خطون مین لکھین ہین اونپر نقش طلائی ہے ہر ایک ستون کے نیچے اور اوپر کے حلقے مین آٹھ گرہ کے قریب نیچے اوپر سونا جڑا ہے اس مسجد کے اندر کی پشت پر مینا کاری کا کام ہے اوس مین سنہری حرف قرآن کی آیتون کے نستعلیق خط مین اور رسول پاک کے نام لکھے ہوے ہین اللہ تعالی ہر ایک مسلمان کو اسکی زیارت نصیب کرے

تینتیسوین فصل سلطان الغازی عبد العزیز خان کی سلطنت کے بیانمین

وقایع نگاران زمان پاستان و سانحہ طرازان عہد پیشیان اس فصل کو اسطور سے لکھتے ہین کہ انیسوین جولائی مطابق پندرہوین ذالحجہ ۱۲۷۷ھ کو قسطنطنیہ مین تخت پر بیٹھا عدل و سخاوت مین مشہور اپنے عزیزون کو قید سے چھڑایا بچون کو خوش کیا چھوٹون کو عملدار لیسے موقوف عالمون کی قدر کی اونکو بڑے بڑے عہدے دیے اس کے زمانے مین نصاریٰ بندرون کے ٹھیکے سے محروم رہے اس نے مالی اور ملکی کامون کو خوب ترقی دی فوج اور جنگی جہازون کا عمدہ طور سے انتظام کیا رل و تار برقی اور عجیب عجیب صنعتین اپنے ملک مین جاری کین ایران کے شاہ سے دوستی بڑہائی اپنے ملک کے سیر سفر کے علاوہ مصر و اسکندریہ و لنڈن وغیرہ کی سیر اور اپنے بھائی عبد المجید خان مرحوم کی بی بیونکو عدت کے بعد خود مختار کر دیا اور کہدیا جس سے چاہو نکاح کر لو اور سوائے ایک بی بی کے دوسری کا خیال نکیا اسکی بحری فوج کے خوف سے ہنگاز بردست جنگل کو بھاگے اور اس کے بری لشکر کے ڈر سے شیران فولاد پنجہ دریا مین چھپے اس کے زمانے مین نہر سویز وغیرہ تے فرانس والون کے دست برد سے بچکر آبرو پائی اہل فرانس نہر کی تیاری کے حیلے سے مصر مین آنے سے محروم رہے

شبیہ سلطان الغازی عبد العزیز خان



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

اور مصر والی اونکی حکومت کے خبر سے چھوٹ گئے اسی نے عثمانیہ دولت کی آبرو
سنبھالی فوج کی آراستگی جہازونکی خریداری عمارتون کی تعمیر لوہیکی سڑک کی تیاری
رہی جن یورپین لوگون کو سلطان نے امانت دار جانکر متفرق کامونکا ٹھیکہ دیا انہون نے
کڑورہا روپیہ غبن کیا علاوہ اسکی عثمانیہ سلطنت اسکی تخت نشینی سے پہلے قرضدار
تھے کریمیہ کی لڑائی اور سلطان عبدالمجید خان کی فضول خرچی کے سبب خزانہ خالی ہو گیا
تھا اگرچہ جنگ مذکور مین سلاطین یورپ نے سلطان المکرم سلطان عبدالمجید خان کو مدد
دی اگر اتفاقاً روسیون سے جنگ کا خرچہ دلا دیتے تو عثمانیہ سلطنت قرضدار نہوتی
جب یہ بات نہوئی تو قرض لیا اور سود در سود کی ترقی نے اصل و سود کو کڑورون
کے درجے سے بڑہا دیا اور ان خرابیون نے تمام علما و امرا کو سلطان سے آزردہ کر رکھا
تھا آخر سبھون نے سلطان عبدالعزیز خان کے معزول کرنی کی تجویز ٹہرائی چنانچہ منگل
کے دن ماہ جمادی الاول سنہ ١٢٩٣ھ کو آدہی رات کے بعد وزیر سلطان مراد کے پاس گئے
اور عرض کی کہ اب آپ قدم بڑہائین چہاؤنی مین تشریف لائین جب سلطان مراد چہاؤنی
مین آیا تو شمشیر بندون نے آن گہیرا اور چھ بجے سب علما اور امرا و وزرائے بری و
بحری کو چہاؤنی مین بلایا بحرہ رحیہ مین سب آراکین دولت جمع ہوئے منجملہ ان کے
چار شخصون نے یہ کہا کہ سلطان عبدالعزیز کو جو قوم نے غافل پایا تو اوسکو معزول کیا
اور بموجب شرع شریف سلطان مراد خان کے ہاتہ پر بیعت کی اور مبارکبادی اس کے
بعد چار وزیر کشلطاش کے محل کی طرف چلے اور سلطان عبدالعزیز خان سے ملنا چاہا
چونکہ سلطان سوتا تہا وزیرون نے کچہ دیر انتظار کیا پہر بے اجازت محل مین داخل ہوکر کہا
کہ عثمانیہ قوم نے آپکو معزول کیا اسوقت یہی مصلحت ہے سلطان نے کہا کیا تم لوگ
میرے عزل کو سہل جانتے ہو انہون نے کہا حضور سلطان مراد از روے شرع شریف
آج سے تخت و تاج کے وارث ہین اب آپ طوبقپون کے محل مین تشریف لیجائین اور
وہین رہین پہر سلطان عبدالعزیز خان معہ والدہ و اہل و عیال تین کشتیون مین سوار ہوکر صبح کے
نو بجے محل مذکور کا ارادہ کیا اور محل مین جاکر بہت رویا آخر اتوار کی شب کو نہ سویا تڑپ تڑپ
کر صبح ہوئی حمام گیا وہان سے باغ کی سیر کو گیا کبھی گہبرا کر گہر آتے تھے کبھی باغ مین
جاتے تھے ایک لونڈی سے ڈاڑہی کے بال برابر کرنیکو قینچی مانگی اوس نے اونکی والدہ

سے جاکر سب حقیقت کہی اونہون نے قینچی اور آئینہ دیدیا سلطان بالون کو کترنے لگے اونکی والدہ دروازہ کے پیچھے سے دیکھہ رہین تہین سلطان نے بہی دیکھہ لیا کہا جاؤ یہان کیون کہڑی ہو ہرگاؤ تکیہ لگایا اور خدمتگار کو بلایا اوس سے کیفیت لڑائی کی بیان کرنے لگے کہ دشمن کو میدان سے یون بہگاتے ہین دیکھہ تیر تلوار یون لگاتے ہین یہ کہتے کہتے قینچی ہاتہ مین لی اور داہنے ہاتہ کی رگ کاٹ ڈالی خدمتگار چیختا ہوا سلطان کی والدہ کے پاس آیا اور حال کہا اتنے مین سلطان نے بائین ہاتہ کی رگ بہی کاٹ دی سلطان کی والدہ اور لونڈیون نے شور غل مچایا پولس والے اور بڑے بڑے ڈاکٹر دوڑے آئے مگر اون کے آنے سے پہلے سلطان نے اپنا کام تمام کیا سولہ برس حکمرانی کی اور جمادی الاول کی گیارہوین ۱۲۹۳ھ مطابق چوتہی جون ۱۸۷۶ء مین دار فانی کو چھوڑا جب سلطان عبد العزیز خان کے مرنے کی خبر تار کے ذریعہ سے ہندوستان مین آئی تو اکثر شہرون مین شافعی مذہب والون نے نماز جنازہ سلطان مرحوم کی غائبانہ پڑہی اور اپنی ہمدردی کی شان دکہائی -

چونتیسوین فصل سلطان الغازی مراد خان پنجم کی تخت نشینی کے بیان مین

واقفان قصہ ہائے سلاطین نامدار و ماہران حکایات شاہان وذی الاقتدار اس داستان جرئت بیان کو اس طریقے سے کہتے ہین کہ سلطان مراد خان سلطان عبد العزیز خان کا سگا بہائی جمادی الاول کی ساتوین ۱۲۹۳ھ کو تخت پر بیٹہا تازی تازی حکم جاری کیے نئی نئی باتین ایجاد کین غرض سلطنت کے کامون مین بڑی تدبیرین کین ہنوز تہوڑے ہی دن گذرے تہے کہ سرویہ کے حاکم پرنس میلان اور مانٹی نگرو کے شہزادے نے سلطان کی اطاعت سے مُنہ پہیرا اوس نے بہکا کر فساد مچوا دیا جولائی کی نوین ۱۸۷۶ء کو باغیون نے احمد مختار پاشا کی فوج پر حملہ کیا ترک نے بہی خوب مقابلہ کیا نو سَو دشمنو نکو قتل کیا اور چار سَو کو زخمی کیا جو باغی جان بچا کر بہاگا اسباب اونکا مسلمانون کے ہاتہ آیا اور چالیس آدمی ادہر کے شہید ہوے جولائی کی دسوین کو محمد علی پاشا نے چار ہزار فوج سے پہاڑون مین سرویہ کے چودہ ہزار باغیون پر حملہ کیا سرویہ کے جرنل نے لڑائی کے قاعدہ موافق اپنے آدہے لشکر کو مقابلہ کا حکم دیا اور آدہے کو گہات

شبیہ سلطان الغازی مراد خان خامس



یہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

مین چہپار کہار رات کے نو بجے سے لڑائی شروع ہوئی اور تین بجے تک ہوتی رہی
آخر پایہ اسلام برتر ہوا کہ دشمن میدان سے روپوش ہوے اس لڑائی مین سرویہ کے
تین ہزار فوج غارت ہوئی اور چھ ہزار زخمی ہوئی جولائی کی اکیسوین کو سرویہ کے
کسی جگہ بہت سا باغی لشکر جمع ہوا اوسکو جنرل عثمان پاشا نے پراگندہ کردیا کئی سو باغی
مار ڈالے اسی تاریخ اہل اسلام نے مانٹی نگرو کے حاکم پر فتح پائی اگست کی پانچوین کو عثمان
پاشا نے تار دیا کہ آج صبح کو کرنل حسن پاشا نے تین رجمنٹ پیدل اور گولہ اندازون
کی ایک کمپنی اور دو توپین اور کچھ والنیٹر سے شوقہ پر حملہ کیا اہل سرویہ نے شہر گران
پر جو ٹمک ندی کے اوپر ہے اور ایک اوسی کے پاس کے قریہ پر ترکون سے جنگ
کی کچھ دیر لڑائی رہی آخر لشکر اسلام نے اون دونون شہرون پر اپنا قبضہ کرلیا اگست
کی چھٹی کو سر عسکریہ سے تار آیا صدر اعظم کو کہ اتوار کے دن سلطانی لشکر نے شہر گرگوسیوٹس
پر یورش کرکے باغیون کی جمعیت کثیر پر گولے مارنے شروع کئے آخر وہ مقابلہ کی
تاب نہ لائے لشکر ترک نے اوس پر بھی فتح پائی باغی شہزادی کو بہاگے سلطان کے
لشکر کی جو آنے کی خبر سُنی شہزادے کی ۔ جار سے باغیون کی فوج سمیت بھاگا
مسلمانون نے اوسکو بھی لے لیا اگست کی اٹھارہوین کو درویش پاشا نے جنگاہ
سے یہ تار دیا کہ گذشتہ ہفتہ کو ہم سرویہ کی حد مین معہ چھ رجمنٹ مصری اور پانچ
رجمنٹ سلطانی اور کچھ والنیٹر کے ساتھ داخل ہوے سرویہ کی فوج نے پہاڑون
کے ٹیلون پر اور پہاڑیون مین دمدمے اور مورچے بہت مضبوط بنا رکھے تھے
جب لشکر اسلام کے شیرون نے مقابلہ شروع کیا تو وہ گیدڑون کی طرح
نظر آئے دوسرے دن محمد علی پاشا و اسمعیل پاشائی مصری کے درست راستے
سرداروں نے معہ فوج آگے بڑھکر دن کے گیارہ بجے وہ توپین اور بندوقین مارنی
شروع کین کہ شام تک کان پڑی آواز نہ آئی اوسی دن باغیون کے سب مورچہ
جو پہاڑ جہازیون مین تھے ہاتہ آئے ایکہزار سے زیادہ باغی مارے گئے اور اونکے
دو سو مورچے لے لیے اور ہر دو سے بہادر شہید ہوے تیسرے دن محمد علی پاشائی مصری
اور رضا بک دشمنون کی طرف گئے محمد علی پاشا دشمنون کے مقابل ہوا جمیل
پاشا بائین طرف سے اور حسین آغا داہین طرف سے آگرے پہر ایسی جنگ ہوئی کہ

کہ سرویہ کی فوج تہہ و بالا ہو گئی سلطانی لشکر شہریاور کے قریب شام کو پہنچ گیا اہل شہر گہبرا کے راتون رات شہر سے اپنا مُنہ کالا کیا پہر اطراف کے مورچے معہ سامان جنگ مسلمانون کے ہاتہ آئے اس کے بعد سلطانی لشکر نے شہر فراتیناپر قبضہ کرلیا اہل شہر نے وہان سے بہی گہربار چہوڑکر اسٹریہ ورومانیہ کا رستہ لیا اگست کی اکیسوین کو تموز سے باب سرعسکریہ مین یہ تار آیا کہ آج کے دن مصطفے صفوت پاشا نے چند پلٹنین اور والنیٹر کے ساتہ دلفرادسے بانیا و نودی کے نواح کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون مین دتو پین لئے ہوے تین ہزار آدمی کے قریب دکہائی دیے صفوت پاشا نے اپنے لشکر کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اونپر حملہ کیا پانچ گہنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر اہل سرویہ پہاڑ سے اوترکر بہاگے لشکر اسلام نے تہروانسہ تک اونکا پیچہا کیا وہان بندوقون کی ایسی باڑ ماری کہ تین سے باغی لوٹ گئے اور تین سو نہر مین گرکر عدم کو پہنچے مسلمانون نے اون کے لشکر کا نشان چہینا اور سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بہرے ہوے ہاتہ آئے اگست کی چہبیسوین کو دریاے ٹیمک کے پاس شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے مقابلہ کیا دو گہنٹے لڑائی رہی آخر ترک فتح یاب ہوے ڈیڑہ سو باغی کشتہ ہوے اور تین سو زخمی اگست کی اونتیسوین کو عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہ تار دیا کہ آج سرویہ کے باغیون نے قلعہ الکسیناج سے سلطانی لشکر پر حملہ کیا لڑائی بہت سخت ہوئی تین ہزار سے زیادہ باغی جہنم مین گئے اور باقیون نے جوتیان کہاکر قلعہ مین منہ چہپایا غرض انہین لڑائیون مین سلطان مراد خان کی طبیعت خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزیرا اور رہبرون نے شیخ اسلام سے اتفاق کرکے سلطان مراد کو تخت سے نامراد کیا اور اگست کی اکتسوین کو سلطان عبدالحمید خان سلطان عبدالمجید خان کے بیٹے کو تخت پر بٹہلایا ۔

٣٥ پینتسوین فصل سلطان الغازی عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ کے بیان مین

شہسواران رزمگاہ تہورے وزبدہ بزمگاہ ہنرپروری اس فصل کو کلک جواہر سلک سے یون تحریر کرتے ہین کہ شعبان کی دسوین سنہ ١٢٩٣ھ مطابق اگست کی اکتسوین سنہ ١٨٧٦ع کو عبدالحمید خان ثانی تخت پر بیٹہے اہل اسلام کی فتح اور فیروزی کا زمانہ آیا یہ بڑا زاہد اور

شبیہ سلطان الغازی عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ



یہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

مستقل ہوا باوجود کثرت امور سلطنت جب نماز کا وقت آتا فوراً کل کام ترک کرکے نماز ادا
کرتا انکی والدہ نے انکی صغیر سنی مین انتقال کیا اِن کے چچا عبدالعزیز خان مرحوم نے پرورش
کیا پہلے زمانے مین اُنہون نے اپنے چچا کے ساتہ یورپ کی سیر بہی کی ترکی عربی فارسی
فرنچ انگریزی مین خوب مہارت تہی انکی جتنی تعریف کیجاوے اوس سے زیادہ ہین انکے حُسن کی
تعریف کرنی آدمی کا کام نہین شعر اللہ اللہ زہے حُسن اوسکا کہ سر تا بقدم * تہا وہ خالق
کا تماشائی ظہور قدرت * جب اس سلطان نے تخت سلطنت پر جلوس کیا تو کل رعایا
کی مبارکباد کا غلغلہ آسمان پر پہنچا اور خود بدولت نے بدستور قدیم مسجد ایوب مین جاکر
جمعہ کی نماز پڑہے اور نماز کے بعد دسمبر کی ساتوین ۱۸۷۶ع کو تلوار جواہر نگار کمر مین باندہے
نئے نئے قانون ایسے جاری کئے کہ جس سے تمام رعیت خوش اور شاد ہوئی سلطان عبدالعزیز
خان مرحوم کے متعلقین کی عمدہ تنخواہین مقرر کین سولانا سلطان مراد خان افندی کو معہ
متعلقون کے اچہے پنشنین کردین سلطنت کے کامون کو اچہی طرح سے انتظام دیا ہر شخص کو
اوس کے حوصلہ کے موافق راضی کیا جب روسی پادریون نے بہکا کر بلگیریا و بوسینیا و
ہرزگونیا مین فتنہ برپا کیا اور اکثر مسلمانون کو زندہ جلا دیا تو فوج ترک باشی باذوق
نے وہان جاکر فتح پائی حرب کے لوگون یعنی سرویہ والون نے بغاوت اختیار کی روس
نے پچاس ہزار فوج سے اونکو کمک دی جنرل انمناٹیف روس سردیہ کی فوج کا
سپہ سالار ہوا اور مانٹی نگرو جبل اسود کے مالک نے مسلمانون کے ناک کان کاٹے ظلم وستم
شروع کردیا دونون طرف آب رواں کی طرح سلطانی فوج نے معہ سنجق شریف فساد
کی آگ کو بجہانے کا ارادہ کیا سنجق شریف کا بیان سنو یہ نشان مقدس سبز تافتہ کا ہے
اور تافتے کے چار غلافون مین رکہکر اوپر سے تافتہ کے خریطہ مین نہایت حفاظت سے
دہرا ہوا ہے اس نشان پر حضرت عمر خلیفہ سویم رضی اللہ عنہ نے سونے کے حرفون سے سارا
قرآن شریف لکہا ہے اثاثہ شریف مین اور تبرکات کے ساتہ یہ بہی رکہا ہوا ہے اس نشان
کا کپڑا حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ مبارک کا پردہ ہے ایک
دفعہ کریمیا کی لڑائی مین آیا تہا سو ترکون نے دشمنون پر غلبہ پایا تہا جب اس نشان کو
دارالخلافت مین لاتے ہین تو سلطان اور وزیر اعظم معہ روسا و عمائدین شہر سے پانچ میل
تک استقبال کو جاتے ہین جب نشان جنگ مین سربلند ہوتا ہے بیدین سرنگون ہوتے ہین دیندار

اسکا بہت ادب کرتے ہین فوج کے سردار پہلے اس کے آگے ادب سے سر جہکاتے ہین اور
بوسہ دیکر لڑنیکو جاتے ہین پہر فتح انکو اور یہ فتح کو ہنسین جہوڑتے اگرچہ سلطنت اسلام کے بد
خواہون نے یورپ سے اسلامیہ سلطنت کا نام ونشان مٹانا چاہا اور یورپ کے سب بادشاہون
کو سلطان کا مخالف بنایا مگر خود ہی غارت ہوے یہ مقولا اون پر صادق ہوا جو کوئی کسی
کے واسطے کوا کہودے وہ آپ ہی ڈوب مرے چنانچہ عبد الکریم پاشا نے ستمبر کی پہلی کو
سرویہ پر حملہ کیا سرویہ کے قلعے توکیڈ الگزنڈریو پر بہی غلبہ پایا اطراف کے گاؤن گوین کو تباہ
کیا گیارہ گہنٹے تک ایکسان لڑائی رہی آخر سرویہ والون نے شکست پائی الگزنڈریہ پر جنرل
شرنیف سے کچہ بن نہ آئی وہانسے بہاگا پہر بلگریڈ یعنے بغداوی جو لشکر آیا تو اوس نے پہر بغداد کے
درمیان ترکون کے مقابلہ پر قدم جمائے مین ترکی باٹریون نے آگ برسانی شروع کی سرویہ
کے دو باٹریون نے مقابلہ کیا گولے اولے کی طرح برستے تہے دہوان ابر کی مانند چہایا ہوا تہا
تلکین بجلی کیطرح چمکتی تہین گولیون کا مینہ برس رہا تہا دو گہنٹے کے بعد سرویہ کے باٹریون نے
گولون کے مارے وار نہ آنے دیا لیکن ترکون نے کچہ پروا اور حراس نکی دوسری طرف سے بندوقونکی
باڑمارنی شروع ہوئی توپون اور فلون کی اوازسے وحوش وطیور ششدر رہگئے آسمان کے
رہنے والون نے کانون مین انگلیان دے لین بہرام کانپنے لگا مریخ تہرانے لگا اسپر بہی
ترکون کا قدم پیچہے نہ ہٹا اور مسلمانون کی شہادت کا ذوق نہ گہٹا سرویہ کی تمام پلٹنین گہبرا گہبرا کر
بہاگین ایک روسی کرنل جس کے تابع دو پلٹنین تہین ہر ایک کو کہتا رہا کہ قدم آگے بڑہاؤ کہتے
کہتے تہک گیا مگر کسی نے یہ ندیکہا کہ کتنا ہو نکلتا ہے یا آدمی سرویہ کے تمام لشکر مین بیس جوانون کے
سوا سب بہاگ گئے پہر تین گہنٹے شام کو گہن شام ہوا ہزارون زخمی رستون پر تڑپ رہے تہے شام
کے چہہ گہنٹے تک یہی حال رہا اسمین ترکی جوان اطراف کے دمدمے پار ہو کر باگار دو ترانسان
تک جا پہنچے صبح کو جنوب کی طرف کوچ کیا اور انہون مضبوط مقامون پر آسان اپنا قبضہ کرلیا
جو شرنیف کے قبضہ مین تہے پہر جب شام ہوئی سرویہ والون نے پہاڑ پر آگ لگادی ترکون
نے بہی ایسی ترکیب دکہادی آخر رات کے ڈر کے مارے غار مغرب مین چہپ گئے اور آفتاب
لرزتا کانپتا باہر نکل آیا تمام دن مارپیٹ کا ہنگامہ گرم رہا ترکی باٹریون کے گرج سے
جو ایک میل پر تہے تمام شہر درہم برہم ہو گیا ترکون کے لشکر نے پہاڑ سے اوتر کر فلون کی
برسات برسادی خون کا دریا بہہ گیا اور سمکین سب حباب کی طرح تیرے نیرے پہرتے تہے

سرویہ کی بہت فوج اس لڑائی مین کام آئی بعض بہاگ گئے ترکون کو فتح ہوئی سلطانی
لشکر کے سپہ سالار نے الکسیناج سینار سے سلطان کو تار دیا کہ اہل سرویہ سلطانی لشکر کے
حملے کے خیال سے موضع رویسل جو مراوا ندی کے قریب ہے اس کے سامنے چہہ رجمٹین
اور چوبیس توپین رکہدین ہین اس ارادہ سے کہ حسن پاشا کے دمدمون کو لے لین از انجملہ
چہہ پلٹنون نے حافظ پاشا کے لشکر پر حملے کا ارادہ کیا اور چہہ رجمٹین مع توپون کے سلامی
پاشا کے لشکر کی طرف الگوریہ سے آئین پہر تو مقابلہ شروع ہوا اور ترکون نے وہ ترت
پہرت کی کہ دشمنون کی ترکی تمام کی اونکو سوائے بہاگنے کے کچہ نہ بن آئی اور حسن
پاشا کی فوج نے بہی اونکو شکست دی ستمبر کی ستائیسوین کو ایک لڑائی قلعہ الکسیناج
مین ہوئی صبح کے چہہ بجے سے ایک گروہ نے دو توپون سے سلطان کے لشکر پر آگ
برسانی شروع کی اور جب دو توپخانون سے سلیمان پاشا و حافظ پاشا و عادل پاشا و سلامی
و حسن پاشا پر گولے مارنے شروع کئے تو سلطانی لشکر نے دشمن کے بائین طرف مجموعی طور
سے حملہ کیا پہر تو خون کے ندی نالے بہگئے اکثر روسی سردارون نے ترکون کی تلوار
کا پہل کہایا اور یونانیون نے آب خنجر پیا حافظ پاشا کی فوج نے سرویہ کے لشکر سے
حافظ کہلکے خوب مقابلہ کیا دونون طرف سے گولی چلنی شروع ہوئی سرویہ کے لشکر
کی تقدیر باوجود اس دہائین دہائین کی آواز مین سو گئے اور ترکون کا نصیبا جاگا ساری
رات لڑائی رہی اور سیارے ترکون کی سیر مین مشغول تہے ذرا نہ ٹلتے تہے القصہ ستارے
دیکہنے سے سیر چشم نہوے تہے کہ صبح صادق بہی اس جنگ کے دیکہنے کو آئی آتے ہی
دشمنونکی دو رجمٹین پیدل اور ایک سوار نے حافظ پاشا کی داہنے ہاتہ کی فوج پر حملہ
کیا پاشائی موصوف نے بہی وہ جوانمردی کی داد دی کہ دشمنون کے مُنہ کے رنگ عاشقون
کے ہوش کی طرح اوڑ گئے اور عدوُن کے دل معشوقون کے اقرار کی طرح ٹوٹ گئے
سلامی پاشا و حسین پاشا پر سرویہ کی اکیس پلٹنون نے حملہ کیا ادہر سے انہون نے
بہی جواب ترکی دیا تو اونکا دم بند ہوا اول ہی پست ہوئے دوبارہ انہون نے سلطانی
فوج کے قلب اور بائین طرف حملہ کیا بہادران اسلام نے انکو بنات النعش کی طرح
پریشان کر کے جہنم مین بہیجدیا اور اکثرون کو گرفتار کیا پہر سرویہ کی سپاہ نے موضع سیگو
یا دمین سلطانی فوج پر حملہ کیا ترکی فوج نے جو آگ برسائی تو بہت سے اپنے رہنیکی

جگہ جانگر بہن رہے بعضے بہاگ گئے بعض اسیر ہوے سلطانی فوج سے پانچ بہادرون نے
شربت شہادت نوش کیا عبد الکریم پاشانے باب عالی مین تار بہیجا کہ اہل سرویہ نے
سلطانی لشکر پر حملہ کیا اور پس پا ہو کر قضا کے منہ کے نوالے ہوے اس لڑائی مین ترکون
نے وہ تلوار بجائی کہ جنگاہ مین دشمنون کی جان گہبرا گہبرا کر نکل آئی اس عرصہ مین دو ہفتہ
کی مہلت کا اقرار ہوا چنانچہ روسی سفیر نے بہی اٹہائیس گہنٹون کے اندر جنگ کے موقوفی
کو کہا تہا لیکن اہل سرویہ نے پہر ہفتہ کی مہلت کے اندر پہر جنگ شروع کی اپنا عہد توڑا
ساٹہ رجمنٹون سے سلطانی لشکر آگرے پندرہ گہنٹے تک ایسی لڑائی رہی کہ ملک الموت تہک
گئے آخر دشمن بہاگ گئے چار ہزار دشمن مارے گئے دوسرے دن پہر لڑائی ہوئی اوسوقت
بہی اہل سرویہ ڈیڑہ ہزار اسفل السافلین مین جا گہسے اکتوبر کی اونتیسوین کو حافظ پاشا کے
لشکر نے قرمزی ٹپہ پر حملہ کیا اہل سرویہ کے مورچہ کو دس توپون سمیت لیکر تہوڑی دیر مین
فتح کر لیا و بلگریڈ و جونس کے رستے بند کر دیے اور اکتوبر کی ستائیسوین کو سلطانی لشکر نے
پہاڑی کے مورچے جو و بلگریڈ کے سامنے تہے فتح کر لئے اس کے بعد الکسیناج اور جوش پر
حملہ کیا جنرل فصلی پاشا نے ایسے گولے مارے کہ دشمن ہوا ہو گئے اور ایسے اوڑے کہ پتا
نہ لگا اکتوبر کی اکتسوین کو فوج ترک الکسیناج مین داخل ہوے اسی روز و بلگریڈ پر بہی
فتح پائی ستمبر کی دسوین کو درویش پاشا نے بٹیکو رسٹیر سے تار مین یہ خبر استنبول کو پہنچی
کہ تاریخ مذکور کو سول کی ڈہائی سو پلٹن اور پانسو والنٹیر نے نبر تومو رساتہ بیر کا رستہ
لیا ہے اس غرض سے کہ جبل اسود کی فوجون کا زور توڑین اور اودہر سے مخالفون نے
خبر پاکر مقابلے کا قصد کیا ہے اثنائے جنگ مین جبل مذکور کی مدد کو تین ہزار آدمی کوتش
اور دو ہزار ویلیون سے آپہنچے اور سبہون نے بالاتفاق لشکر سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت
دلیران ترک نے وہ جرات دکہائی مصرع روح رستم نے کہا صد آفرین ہر شخص کو اس
عرصہ مین سلطانی فوج کی ایک پلٹن جو دوسری طرف سے آرہی تہی اس نے یہ خبر سنی
تو الٹے پہرے جب یہ بات جبل اسود کے لوگون نے سنی تو اونہون نے اوس پلٹن کا پیچہا
کیا پہر تو دونون ترکی فوجون نے دشمنون کو بیچ مین گہیر کر جو مارنا شروع کیا کہ پہر تو ایسے
بہاگ گئے کہ پیچہے پہر کر بہی نہ دیکہا سو بندوقین اور اسباب وغیرہ مسلمانون کے ہاتہ آیا پہر ستمبر کی
بائیسوین کو جبل اسود کی فوج نے مقام لوبن بہ مین سلطانی لشکر پر حملہ کیا دلاوران اسلام نے

وہ تیغ زنی کی کہ دشمن شرما کر سامنے نہ آئے اور مُنہ پے جوتیان کہا کر پیٹھ دکہائی اکتوبر کی دسوین کو درویش پاشانے جبل اسود پر لشکر کشی کرکے اون کے مورچون اور مضبوط مقامونکو لے لیا بہت سے باغیون کو مار ڈالا دوسرے دن جو لڑائی ہوئی تو دشمنون کی فوج بہاگ اہل اسلام نے اون کے بڑے مضبوط مقامون کو چہین لیا اس لڑائی مین جنرل جلال الدین پاشانے زخم کہایا اور دوسرے دن انتقال کیا دوسرے دن مقام کو آس ملی سرویہ کے جنوبی کنارہ پر سرویہ فوج ترکون سے آن بہڑی آخر بدستور شکست کہائی تیسری لڑائی گراہوروش اور رہودو کے درمیان مقام فضلاب پر ہوے اجمل پاشانے جبل اسود کے لوگون پر حملہ کیا اور اون کے مورچون کو چہین لیا دو سو سے زیادہ باغی قتل ہوے چونکہ چہہ ہفتے کی مہلت روس وغیرہ بادشاہان یورپ نے مانگی تہی اور سلطان نے بہی منظور کرلی تہی اس لئے جنگ موقوف رہی مگر کانفرانس کی مجلس مین صلح کی بات چیت شروع ہوئی جب نصاریون نے دیکہا کہ سلطانی سرویہ و جبل اسود پر فتح پائی تو اپنے مختار وزیرونکو بہیجکر جنگ کی مہلت لینے اور کانفرس کی مجلس مین صلح کرا دینے کی تجویز ٹہرائی لارڈ سالبسری وزیر مختار لندن سے آیا اور اوس نے صلح کی گفتگو اس شرط پر شروع کی کہ بلگیریا کے انتظام کو کسی نصاری بادشاہ کا لشکر مقرر ہو جائے اور ہماری خواہش کے موافق گورنر اور حاکم بہی نصاری مقرر ہون آئندہ رعایائی نصاری پر ظلم و ستم نہونے پائے غرض اسیطرح دو مہینے کے عرصہ مین اونتیس شرطین تجویز کرکے پیش کین اور کہا کہ اگر سلطان تین دن کے عرصہ مین ان شرطون کو قبول نکرین گے تو ہم سب یورپین بادشاہان نصارے یعنے روس و فرانس و انگلش و آسٹریہ و پرشیا و اطالی کے وکیل یہان سے چلے جائین گے غرض سلطان نے اپنے دربار مین متفرق قومون کے بڑون یعنی یہودی و نصاری و ترک و عرب کی ایک محفل شورہ مقرر کئے اور درخواست مذکور پر بحث ہوئی آخر سبہون نے بالاتفاق کہا کہ ہمارے وطن کی خود مختاری ان شرطون کے قبول کرنے مین نرہیگی اور ہم سب سلطان کی طرفداری کو جان و مال سے حاضر مین یہ ذلت و رسوائی کا سبب ہے ایسے جینے سے تو موت ہی خوب ہے آمین ادہم پاشا سلطان کے وزیر نے کہا کہ جب ہم چہہ سو آدمی تہے تب یہ ملک فتح ہوا اور اب خدا کے فضل سے چہہ لاکہ ہین اگر چہہ ترک بہی باقی رہین گے تو اپنا ملک غیر کو ندین گے آخر سب نے اس درخواست

کے قبول کرنے سے انکار کیا تب شہنشاہ روس نے اپنے سفیر کو جو قسطنطنیہ مین رہتا
تہا لکہا کہ سلطان روم کی تجویز خلاف شرایط مجوزہ تدبیر شاہان یورپ منظور نکیجاوے
بلکہ اصل تجویزون مین بہی کچہ ترمیم ہونے نپائی اوس نے پہر کہا اور یورپ بادشاہون
کے وزیرون نے مہلت کی مدت بڑہادی چنانچہ مارچ کی پہلی کو وہ بہی ختم ہوئی
وزرائی ستہ کے آخیر جلسون مین یہ تجویز پیش کی گئی کہ اب شاہان یورپ اپنے انتیس ۲۹
درخواستون سے جو مخالف افتخار و خود مختاری سلطان روم تہین دست بردار ہوجاوین
اور فقط دو درخواستین رہنی چاہین وہ یہ کہ پانچ برس تک جو گورنر صوبجات باغی
مین سلطان کی طرف سے مقرر ہون وہ سلاطین ستہ کی مرضی کے موافق ہون لیکن
یہ دونون درخواستین بہی سلطانی منظور نکین کہتے ہین جب کانفرانس کی مجلس کی
گفتگو ختم ہوئی تو کاغذات پر دستخط کرنیکو ایک جلسہ ہوا مگر اوسمین سلطان کی طرف
سے کوئی وکیل یا وزیر نہین آیا لکہا ہے کہ جب سلطان نے کانفرانس کی مجلس مصالحہ
کی ختم کی بعد یہ اشتہار دیا کہ کانفرانس کی مجلس کے قایم ہونے سے پہلے سرکار لنڈن
نے جو شرطین مجلس مذکورہ مین پیش کرنے کے لئے مقرر کین تہین اونپر غور کرکے دولت
عالیہ نے کانفرانس کی مجلس کے منعقد ہونے کا اقبال کیا تہا آخر وہ سب ہوا ہوگئین
اور ایسی درخواستین پیش ہوئین جن سے عز و شرف دولت عالیہ مین فرق آتا تہا نظر
برین ہمنے ان درخواستون کو قبول نکیا اور اوسی ہنگامے مین سلطانی وزیر اعظم
مدحت پاشا کو کسی ملکی مصلحت کے سبب سے معزول کرکے ادہم پاشا کو وزیر اعظم مقرر
کیا اس عرصہ مین پرنس میلان سرویہ کے حاکم نے اپنا وکیل سلطان کے دربار مین بہیجکر
قصور کی معافی کی درخواست کی سلطان نے اوس کے سب قصور معاف کئے اور فروری
کی چہبیسوین ۲۶ سنہ ۱۸۷۷ع کو صلح ہوگئی اسیطرح مانٹی نگرو جبل اسود کے حاکمون نے بہی
سفیر کی زبانی صلح کی التجا کرائی جانبین کے قیدی واپس ہوگئے جو ملک و قلعے
سلطانی لشکر نے فتح کئے تہے بغیر تاوان نقصان واپس دیدیئے لنڈن مین سلطانی
کے وکیل کے مکان پر گروہ گروہ یہود و نصارا آتے تہے اور مبارکباد دیکر یہ کہتے تہے
(بغیر تاوان نقصان واپس دیدے لنڈن مین سلطان کے وکیل کے مکان پر یہود و نصارا
آتے تہے اور مبارکباد دیکر یہ کہتے تہے) کہ خوب ہوا جو سلطان نے کانفرانس کی درخواست

قبول نکی روس کی دغا چلنے نہ پائی پہر مارچ کی انیسوین ۱۸۷۷ع تک عثمانیہ سلطنت مین امن رہا مگر بیسوین کو تار مین یہ خبر آئی کہ اہل ترک نے مخالفون کی بدعہدی اور روس کی فتنہ پردازی کے سبب سے ارض روم و کارس وبہائن مقامون مین جنگ کی تیاری شروع کی ہے اور روسی سرحدون کے طول مین چہاؤنی کی مضبوطی کی تجویز کرلی ہے اور یہ بہی خبر آئی کہ باسینیا مین ایک لڑائی انتظام کے طور پر شروع ہوچکی اور قسطنطنیہ مین سوفستائی لوگ طلبا کی جماعت مین بہت ہی جوش پیدا ہوا ہے چنانچہ اون مین سے تین ہزار لوگ مسلح ہوچکے ہین لنڈن سے مارچ کی ایکیسوین کو یہ تار آیا کہ روسیون نے ترکی سرحد سے اپنی فوج اٹہا دینے کا انکار کیا ہے کہتے ہین کہ اگر سلطان شرائط ذیل پر عمل کرین تو ہم فوج اٹہالین گے اول شرط یہ ہے کہ روسیہ سرکلر پر یورپ کے شاہون کے دستخط ہون دوسری شرط یہ کہ ترکی لشکر کو متفرق کردین اور روم و مانٹی نگرو مین صلح قایم ہوجائے مارچ کی بائیسوین کو قسطنطنیہ سے تار آیا کہ سرکار روم نے اوس جنگ کی مہلت کو جو مانٹی نگرو کو دی گئی تہی ماہ آیندہ کی بارہوین تک بڑہا دیا ہے اوسی مہینے کی چہبیسوین کو مانٹی نگرو کے وکیلون نے سرکار روم مین اپنے سوالون کا پیش کرنا موقوف کردیا اور ماہ مذکور کی اکتیسوین کو قسطنطنیہ سے چلے جانے کا ارادہ کیا پہر اپریل کی غرہ کو اپنی روانگی موقوف کردی اہل قسطنطنیہ مین ماہ مذکور کی ساتوین کو دیوان خاص مین ایک جلسہ غیر معمولی اسی غرض سے کیا کہ روس کی تجویز کئے ہوئی فیصلے کو قبول کرین یا نکرین اوس اپریل کے مہینے مین ایک جلسہ کیا مگر کچہ فیصلہ نہوا اپریل کی دسوین کو روسیہ کے سفیر نے جو قسطنطنیہ کے دربار مین رہتا تہا صفوت پاشا سے یہ کہا کہ روس نے لکہا ہے اہل قسطنطنیہ ہمارے تجویز کئے ہوئی اقرار نامہ کا جواب ماہ حال کی تیرہوین سے پہلے پہلے دین اپریل کی گیارہوین کو صفوت پاشا نے مانٹی نگرو کے وکیلون کو یہ کہلا بہیجا کہ صلح کی شرطون کو وکیلون کی مجلس نے رد کردیا ہرگز قبول نہین کیا اب فقط دیوان عام کے فیصلے کا انتظار ہے ماہ مذکور کی تیرہوین کو روسی فوج نے جانے کی طرف قدم بڑہائے اور ترکی اور مانٹی نگرو کی لڑائی کی مہلت ختم ہوئی اوسی دن اہل قسطنطنیہ نے مانٹی نگرو کے سب دعوون سے انکار کیا صلح کا پیام منظور نکیا اور رومانیہ کے پرنس چارلس سے یہ درخواست کی کہ عبد الکریم پاشا کے ماتحتی لشکر سے ملکر روسیون سے لڑنے

روسی فوج کو ڈانیوب سے پار نہ اوترنے دے ماہ مذکور کی اٹھاروین کو پرنس گورچگاف روسیہ نے یورپ کے شاہون کے پاس ایک سرکلر بہیجا جسمین جنگ کا ہونا وا جب لکہا تہا اوسی تاریخ اہل قسطنطنیہ نے یہ تدبیر کی روسیون کو ترکستان سے نکالدین اور روسی سفیر نے بہی آئندہ ہفتے کو چلے جانے کی تجویز کر لی ماہ مذکور کی تیسوین کو شاہ روس نے کشنیف کے رہنے والون پر فوج کشی کی اوس کے بعد فوج سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر روسی لڑائی کے میدان مین شجاعت کا جوہر دکہائین تو بہت جلد ہی فتح پا کر اپنے ملک کو چلے آئین اس کے بعد روسی لشکر نے جس کی تعداد قریب سترہ ہزار کی تہی رومانیہ کی سرحد سے آگے قدم بڑہایا اپریل کی چہبیسوین ۲۶ کو مقام جو کسیا تیار باطوم مین روسیہ کو شکست ہوئی اس لڑائی مین آٹہہ سو روسی ہلاک ہوے اوسی تاریخ کو روسیون نے اردہان دیگر یمین جنگ شروع ہوئی اور روسیون کے ایک کثیر لشکر نے ڈابروت کی طرف قدم بڑہا کر ڈانیوب سے پار اوترنے کی تجویز کی رومانیہ مین بہی لشکر روس گروہ کے گروہ آیا اور ایک روسی رجمنٹ کا سک نے کالافات کی طرف جسکو ترک لشکر نے اپنے قبضے مین رکہا تہا روانگی کا حکم پایا رومانیہ کی فوج وسط کی طرف گئے مانٹی نگرو کی سپاہ معہ پرنس نکسا الینیہ اور مانٹی نگرو کی ہرسیالی سرحد کی طرف روانہ ہوے لشکر ترک نے نکشش کی طرف کوچ کیا ماہ مذکور کی ستائیسوین کو روسی فوج کے سپہ سالار نے ایک اشتہار دیا کہ سرکار روسیہ کو ملک گیری منظور تہین مگر ظلم رسیدہ عیسائیون کے امن دینے کا خیال ضرور ہے اوسی دن باطوم پر ترک کے لشکر نے فتح پائی ماہ مذکور کی تیسوین کو اتوار کے دن روسی لشکر نے ترک کے علاقہ مین کارس کے قلعہ پر دو دفعہ حملہ کیا مگر فتح نپائی ترکون نے اپنے دشمنون کو پسپا کر دیا مئی کی آٹہوین کو ترک کے جنگی جہازون نے روسی مقامون پر جو ڈانیوب پر تہے گولے مارنے شروع کئے اور ترکی بیاٹریون نے یعنی توپخانون نے بہی جو ڈدمین ہے تہے مقام خلافت پر آگ برسائی اور ادہر سے رومانیہ کے توپخانون نے بہی خوب گرمی دکہائی مئی کی دسوین کو کاسکون کے ہراول بندرگالائس کیطرف سے ڈانیوب کے پار اوترا اوسوقت باشی بازوقون نے بہی دشمن کے مقابلہ مین قصور نکیا اگر مقامون پر اونکو روک دیا روسیون نے جو پار ہونے کے لئے ڈانیوب پر ایک عارضی پل بنایا مگر ترکون نے ایسی یورش کی کہ پل ٹوٹا اور اکثر روسی مارے گئے اور بہت سے پکڑے گئے مئی کی گیارہوین

کو روسی فوج نے ترکون کے مورچون پر جو باطوم کے قریب تیار ہوے تہے حملہ کیا مگر شکست
کہائی چار ہزار روسی مارے گئے ترکون کو فتح ہوئی اِس لیئے کے پندرہوین کو روس کی
ایک حصہ فوج نے دریاے ڈانیوب سے عبور کرکے ڈابروشا مین داخل ہوے تو ترکون
نے ہی خوب مقابلہ کیا ماہ مذکور کی سولہوین کو ترکی جنگی جہازون کے بیڑی نے بندر سوکوم
کالے پر خوب گولے مارے اور وہان ترکی فوج اوتر گئی اوس مہینے کے اٹہارہوین کو روسی
فوج نے شہر اردہان کے باہر ترکون کے دمدمون مین سے سکئے دمدمے
لے لیئے اور پہر کارس کیطرف حملہ کرنے کے قصد سے متوجہ ہوے لشکر ترک جو وہان تہا
اپنے قلعون سے نکلکر اِن کے مقابل ہوا اور خوب لڑائی ہوئی جون کی گیارہوین کو مختار پاشا
کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ مانٹی نگرو کو گیا اور پاڈگورڈزہ پر علی صایب پاشا نے مانٹی نگرو
کو شکست دی جون کی بارہوین کو یہ خبر آئی روسیون نے کارس اور ارض روم کیطرف منہ
پہیر کر مقام اولٹی کو چہوڑا ترک کے پیش خیمے مقام زادین تک پہنچی اور سولنیا مین روس کے
تارپیڈون کے کشتیون نے ترک کے جنگی جہاز پر حملہ کیا ترکون کا کچہ نقصان نہوا انہین کی
دو کشتیان ڈوب گئین جون کی بارہوین کو سلطنت روسیہ نے دولاکہ تیس ہزار فوج کے جمع ہونے
کا حکم دیا ترکی لشکر نے اولٹی پر قبضہ کر لیا جون کی تیرہوین کو روسیون نے ڈانیوب سے پار
اوترنے کی جو تیاریان کین ترکون نے درہم برہم کردین اوسی تاریخ سلطان نے درویش پاشا
کو کارس کی حکومت دی اور مصطفے پاشا کو باطوم کی سپہ سالاری ملی سلیمان پاشا کی ماتحتی
لشکر سے مانٹی نگرو کی پچپن گہنٹے لڑائی رہی آخر مانٹی نگرو بہاگے جون کی اٹہارہوین کو مصر
کی اعانتی فوج قسطنطنیہ مین داخل ہوئی اونیسوین کو مانٹی نگرو کی لڑائی مین تین ہزار
ترک کام آے باقی فوج عثمانیہ پس پا ہوے اکیسوین کو یہ ہوا کہ سلیمان پاشا نے اسٹراک کی کمک
گاہ پر اپنا قبضہ کر لیا مانٹی نگرو نیکو پس پا کیا چوبیسوین کو تار مین یہ خبر آئی کہ روسی فوج میاجن پر قابض ہو گئے
اب ڈانیوب سے پار اوترنیکی کوشش مین ہین اور یہ بہی خبر آئی کہ ماہ حال کی اکیسوین کو بلیانس پر جو ڈینوبا کے ضلع مین ہے پاشا
موصوف نے روسیونکے ایک ڈویژن پر حملہ کرکے شکست دی آخر روسی فوج متفرق ہو کر بہاگے ترکون نے
تلچہ کو خالی کردیا اور ہرسوداکا رستہ لیا تیسوین کو روسیون نے باطوم پر یورش کی مگر وہان
کی فوج کے ترکی کمیندان نے چوبیسوین کو روسیون پر حملہ کیا اور شکست دی اوسی تاریخ
اتوار کے دن روسی لشکر نے رشچک پر گولے مارے اس سبب سے انگریزی کانس کی جگہ

گئی ترکون نے بہی جواب ترکی دیا اکیسوین اور بائیسوین کو ولی بابا کے درہ مین روسیون
سے خوب جنگ ہوئی آخر روسی عاجز ہوے ستائیسوین کو یہ معلوم ہوا ترکون نے
ہرسوداکو خالی کردیا اور روسیون نے اوسپر قبضہ کرلیا اوس کے بعد تقریب تیس ہزار فوج
روس نے ڈانیوب سے عبور کیا اور رسٹچک کے ترکی باٹریون نے گرگیون کے تہوڑے
حصے کو تباہ و تاراج کردیا اٹہائیسوین کی تار برقی سے یہ معلوم ہوا کہ روسی
کوہ سونگاٹلی کے لینے پر امادہ ہوے ہین چنانچہ زیون مین ترکی فوج پر یورش کرکے
شکست کہائی اس لڑائی مین تیس ہزار روسی قتل ہوے اور چار سئے ترکی شہید ہوے
روس کے سپہ سالار نے سمزہ مقام مین ڈانیوب سے اوترگیا ترکون کو کمینگاہون سے
نکالا خوب لڑائی ہوئی اس کے بعد روسیون نے ستتوہ اور اوس کے حوالے مین بلند
مقامون پر اپنا قبضہ کرلیا او نتیسوین کے تار مین یہ خبر آئی کہ رسٹچک پر ابہی تک
گولے پڑ رہے ہین اور بڑی بڑی عمارتین ڈہ گئین شہر نکوپولی ویران ہوگیا جولائی کی
تیسری کو جو تار آیا تو معلوم ہوا کہ روسیون کے لشکر کے ہراول نے ڈانیوب اتر کر
بیلان کی طرف گئے تو بہت نقصان ہوا آخر واپس آئے اور ترکون کے لشکر نے مانٹی
نگرو کو چہوڑا رسٹچک سے ترک پسپا ہوگئے روسی سوارون کا رسالہ مقام ترنوا کو آیا
ترک کے وزیر جنگی ردیف پاشا نے شملی کا ارادہ کیا مراسلات سرکاری ترک سے
معلوم ہوا کہ جولائی کی دوسری کو کاراکلسیہ مین ترکون نے یورش کرکے روسیون کو
شکست دی کارس کے سامنے جو دمدمے تہے ان پر سے روسی لشکر بہاگ گیا ان کے بہاگنے سے کارس
کا محاصرہ ٹوٹ گیا اس کے بعد احمد مختار پاشا جو کارس سے بارہ میل کے فاصلہ پر مقیم
تہا آگے بڑہنے کو تیار ہوا کہ روسی کارس کے جنوبی طرف بہاگے پہر روسیون نے بیلہ
اور ترتوکالی پر حملہ کیا مگر شکست کہائی پہر یہ خبر آئی کہ روسی لشکر نے ضلع الاسگرد کو
خالی کردیا اور سلیمان پاشا ترک کی پینتالیس پلٹین لیکر بادگورٹزہ سے ڈانیوب کو آیا
بلگیریہ والون نے سلستوہ مین لوٹ مچادی جولائی کی آٹہوین کو لشکر ترک کے میمنہ
نے روس کے میسرہ کو ایپک کی طرف بہگا دیا اس کے بعد ٹرنوا پر روس قابض ہوے
اور روسیون کی اٹہارہ پلٹین درہ سیکہ کی طرف سے کوہ بلکن سے پار ہوئین اور مقابلہ
نہونے سے بینی ساگرہ پہنچ گئین اور راس گراڈ مین جاکر وارنہ و رسٹچک کے درمیانی

ریل کو توڑا اور بلگیریہ کے مسلمانون کو قتل کیا اور دیہات کو جلا دیا صوبہ مرہ مین بہی بغاوت
پیدا ہوئی باغیون نے روسی فوج کے ایک غول کو گرفتار کر لیا اور ماہ مذکور کی اٹہائیسوین
کو یہ معلوم ہوا کہ آڈریہ نوپل کے درمیانی رستون کو روسیون نے بند کر دیا ترکی لشکر
محمد پاشا کی ماتحتی نے عثمان بازار سے پلیونہ کی طرف عثمان پاشا کے ساتہ اونہون نے
قدم بڑہایا اور روسیون کے قیامگاہ ترنوہ کو ترک کے لشکر نے دہمکی دی جولائی کی
اکتیسوین کو روسیون نے اسکی ساگرہ مین رؤف پاشا پر حملہ کیا اوسوقت ترک کارالوبتار
کو چلے گئے اور سلیمان پاشا نے اوسیدن اوس کے ساگرہ مین روسیون کی بہت سی توپین
چہین لین اور شکست دی اور سلیمان پاشا نے سانلک اور درہ حسین بوغار پر قبضہ کر لیا
ہوبرٹ پاشا نے بحر اسود کی جنگی جہازون کا امیر بحر ہو کر شام چہرہ کے روسی قلعے کو تباہ
وتاراج کر دیا اس کے بعد روسیون نے اگست کی ساتوین کو لاڈ ائزپر حملہ کیا مگر شکست
کہائی اور پیچھے ہٹے پہر روسی مقام اپنے پر لڑنے وہان بہی شکست ہوئی جب یہ حال ہوا تو
کوہ بالکین ودرہائی حسین بوغاز وگورڈش کو روسیون نے خالی کر دیا اور ترکون نے اون
دونون پر قبضہ کر لیا اگست کی سولہوین کو تار سے معلوم ہوا کہ محمد علی پاشا نے سلیمان پاشا
کی فوج کے شریک ہونے کا ارادہ کیا اور سلیمان پاشا کی فوج بالکن سے دو گہنٹے کے فاصلے
پر پہنچ گئے روسیون نے کستنجی کو خالی کر دیا اور پرگس مین جو رسچک کے پاس ہے ڈانیوب
پر پل بنایا ہے ترکیون نے گرگیون پر گولے مارے کاسلاڈ پر بہی روسیون نے
حملہ کیا مگر ناکامیاب ہوئے اگست کی پچیسوین کو محمد پاشا نے یہ اطلاع دی کہ مقام اسکید جو
مابین روس کی چودہ پلٹنون نے یورش کی مگر ترک کے میمنہ ومیسرہ نے شکست دی اگست
کی تیسوین کو درہ شبکہ مین لڑائی ہوئی تو روسیون کو بڑا نقصان ہوا جب روسیون نے
اپنے مورچون سے نکلکر حملہ کیا تو ترکون نے انہین شکست دی اوس کے دوسرے دن
ترکون نے اون کے مقامون پر حملہ کیا روسی جرنل ڈار ہجنسکی نے سفر کا ارادہ کیا روسیہ
کے سرکاری مراسلات سے معلوم ہوا کہ پچیسوین کی لڑائی مین جو درہ شبکہ پر ہوئی تھی
اوس مین سو افسر اور چار ہزار سپاہی روسی مارے گئے اس کے بعد روسیون نے پلیونہ
کے سامنے فوج جمع کی اور عثمان پاشا کی فوج نے بہت مضبوطی سے ناکہ بندی کر لی
احمد مختار پاشا نے جرنل ٹیپ کی بلندیون پر فتح حاصل کی اس لڑائی مین چار سے روسی

جہنم مین گئے اور بارہ سے ترک داخل جنت ہوے درویش پاشانے روسیکے میسرہ کی
فوج کا جہانگیرہ مین ایک دمدمہ چہین لیا سرویہ کے حاکم نے بلغار مین روسیون کی شرکت
کا قصد کیا پہر یہ صحیح خبر آئی روسیون نے پلیونہ مین بہی شکست پائی سترہ ہزار روسی مارے
گئے لڈلیوز مین بھی احمد ایو پاشانے روسیون کو شکست دی پہر بیلا مین روسی فوج جمع
ہوئی ستمبر کی چہٹی کو رات کے وقت روسی پلیونہ کے سامنے آئے اوس کے اطراف کے
پہاڑون پر محاصرہ کے واسطے مورچہ بندی کی ساتوین سے آٹہوین تک گولے مارتے
رہے یہان ایک دن کی لڑائی مین بتیس ہزار روسی مردہ اور زخمی ہوے اس دمدمہ کے
مٹانے کے لئے روسیون نے پہر دوسرے دن ترک کی فوج پر حملہ کیا مگر پہر بہی پسپا ہوے آخر
چارون طرف سے اپنی فوج کو جمع کرکے رومانیہ کے لشکر کو بھی شریک کر لیا بعد خود زار
روس و حاکم رومانیہ و سپہ سالار فوج روس ان تینون نے ایک لاکہ اسّی ہزار سپاہ اور تین سو
چہتیس توپون سے ترکون پر حملہ کیا ستمبر کی بارہوین کو روسیون نے پلیونہ کو مورچہ
بندیون کی قطار سے گہیر لیا رومانیہ کی فوج نے ماہ مذکور کی اٹہاروین کو پلیونہ مین
ترکون پر حملہ کیا جب پلیونہ مین روسیون نے عثمان پاشا کو گہیر لیا تو تیس ہزار فوج
ترکی پلیونہ کو آئے اور اس محاصرہ مین ترکون نے وہ رستمانہ کام کیا کہ ہزارون روسی
مار ڈالے آخر روسی گہبرا کر محاصرہ سے باز آئے ادہر محمد پاشانے بیلا مین بہت دیر
تک لڑ کر ایک لاکہہ روسیون پر فتح پائی ان شکستون اور زکون کے اٹہانے کی سبب سے
روسیون کو مقابلے کی طاقت نرہی اور ڈانیوب سے پار ہوکر اپنے مقامون کو واپس
جانے سوا کچہ بن آئے ایک روسی سرکاری مراسلہ سے معلوم ہوا کہ گرٹزا کے حصار پر حملہ
کیا مگر کچہ نتیجہ نہوا ستمبر کی پندرہوین کو خوب گولے مارے اس دن گویا پلیونا ہر طرف
کے گولے آنے سے جل رہا تہا آخر روسیون کے تین سو افسر اور بارہ ہزار سپاہی فنا
ہوے اور رومانیہ کے لوگ تین ہزار چہہ سو دار البوار مین گئے ستمبر کی گیارہوین کو ایک
روسی آرمی کور نے (جسکی پچیس پلٹن ہوتی ہین) بیلا کی فوج کی مدد کو چلین مگر ترکون نے
انکو شکست دی اور ان پلٹنون مذکور کا پیچہا بنیالم تک نچہوڑا عثمان پاشانے اون
حصارون مین سے جنکو روسیون نے چہین لیا تہا تین حصار پہر چہین لئے ماہ مذکور کی
سولہوین کو سلیمان پاشانے قلعہ نیقولاس کو جو درہ شبکہ مین ہے فتح کر لیا پہر احمد مختار

پاشا نے اکتوبر کے عشرہ کو دس ہزار روسیون پر فتح پائی پانچ گہنٹے لڑائی رہی چار سو
روسی مارے گئے آخر روسیون کو بہاگنے کے سوا کچہ نہ سوجہا قوقاس کا بلوہ بہی بالکل مٹگیا
احمد مختار پاشا کو سلطان نے غازی کا خطاب عنایت کیا چہہ ہزار روسی جاسوسی کے
لئے کستنجی سے چلے اور بازارجق تک پہنچے جب اوسکو مضبوط پایا تو واپس ہوے
الگزانڈر یون کے قریب اکتوبر کی دوسری کو بڑی لڑائی ہوئی آخر ترکون نے فتح
پائی پہر روسی فوج نے جو گرانڈ ڈیوک میکل کے ماتحت تہے احمد مختار پاشا غازی کی
فوج پر دفعتہً حملہ کیا اور وہ مورچے جو پاشا ماہ مذکور کے فتح کئے ہوے تہے چہین لئے
پہر اون مقامون کو جنکی ترکی محافظ تہے روکدیا روسیون کے ہزار پانسو فوج کام
آئی پہر دوسری صبح کو لڑائی شروع ہوئی اکتوبر کی دوسری کو احمد مختار پاشا کے
ایشائی ترک مین روسیون کو شکست دی روسیون نے اس جنگ مین ترکون کے
تمام مقامون پر حملہ کیا مگر شکست کہائی اور بہاگے ترکون نے رود ڈارنا جانے تک
اونکا پیچہا نچہوڑا یہ لڑائی تیرہ گہنٹے رہی پانچ ہزار روسی قتل ہوے زار نے لڑائی کے
ختم ہونے تک اوسی جگہہ رہنے کا ارادہ کیا کارس سے ترک کی مدد کو جو پلٹنین آئین
روسیون نے اونہین شکست دی اور مقام مفتوحہ پر اپنا قبضہ کرلیا پہر ماہ مذکور کی تیسری
کو ترکی فوجکی جماعتون کو شکست دیکر چوتہی تاریخ کو پانی نہ ملنے کے سبب روسیون نے
مقامات مفتوحہ کو خالی کردیا اس لڑائی مین تیرا سے افسر اور تین ہزار اور دوسو نو
روسیون کا کام تمام ہوا ۔ ماہ مذکور کی آٹہوین کو احمد مختار پاشا کو تار مین یہ خبر پہنچی کہ ترکون
کے مقامون کے سامنے جو روسی مقام تہے روسیون نے چہوڑ دے اور رود ڈارپاچائی
کی طرف گئے گذشتہ تین روز مین پندرہ ہزار روسی فی النار ہوے اور ڈہائی ہزار روسی
ترکی شہید ہوے اب پلیونہ کی لڑائی کا حال سنئے کہ اخبار ڈیلی نیوز کے کارسپانڈنٹ
نے لکہا ہے کہ بہادران ترک نے اسکوبیلاف پر تین بار اور راوی سواد کے پہاڑون پر
تین مرتبہ حملہ کیا اور جنرل اسکوبیلاف سے تین بار خوب مقابلہ کیا جنرل نے بہی بہت
ہوشیاری سے جنگ کی اپنی فوج کو یہ حکم دیا کہ جبتک ترکی فوج سو گز کے فاصلہ سے
نہ آوے تبتک اون پر باڑہ نمارین جب وہ زد کے اندر آجاوین تو اونپر ایسے گولے مارو
کہ گہبرا کر بہاگ جائین غرض فوج نے حکم کی تعمیل کی ترکی لشکر کا زور نہ چلنے دیا مگر راوی

سواڈپر دیر تک لڑائی رہی دو گہنٹے ترکی توپخانے سے گولہ موقوف رہا یہ معلوم ہوا
کہ گویا اوسی دن لڑائی کا خاتمہ ہوچکا لیکن پہر بھی روسیون نے ترکون پر یورش کی
اور آدہے گہنٹے کے وقفہ سے ترکی توپخانے سے آگ برسنے لگی لڑائی کا میدان قیامت
کا جنگل تہا اپنے بیگانے کی پہچان نہ تہی روسی فوج چارون طرف سے گھر گئے جان
کے لالے پڑ گئے یہ عجیب واقعہ ہوا پلیونہ کی لڑائی مین ترکون نے بہادری اور شجاعت
کا تمغا حاصل کیا اور ان لڑائیون کی عمدہ فتحون سے عثمان پاشا کی کارگذاری اور
دلاوری ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگی لکھا ہے کہ روسیہ فوج کے جرنل نے ایسے وقت
مین اپنے بہادرون کے جوش کو توڑا وہ بیچارے دیوانون کی طرح لڑتے بہڑتے تہے
اور ترکیون کی بندوقون کی باڑ مینہ کی طرح پڑتی تہی آخر جو بچے وہ بہاگے روسی
جرنل نے دو پلٹنین اس تاکید سے روانہ کین کہ جو لوگ باقی رہے ہون اونکو اکٹہا کر کے
ترکی مورچون پر یورش کرین الغرض جب اونہون نے بہی ترکی مورچون پر حملہ کیا تو
اگلون کی طرح انکی بہی خبر لی غرض کوہ راونی سواوس جہان جرنل کروڈنیر رہتا تہا اور
جرنل بلاف اپنے لشکر کے ساتہ مصیبت مین گرفتار تہا فوج مذکور کے آخر تک خون کا
دریا بہا یا کہتے ہین کہ روس کی میسرہ فوج جو ماتحت پرنس میری نگی اور جرنل اسکوبلاف
ان دونون سردارون نے علیحدہ ہوکر ترکون پر یورش کی جنرل اسکوبلاف نے دوسری مرتبہ جنرل گریلاف کے منتظم
تک کچہ تحریک نکی مگر جنگ کے شروع کرنے کا انتظام خوب کر لیا شام کے چار
بجے پہاڑ کی ایک چوٹی پر جو پلیونہ کے سامنے ہے اوسپر بیس توپین ایک
مورچہ پر لگائین اور ترک کے اوس دمدمے پر جو لاخچہ کے سڑک کے بیچ مین
پلیونہ قریب جنوبی طرف تہا گولے مارنے شروع کئے تین گہنٹے تک گولے مارتے
رہے دوسری شکست کے بعد جرنل گریلاف پر ترکیون نے گولے مارنے موقوف
کئے اسکوبلاف نے قابو پا کر ترکون پر حملہ کیا اپنی فوج کو چند حصون پر تقسیم کر کے
باڑہ مارتا ہوا آگے بڑہا مگر آپ ایک جگہہ ٹہیرا رہا فوج سے کہدیا کہ ترکی مورچون
پر پہنچکر آگے باڑہ نمارین فوج حسب الحکم باڑہ مارتے ہوے چلے پہر تو دہوین
اور غبار نے روسیون کو چہپا دیا تہوڑی دیر مین جو ترکون نے مار مار کی تو گہبرا کر
پیچہے ہٹے تو جرنل اسکولاف کے کہنے سے اور فوج مدد کو آئی پہلی فوج نے پہر

مورچے کارخ کیا مگر ترکون نے ایسی آگ برسائی کہ تتر بتر ہوگئے سینکڑون مارے
گئے اسکولاف کے سب فوج زخمی ہوے اور کام آئے جرنل صدر نے اور
فوج کمک کو بہیجی اوسوقت روسی مورچے کے قریب پہنچ گئے مگر ترکی رفلون نے
ایک کو نچہوڑا اسکوبلاف کے پاس کل دو رجمنٹین رہگئین اونکو اپنے ساتہ لیکر آگے
بڑہا اور متفرقہ فوج کو بہی دلاسا دیکر جمع کرگیا اوسوقت ترک کا مورچہ خوب
گرم تہا اسکوبلاف کی تلوار ٹوٹ گئی دیوار پہلانگنے کے وقت وہ معہ گہوڑے
کے گرا گہوڑا مرگیا مگر وہ اوس دمدمہ پر پہنچ گیا اور اپنا قبضہ
کرلیا مگر اوسکی ساری فوج قتل ہوگئی اور تین ہزار روسیون کی لاشین پڑی ہوئی
تہین اس جنگ کے بعد اسکوبلاف نے کہا اس دمدمے کا میرے قبضے مین آنا
اتفاقی امر ہے اور قیام دشوار غرض ستمبر کی بارہوین کی صبح کو ترکیون نے ہر طرف
سے گولے مارنے شروع کئے مقام کریشنیا کے مورچے سے لانچہ کے دمدمہ پر جسکو
روسیون نے لے لیا تہا یکسان آگ برسائی تاریخ مذکور کے ایک دن پہلے جرنل
اسکوبلاف نے مدد کے لئے فوج کی درخواست کی تہی وہ فوج ابہی تک نہ آئی اور
ترکون نے اوس دن دمدمے مذکور پر پانچ دفعہ حملہ کیا پانچہزار روسی قتل ہوے
ان کے لشکر مین تہلکہ پڑگیا شاپ شوٹرس کی پلٹن مین ہزار آدمی تہے جس مین
ایک سوساٹہ رہگئے غرض ہر پلٹن کے سپاہی اسیطرح کچہ کچہ کم یا زیادہ کام آئے
اور کتنے ہی زخمی ہوے علاوہ ان کے سینکڑون افسرون کی جان گئی متفرق
رجمنٹون کے کرنلون اور کمانڈرون مین سے ایک شخص باقی رہا باقی سب رخصت
ہوے جرنل ڈایردا لیکے بہی مارا گیا جرنل اسکوبلاف اوس روز تین چار دفعہ
دمدمہ پر گیا اور فوج کو لڑنے کی ترغیب دی روسی فوج کے سپہ سالار کو
جرنل مذکور نے کئے بار کمکی فوج کے لئے لکہا مگر فوج نہ آئی لیوٹسکی نے اوسکو یہ
کہلا بہیجا کہ تم جس صورت سے ہو اپنی جگہہ کو بچالو اور کمک کے واسطے فوج
پہنچنی ممکن نہین کیونکہ سپاہ کی بہت قلت ہے کہین جرنل گربلاف نے اپنے ساتہ کے
چند سپاہی جو باقی رہے تہے اونکو اسلاف کی کمک کے لئے بہیجا اوسوقت اسکوبلاف
کی تمام فوج زخمی اور ہلاک ہوکر کل دو ہزار پانسو آدمی بچے تہے پہر ڈیرہ ہزار

آدمی ان مین سے ہی مارے گئے آخر اسکو بلاف مایوس ہوکر سر پیٹتا اور روتا جھیکتا اپنے خیمہ مین چلا گیا ابھی خیمہ کے دروازے تک نہ پہنچا تہا جو یہ خبر سُنی کہ لانچہ کے دمدمے پر ترکون نے یورش کی یہ خبر سُنتے ہی وہ الٹا پھرا وہان پہنچنے سے پہلے اپنی فوج کو شکست پاکر بہاگتی ہوئی جو دیکھا تو گھبرا گیا اور دمدمہ مذکور ترکون کے قبضہ مین آگیا پھر تو نہ وہ بھی ان بہاگتون کے پیچھے یہ بھی چلدیا اور اللہ کی عنایت سے کہیت عثمانیون کے ہاتھ رہا۔

ہو سدا عثمانیون کو اے نصرت نصیب ✤ فتح لشکر مین چلے ان کے سدا ابکر نقیب

تقسیم اوقات حضرت سلطان المکرم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ

ہم پہلے بیان کر آئے ہین کہ حضرت سلطان المکرم عبدالحمید خان غازی ثانی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ نے ۱۰ شعبان ۱۲۹۳ھ ہجری مطابق ۲۱ اگست ۱۸۷۶ء کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا آپ کے مزاج عالی مین تقویٰ بھی حد سے زیادہ ہے صوم وصلات سے کبھی غافل نہوئے بلکہ وقت کے پابند رہے مورخ انگریزی کا بیان ہے کہ آپکی والدہ صاحبہ نے آپکی نہایت صغیر سنی مین انتقال فرمایا تھا اور آپ کے چچا سلطان عبدالعزیز خان مرحوم نے پرورشش گرامی کا بوجھ اپنے سر لیا تھا اور زمانہ سابق مین سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے ساتھ ملک یورپ کی سیر بھی کی ہے ترکی و عربی کے قطع نظر زبان فارسی و فرنچ و انگلش کے خوب ماہر ہین آپ کے اوصاف حمیدہ بیان سے باہر ہین مورخ ڈاکٹر کی صاحب نے اپنی مشہور تاریخ رزم روم وروس مین خوب تحقیقات کے ساتھ لکھا ہے کہ اس بزرگ سلطان المکرم اولالعزم کی بدولت بہت اخراجات فضول کافور ہوگئے نیز سلطان المعظم کی سوا سو عورتونکی افواہ سراسر غلط اور خلاف نکلی حقیقت مین سلطان ممدوح کا ایک ہی محل ہے اور دیوان خاص نہایت اراستہ ہے مگر جو ہال سلطان کا خاص ہے اسمین بہت تکلف نہین ہے صرف چار سنہری کرسیان اور ایک طلائی کوچ اور ایک عمدہ گھنٹہ ہے اور ایک چھوٹی سی سنگھار میز لگی ہوئی ہے سلطان کا سن شریف ۳۰ سال کا ہے چہرہ مبارک سرخ وسفید میانہ قد آنکھہ نہایت بڑی گویا آہو کے بچین کی آنکھہ اون کے چہرہ پاک پر چسپان کردی گئی اور جب سے تخت پر تشریف رکھی تب سے

چہرہ پر آثار تفکر پائے جاتے ہین اور وقت تقریر نہایت ملائمت سے گفتگو کرتے ہین گویا سامع کے روبرو پھول جھڑتے ہین اور وقت دربار عالی اکثر لباس یورپین پہنا کرتے ہین علاوہ، قانون ملکی و آسایش رعایا جنگی امور مین بہت بڑا ملکہ حاصل ہے - فکر سے کسی وقت خالی نہین رہتے - چہرہ انوار سے شجاعت و مردانگی و تہور ظاہر ہوتا ہے شب در روزہ یا ۴ گھنٹے سے زیادہ خواب نہین فرماتے - ایک خاص وقت خاصا تناول فرماتے ہین فی الحقیقت حضرت سلطان الکرم سب اوقات قیمتی امور سلطنت مین صرف فرماتے ہین

دعاء خیر

کل اہل اسلام کو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ آپ جیسا افتاب ترک و ماہتاب عرب اس سلطنت عثمانیہ کا جلوہ گر ہے ہمکو کمال فخر ہے خداوند کریم آپکی عمر دولت مین برکت دے اور رحمت عطا فرمائی اور رہتی دنیا تک آپکو کل مسلمانون کے سر پر قایم دایم رکھے

آمین ثمہ آمین

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

شکر خدا کا ہے کہ

تاریخ دولت **سلطنت عثمانیہ** خلد اللہ

ملکہ کی عجیب دلچسپ ہے اسلام کے سلسل قرنون کے

حصونمین سے اسکواس لئے خاص کیا ہے کہ موجودہ زمانہ مین اسلام کی

اکثر خوشیان اسی طاقت کیساتھ وابستہ ہے حرمین شریفین زادہما اللہ کرمتہٗ اور

مشرک مشاہد کی خدمت کا فخر انہین کو حاصل ہے اور یقیناً اکثر مسلمانونکے دلونمین عثمانیون کے ساتھ

ایک لازوال ہمدردی اور عام گرمجوشی ہے اس علم کا یہ فرض ہے کہ وہ انسانی زندگی

کی تشخیص اور نوعی اصولونکو مہذب کرتا ہے ملکی ترقیات ۔ علمی فضائل ۔

اخلاقی خوبیون اور تمام نامور قوائی انسانی کی دنیا مین ایسے ایسے نظارے پیش

کرتا ہے جسے انسانی کوششونمین ازنو زندگی پیدا ہوجاتی ہے آج

بتاریخ ۱۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۹ ہجری نبوی بمطبع **خادم الاسلام** دہلی

باہتمام مالک الکلام **منشی محمود میرزا خان** زیور

طبع پوشید

امجد میرزا خان ترکمانی

مالک مطبع خادم الاسلام

دہلی